بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 71

ایڈیٹر منصور احمد

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADAR Qadian

شمارہ 46

شرح چندہ
سالانہ 850 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ یا
80 ڈالر امریکن
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

21 ربیع الثانی 1444 ہجری قمری • 17 نبوت 1401 ہجری شمسی • 17 نومبر 2022ء

ارشاد باری تعالیٰ

قَالَ مُوۡسٰی لِقَوۡمِہِ اسۡتَعِیۡنُوۡا بِاللّٰہِ وَاصۡبِرُوۡا ۚ اِنَّ الۡاَرۡضَ لِلّٰہِ ۟ۙ یُوۡرِثُہَا مَنۡ یَّشَآءُ مِنۡ عِبَادِہٖ ؕ وَالۡعَاقِبَۃُ لِلۡمُتَّقِیۡنَ ○ (اعراف:129)

(ترجمہ) موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ اللہ سے مدد چاہو اور صبر کرو۔ یقیناً مُلک اللہ ہی کا ہے وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہے گا اس کا وارث بنا دے گا اور عاقبت متقیوں کی ہی ہوا کرتی ہے۔

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 11 نومبر 2022 کو مسجد مبارک، اسلام آباد (برطانیہ) سے بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبہ جمعہ کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و تندرستی، درازئ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

مرکز میں دین کے واسطے آنا چاہئے اور اصلاح عاقبت کے خیال سے یہاں رہنا چاہئے

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

مرکز میں رہائش کی غرض دین ہو

ایک مرتبہ کسی دوست نے عرض کی کہ وہ تجارت کیلئے قادیان آنا چاہتا ہے۔ اس پر حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا: ’’یہ نیت ہی فاسد ہے۔ اس سے توبہ کرنی چاہیے۔ یہاں تو دین کے واسطے آنا چاہیے اور اصلاح عاقبت کے خیال سے یہاں رہنا چاہیے۔ نیت تو یہی ہو اور اگر پھر اسکے ساتھ کوئی تجارت وغیرہ یہاں رہنے کی اغراض کو پورا کرنے کیلئے ہو تو حرج نہیں ہے۔ اصل مقصد دین ہو نہ دنیا۔ تجارتوں کیلئے اور شہر موزوں نہیں۔ یہاں آنے کی اصلی غرض کبھی دین کے سوا اور نہ ہو۔ پھر جو کچھ حاصل ہو جاوے وہ خدا کا فضل سمجھو۔‘‘

ہمدردی خلائق

میری تو یہ حالت ہے کہ اگر کسی کو درد ہوتا ہو اور میں نماز میں مصروف ہوں۔ میرے کان میں اس کی آواز پہنچ جاوے تو میں تو یہ چاہتا ہوں کہ نماز توڑ کر بھی اگر اس کو فائدہ پہنچا سکتا ہوں تو فائدہ پہنچاؤں اور جہاں تک ممکن ہے اس سے ہمدردی کروں۔ یہ اخلاق کے خلاف ہے کہ کسی بھائی کی مصیبت اور تکلیف میں اس کا ساتھ نہ دیا جاوے۔ اگر تم کچھ بھی اس کیلئے نہیں کر سکتے تو کم از کم دعا ہی کرو۔

اپنے تو درکنار میں تو یہ کہتا ہوں کہ غیروں اور ہندوؤں کے ساتھ بھی ایسے اخلاق کا نمونہ دکھاؤ اور ان سے ہمدردی کرو۔ لا اُبالی مزاج ہرگز نہیں ہونا چاہیے۔

ایک مرتبہ میں باہر سیر کو جا رہا تھا۔ ایک پٹواری عبد الکریم میرے ساتھ تھا۔ وہ ذرا آگے تھا اور میں پیچھے۔ راستہ میں ایک بڑھیا کوئی 70 یا 75 برس کی ضعیفہ ملی۔ اس نے ایک خط اسے پڑھنے کو کہا، مگر اس نے جھڑکیاں دے کر ہٹا دیا۔ میرے دل پر چوٹ سی لگی۔ اس نے وہ خط مجھے دیا۔ مَیں اس کو لے کر ٹھہر گیا اور اس کو پڑھ کر اچھی طرح سمجھا دیا۔ اس پر اسے بہت شرمندہ ہونا پڑا، کیونکہ ٹھہرنا تو پڑا اور ثواب سے بھی محروم رہا۔

جماعت کے مستقبل کے بارے میں ایک کشف

’’مجھے بڑے ہی کشف صحیح سے معلوم ہوا ہے کہ ملوک بھی اس سلسلہ میں داخل ہوں گے۔ یہاں تک کہ وہ ملوک مجھے دکھائے بھی گئے ہیں۔ وہ گھوڑوں پر سوار تھے اور یہ بھی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ مَیں تجھے یہاں تک برکت دوں گا کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔

اللہ تعالیٰ ایک زمانہ کے بعد ہماری جماعت میں ایسے لوگوں کو داخل کرے گا اور پھر ان کے ساتھ ایک دنیا اس طرف رجوع کرے گی۔‘‘

(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 415، مطبوعہ قادیان 2018)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قرض ادا کرنے کیلئے وکیل کرنا

(2306) حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس آیا اور آپؐ سے قرض کا تقاضا کرنے لگا۔ لب و لہجہ سخت تھا۔ آپؐ کے صحابہ اسے مارنے کیلئے لپکے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اسے چھوڑ دو، کیونکہ حق والا ایسی باتیں کہتا ہی ہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا: اس کو ویسی عمر کا اونٹ دے دو جیسا کہ اس کا تھا۔ صحابہ نے کہا: یا رسول اللہ! اس سے بہتر ہی ملتا ہے آپؐ نے فرمایا وہی دے دو۔ جیسا اس کا تھا۔ صحابہؓ نے کہا: یا رسول اللہ! اس سے بہتر ہی ملتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا کیونکہ تم میں عمدگی سے قرض ادا کرنے والے ہی بہترین لوگ ہیں۔

(تشریح) حضرت زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے ایک نیا مسئلہ مستنبط کیا گیا ہے کہ اگر قرض کی ادائیگی بلا تاخیر ضروری ہو تو اس کیلئے وکیل کی کیا ضرورت ہے؟ کیونکہ وکیل مقرر کرنے کی صورت میں تو ادائیگی میں اور تاخیر ہوگی۔ ابن منیرؒ کی رائے میں ایسی تاخیر نا قابل التفات ہوگی اور اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد مَطۡلُ الۡغَنِیِّ ظُلۡمٌ (یعنی مالدار کا ٹال مٹول کرنا ظلم ہے، روایت نمبر 2287) صادق نہیں آئے گا، کیونکہ بعض حالات میں وکیل کرنا ناگزیر ہوتا ہے۔

(فتح الباری جزء 4 صفحہ 609)

(بخاری، جلد 4، کتاب الوکالۃ، مطبوعہ 2008ء قادیان)

......☆......☆......☆......

متقی انسان وہ ہوتا ہے جو خدا تعالیٰ سے اپنا تعلق مضبوط کر لے اور اتنا بڑھا لے کہ خدا تعالیٰ خود اسکی سپر بن جائے اور اسکا محافظ ہو جائے

محسن وہ ہے جو خود حفاظت میں آجانے کے بعد دنیا کو بھی خدا کی حفاظت میں لانے کی کوشش کرے، پس محسن کا درجہ متقی سے اعلیٰ ہے

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ سورۃ النحل آیت نمبر 129 اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیۡنَ اتَّقَوۡا وَّالَّذِیۡنَ ہُمۡ مُّحۡسِنُوۡنَ (ترجمہ: اور یاد رکھ کہ اللہ تعالیٰ یقیناً ان لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے جنہوں نے تقویٰ کا طریق اختیار کیا ہو اور جو نیکوکار ہوں) کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

متقی انسان وہ ہوتا ہے جو خدا تعالیٰ سے اپنا تعلق مضبوط کر لے۔ اور اتنا بڑھا لے کہ خدا تعالیٰ خود اسکی سپر بن جائے اور اسکا محافظ ہو جائے اور محسن وہ ہے جو خود حفاظت میں آجانے کے بعد دنیا کو بھی خدا کی حفاظت میں لانے کی کوشش کرے۔ پس محسن کا درجہ متقی سے اعلیٰ ہے۔

بعض لوگ خود بہت نیک ہوتے ہیں مگر دوسروں کو بچانے کی فکر نہیں کرتے اور بعض دوسروں کی فکر تو کرتے ہیں مگر اپنی ذاتی اصلاح کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی کامل معیت حاصل کرنے کیلئے دونوں باتیں ضروری ہیں یعنی متقی ہو اور محسن بھی۔

اس جگہ یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ متقی کے یہ معنے نہیں جسے دنیا کی ہوش ہی نہ ہو۔ قرآن میں ایسے شخص کا نام جاہل آیا ہے۔ متقی تو وہ ہوتا ہے جسکے ہر کام میں خشیت خدا نظر آ رہی ہو۔ جو کوئی کام ہی نہیں کرتا اس میں خشیت کہاں سے پیدا ہوگی۔ متقی کا لفظ ہی بتاتا ہے کہ وہ خطرات میں پڑتا ہے مگر خدا اس کی حفاظت کرتا ہے۔ پس متقی وہ ہے، جو دنیا کے کاموں میں پڑے مگر اس کے بد اثر سے محفوظ رہے۔

محسن کے متعلق بھی یاد رکھنا چاہئے کہ اسکے معنے مسرف کے نہیں ہوتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں کہ تو اگر اپنے وارثوں کیلئے مال چھوڑ جائے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ تو انہیں اس حالت میں چھوڑ جائے کہ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔

محسن کے یہ معنے بھی ہیں کہ وہ ایسے کام کرنیوالا ہو، جن سے دنیا میں حسن پیدا ہو۔ جس نے اپنا گھر ہی اجاڑ لیا اس نے حسن کیا پیدا کرنا ہے۔ پس محسن وہ ہے جو اپنا گھر محفوظ رکھتا ہے اور دنیا کی خبر گیری کرتا ہے۔ مگر اس کے یہ معنے بھی نہیں کہ خود تو عیاشیوں میں پڑا رہے لیکن جب خرچ کرنے کا موقعہ آئے تو کہے کہ میرے پاس کچھ نہیں۔

اسی طرح محسن وہ ہے جس کے فعل کا نتیجہ اچھا نکلے۔ پس جس کے اتفاق سے بد نتیجہ نکلے خواہ اخلاقی یا تمدّنی وہ محسن نہیں ہے۔

اس آیت میں یہود و نصاریٰ سے جنگ کا نتیجہ بھی بتا دیا ہے۔ اور وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کا ساتھ دے گا اور ظاہر ہے کہ جسکے ساتھ خدا ہو، اس پر کون فتح پا سکتا ہے۔

(تفسیر کبیر، جلد 4، صفحہ 276، مطبوعہ قادیان 2010ء)

اس شمارہ میں

اداریہ	
خطبہ جمعہ حضور انور فرمودہ 28 اکتوبر 2022ء (مکمل متن)	
سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم (از سیرت خاتم النّبیین)	
سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام (از سیرۃ المہدی)	
پیغام حضور انور بر موقع سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ بھارت	
رپورٹ دورہ امریکہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ	
اعلان وصایا	خطبہ جمعہ بطرز سوال و جواب
نماز جنازہ حاضر و غائب	خلاصہ خطبہ جمعہ حضور انور

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

جلسہ سالانہ میں شمولیت کو اہمیت دیں کیونکہ :

”یہ وہ امر ہے جسکی خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ اسلام پر بنیاد ہے اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے“

گزشتہ تین شماروں میں ہم نے جلسہ سالانہ کی اہمیت و برکت اور قادیان کی بار بار زیارت اور اسکے عظیم الشان فوائد کے متعلق سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ارشادات پیش کئے تھے۔ اس شمارہ میں ہم سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے وہ ارشادات پیش کرینگے جن میں آپؓ نے اہل قادیان کو باہر سے آنے والے مہمانوں کے تئیں اور جلسہ سالانہ کے کاموں میں اپنی خدمات پیش کرنے کے متعلق اُن کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی ہے۔ جس طرح جلسہ سالانہ میں شامل ہونا ایک سعادت اور ثواب کا باعث ہے اسی طرح جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والوں کی خدمت کرنا اور جلسہ سالانہ کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا بھی ایک بڑی سعادت ہے۔ پس اہل قادیان کو اور اُن رضا کاران کو جو جلسہ میں اپنی خدمات پیش کرتے ہیں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ارشادات کو غور سے پڑھنا چاہئے اور ان پر بھرپور عمل کی کوشش کرنی چاہئے۔

جلسہ سالانہ کے لئے مکانات اور خدمات پیش کریں

سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :

دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ جس قدر جلد ہوسکے اپنے مکان منتظمین کو پیش کریں اور اپنی خدمات بھی اس موقعہ پر کام کرنے کے لئے پیش کریں۔ زیادہ سے زیادہ چار پانچ دن کی بات ہے، اتنے دن مہمانوں کے لئے اور مہمان بھی وہ جو حضرت مسیح موعودؑ کے مہمان ہیں، تنگی اور تکلیف کے ساتھ گزارہ کرلیں۔ جگہ کی بات ایسی ہے کہ بڑی سے بڑی جگہ بھی تنگ ہوسکتی ہے اگر اس میں تھوڑے آدمی رکھے جائیں اور چھوٹی سے چھوٹی جگہ وسیع ہوسکتی ہے اگر اس میں چند دن گزارہ کرنے کا خیال ہو۔ ریل ہی کو دیکھ لو دو دو تین تین دن تک ایک کمرہ میں کتنے آدمی گزارہ کرتے ہیں۔

نیز فرمایا :

پس جہاں تک ہوسکے مہمانوں کی خاطر جو اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں اور اللہ تعالیٰ کی خاطر اپنے گھروں کو اپنے آراموں کو چھوڑنے والے ہیں، اپنے گھروں کو وسیع کردو، اینٹوں کے ساتھ نہیں بلکہ دلوں کے ساتھ۔ مکان صرف اینٹوں ہی کے ساتھ وسیع نہیں ہوتے بلکہ دلوں کی وسعت کے ساتھ وسیع ہوتے ہیں۔ دل اگر تنگ ہو تو کھلے سے کھلا مکان تنگ ہوجائے گا اور دل اگر وسیع ہو تو تنگ مکان بھی وسیع معلوم ہوگا تو اپنے مکانوں کو کھلا کردو اور دل کے کھلا کرنے کے ساتھ کھلے کرو۔ (خطباتِ محمود جلد 10، خطبہ جمعہ فرمودہ 3 دسمبر 1926)

قادیان کی جماعت کو یہاں آنے والے مہمانوں کی فکر کرنی چاہئے

یہ لوگ جو آئیں گے، وہ صرف مہمان ہی نہیں شعائر اللہ میں داخل ہیں اور شعائر اللہ کی حرمت وعزت مومن کا فرض ہے۔ ابھی زیادہ زمانہ نہیں گزرا اور اس وقت کو دیکھنے والے بہت لوگ موجود ہیں جب قادیان کے چاروں طرف جنگل ہی جنگل تھے۔ حضرت اقدس کے وقت میں جلسہ سالانہ پر اتنے آدمی بھی نہیں آتے تھے جتنے کہ اس وقت مسجد میں بیٹھے ہیں۔ حضرت صاحب نے اس وقت سے بہت عرصہ پہلے خدا سے خبر پاکر اطلاع دی يَأْتُوْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ وَيَأْتِيْكَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ۔ تیرے پاس دُور دُور سے لوگ آئیں گے اور دُور دُور سے پہنچیں گے حتیٰ کہ جن راستوں پر سے آئیں گے ان پر گڑھے پڑ جائیں گے۔ سو خدا نے یہ نظارہ ہمیں اپنی آنکھوں سے دکھلایا۔ اگر پہلا نہیں دیکھا تو اب بھی یہ نظارہ نظر آتا ہے۔ اسی لیے قادیان میں ہر ایک آنیوالا اس پیشگوئی کو پورا کرنیوالا ہوتا ہے۔ اس لیے وہ ایک نشان ہوتا ہے۔ اور شعائر اللہ میں داخل ہوتا ہے اسلئے کیا بلحاظ مہمان ہونے کے اور کیا بلحاظ نشان الٰہی ہونے کے یہاں کی جماعت کو ان کی مہمان نوازی کی فکر کرنی چاہئے۔

(خطبات محمود جلد 6، خطبہ جمعہ 5/دسمبر 1919)

قادیان کے لوگوں کو اپنے اعمال وافعال میں پاک تبدیلی کی نصیحت

پھر یہی کافی نہیں کہ اہل قادیان جلسہ کے کاموں میں حصہ لیں اور اس کیلئے اپنے مکانات پیش کریں، انکا ایک سب سے اہم کام یہ بھی ہے کہ قادیان آنے والوں کے دل ودماغ پر ایک نیک اور پاک اثر چھوڑیں، خواہ وہ جلسہ کے موقع پر آنے والے مہمان ہوں یا اس کے علاوہ دیگر موقعوں پر۔ چنانچہ اہل قادیان کو اپنے افعال و اعمال میں پاک تبدیلی پیدا کرنے کی نصیحت کرتے ہوئے سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :

اس وقت میں قادیان کے دوستوں کو خصوصاً اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنے اعمال اور افعال میں بہت زیادہ تبدیلی کریں۔ کیونکہ باہر کے لوگ آپ لوگوں کو اپنے لئے نمونہ سمجھتے ہیں اور آپ لوگوں کی کمزوریوں کو دین کی طرف منسوب کرتے ہیں حالانکہ آپ لوگ دین نہیں ہیں۔ مگر مرکز میں رہنے کی وجہ سے ایسا سمجھتے ہیں۔ اس لئے آپ لوگ اپنے ایمان کی حفاظت اور اسلام کی اشاعت کے لئے سب سے بڑھ کر قدم اٹھائیں۔

(خطباتِ محمود جلد 10، خطبہ جمعہ فرمودہ 19 مارچ 1926)

تمام دوست اپنے عمدہ چال چلن اور اعلیٰ درجہ کے نیک نمونہ کے ساتھ ثابت کردیں کہ یہ جگہ ایسی تربیت گاہ ہے جسکی نظیر دنیا میں کہیں نہیں پائی جاتی

حق یہی ہے کہ قادیان ہسپتال کی طرح روحانیت کی درسگاہ بھی ہے۔ اور ایسا اعلیٰ درجہ کا روحانی اور اخلاقی مدرسہ ہے کہ جو اپنی نظیر نہیں رکھتا۔ پس تمام دوست اپنے اخلاق اور عمدہ چال چلن اور اعلیٰ درجہ کے نیک نمونہ کے ساتھ اور اپنے عمل کے ساتھ ثابت کردیں کہ واقعہ میں یہ جگہ ایسی تربیت گاہ ہے کہ اس کی نظیر دنیا میں کہیں نہیں پائی جاتی۔ (خطباتِ محمود جلد 10، خطبہ جمعہ فرمودہ 3 دسمبر 1926)

ہر ایک میزبان اپنے مہمان کے لئے نمونہ نہیں ہوتا مگر تم ان کے لیے نمونہ ہو کیونکہ تم اس بستی میں رہتے ہو جو اُم القریٰ ہے

یادرکھو ہر ایک میزبان اپنے مہمان کے لئے نمونہ نہیں ہوتا مگر تم ان کے لیے نمونہ ہو کیونکہ تم اس بستی میں رہتے ہو جو اُم القریٰ ہے۔ اگر اس میں رہنے والے تم لوگ دوسروں سے ماں باپ جیسی شفقت نہ کرسکو تو کم ازکم بڑے بھائی جتنی تو شفقت ضرور کرنی چاہئے۔ جو لوگ یہاں آتے ہیں وہ تمہیں دیکھتے ہیں اور تمہارا نمونہ پکڑتے ہیں پس تم اخلاق دکھاؤ تاکہ ایسا نہ ہو کہ لوگ کہیں کہ اسلام کا اخلاق سے تعلق ہی نہیں۔ یاد رکھو کبھی کوئی مصلح درندہ اور وحشی نہیں ہوتا۔ اگر تم نمونہ عمدہ نہ دکھاؤ گے تو لوگوں پر بُرا اثر پڑیگا۔ تمہارا ایسا نمونہ ہونا چاہئے کہ وہ آئیں اور تمہاری حالت سے سبق سیکھیں...... پس اپنے کو زیادہ قابل زیادہ مہذب بااخلاق ہمدرد ثابت کرو کیونکہ اگر یہ نہیں تو خدا پرستی تو الگ رہی ابھی تم نے انسانیت کو بھی حاصل نہیں کیا تم وہ چیزیں حاصل کرو اور ثبوت دو کہ تم نے وہ چیزیں حاصل کی ہوئی ہیں تاکہ لوگ دیکھیں کہ تم نے بے فائدہ اپنے گھروں کو نہیں چھوڑا اور تمہاری تبدیلی دوسروں پر اثر ڈالے۔ (خطباتِ محمود جلد 6، خطبہ جمعہ فرمودہ 17 دسمبر 1920)

منتظمین کا یہ کام نہیں کہ مہمان کو اُس کا فرض یاد دلائے

جلسہ سالانہ کے منتظمین اور میزبانوں کو سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا یہ ارشاد ضرور پڑھنا چاہئے۔ ایک بہت ہی وجد آفریں نکتہ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے آپؓ فرماتے ہیں :

یہاں ایک اور بات بھی قابل ذکر ہے اور وہ یہ کہ جب کسی مہمان کو تکلیف ہوتی ہے اور وہ شکایت کرتا ہے تو اس وقت ہمارے منتظموں کو یہ حق نہیں کہ انکی شکایت کے متعلق یہ کہیں کہ تم یہاں آرام پانے نہیں آئے تھے بلکہ تمہارے آنے کی غرض دین سیکھنا تھا، اگر کوئی تکلیف پہنچ گئی ہے تو اس کی پروا نہ کرو۔ کیونکہ اگر وہ ایسا کہیں گے تو یہ ان کا اپنے قصور کو چھپانا ہوگا۔ بے شک اس کا یہاں آنا دین سیکھنے کے لیے ہوتا ہے اور اس کا بھی فرض ہوتا ہے کہ اس غرض کو مدّنظر رکھے مگر اس منتظم کا بھی کچھ فرض ہوتا ہے اور وہ یہ کہ مہمان کی حتی الامکان خدمت اور دلجوئی کرے اور اگر اس کو کوئی تکلیف پہنچے تو نرمی سے بتائے کہ یہ غلطی کس طرح ہوئی ہے، لیکن اس کی بجائے منتظم کا مہمان کو اس کا فرض یاد دلانے کے یہ معنے ہیں کہ وہ اپنا فرض بھولا ہوا ہے اور اپنی کوتاہی کو چھپاتا ہے۔ پس منتظم کا یہ کام نہیں ہے بلکہ یہ ایک تیسرے شخص کا کام ہے کہ دونوں کو ان کے فرائض کی طرف متوجہ کرے۔ ورنہ اگر ایسے دونوں شخص جن کے ذمہ فرائض ہیں، ایک دوسرے کو اس کا فرض یاد دلائیں گے تو اس طرح فساد ہوگا۔ مثلاً اگر قرض خواہ مقروض کو کہے کہ میاں خدا کا حکم ہے کہ وعدہ پورا کرنا چاہئے تم نے جو وعدہ کیا تھا اس کو پُورا کرو اور ادھر مقروض کہے کہ خدا کا حکم ہے کہ سختی نہیں کرنی چاہئے تو فساد ہوگا۔ لیکن ایک تیسرا شخص دونوں کو ان کے فرائض یاد دلاسکتا ہے اور اس طرح کوئی فساد نہیں ہوسکتا۔

پس جب مہمان آتے ہیں تو جو شخص کھانا کھلانے پر مقرر ہو اگر اس سے کوئی غلطی ہوجائے اور مہمان اس کی شکایت کریں تو اس کا کام ان کو نصیحت کرنا نہیں نہ ان کو ان کے فرض یاد دلانا اس کا کام ہے بلکہ اس کا فرض ہے کہ اپنی غلطی کا اعتراف کرے اور ان سے معافی چاہے...... مَیں نے دیکھا ہے کہ ہمارے جلسہ پر مہمانوں کو شکایت پیدا ہوتی ہے مگر بیسیوں دفعہ اس میں منتظم کا دخل نہیں ہوتا اور بہت دفعہ تھوڑی سی توجہ سے اس غلطی کی اصلاح کی جاسکتی ہے، لیکن ایسے وقت میں منتظم کا نصیحت کرنا بہت تکلیف دہ ہوتا ہے اور اس کا بُرا اثر پڑتا ہے کیونکہ اس نصیحت کو نصیحت نہیں خیال کیا جاتا بلکہ سمجھا جاتا ہے کہ اس طرح اپنا پیچھا چھوڑاتے ہیں۔ پس مَیں قادیان کے دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں...... کہ وہ اپنی ذمہ داری کو سمجھ لیں۔ (خطبات محمود جلد 6، خطبہ جمعہ 3 دسمبر 1920)

احمدی اچھا اثر نہیں لیں گے اور غیر احمدی دُور ہوجائیں گے

سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :

جلسہ پر صرف احمدی ہی نہیں غیر احمدی بھی آتے ہیں اُس وقت جو احمدی آتے ہیں اگرچہ اُن کو جو تکلیف ہو، وہ برداشت تو کرتے ہیں مگر اچھا اثر نہیں لیتے لیکن جو غیر احمدی آتے ہیں ان کو اگر تکلیف پہنچے تو وہ جتنے قریب ہوتے ہیں اتنے ہی دُور ہوجاتے ہیں۔ (خطبات محمود جلد 6، خطبہ جمعہ 3 دسمبر 1920)

اللہ تعالیٰ ہمیں ان تمام نصائح پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ (منصور احمد مسرور)

......☆......☆......☆......

خطبہ جمعہ

ابوبکر سب لوگوں سے افضل اور بہتر ہے سوائے اس کے کہ کوئی نبی ہو

حضرت ابوبکر صدیقؓ کو یہ سعادت اور فضیلت حاصل ہے کہ مکی دَور میں حضرت ابوبکرؓ کے گھر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روزانہ ایک دو دفعہ تشریف لے جاتے تھے

لوگوں میں سے کوئی بھی نہیں جو بلحاظ اپنی جان اور مال کے مجھ پر ابوبکر بن ابوقحافہ سے بڑھ کر نیک سلوک کرنے والا ہو

اگر میں لوگوں میں سے کسی کو خلیل بناتا تو ضرور ابوبکر کو ہی خلیل بناتا

ابوبکر مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں، ابوبکر دنیا و آخرت میں میرے بھائی ہیں

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کو دیکھا اور فرمایا یہ دونوں کان اور آنکھیں ہیں یعنی میرے قریبی ساتھیوں میں سے ہیں

اے ابوبکر! تم میری اُمّت میں سے سب سے پہلے ہو جو جنت میں داخل ہوگے

آنحضرت ﷺ کے عظیم المرتبت خلیفہ راشد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقبِ عالیہ کا احادیث کی روشنی میں ایمان افروز بیان

چار مرحومین مکرم عبدالباسط صاحب (امیر جماعت انڈونیشیا)، مکرمہ زینب رمضان سیف صاحبہ اہلیہ مکرم یوسف عثمان کامبالایہ صاحب (مربی سلسلہ تنزانیہ)، مکرمہ حلیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ عبدالقدیر صاحب درویش قادیان، اور مکرمہ میلے انیسا اپیسائی صاحبہ (کیریباس) کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 28/ اکتوبر 2022ء بمطابق 28/ اخاء 1401 ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے) یو.کے

(خطبہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ○ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ○ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ۙ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ○

بدری صحابہ کے ضمن میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر ہو رہا تھا اور آپؓ کے مناقب کا ذکر چل رہا تھا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کا مقام یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آپؓ کے بارے میں کیا سمجھتے تھے یا آپؓ کو کیا مقام دیتے تھے اس بارے میں بعض روایات ہیں۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ کو یہ سعادت اور فضیلت حاصل ہے کہ مکی دَور میں حضرت ابوبکرؓ کے گھر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روزانہ ایک دو دفعہ تشریف لے جاتے تھے۔

(صحیح البخاری، کتاب مناقب الانصار، باب ہجرۃ النبی ﷺ واصحابہ الی المدینۃ، روایت نمبر 3905)

حضرت عمرو بن عاصؓ نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ذات السلاسل کی فوج پر سپہ سالار مقرر کر کے بھیجا اور کہتے ہیں مَیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ مَیں نے کہا لوگوں میں سے کون آپؐ کو زیادہ پیارا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہؓ۔ میں نے کہا مردوں میں سے؟ آپؐ نے فرمایا ان کا باپ۔ میں نے کہا پھر کون؟ آپؐ نے فرمایا پھر عمر بن خطابؓ اور آپؐ نے اسی طرح چند مَردوں کو شمار کیا۔

(صحیح بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی ﷺ، باب قول النبی ﷺ لو کنت متخذاً خلیلاً، حدیث 3662)

حضرت سلمہ بن اکوعؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکر سب لوگوں سے افضل اور بہتر ہے سوائے اس کے کہ کوئی نبی ہو۔ (کنز العمال، جلد 6، جزء 11، صفحہ 248، فضائل ابوبکر الصدیقؓ، روایت نمبر 32548، دار الکتب العلمیۃ بیروت 2004ء)

حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اُمّت میں سے میری اُمّت پر سب سے زیادہ مہربان اور رحم کرنے والا ابوبکر ہے۔

(سنن الترمذی، ابواب المناقب، باب مناقب معاذ بن جبل......روایت نمبر 3790)

حضرت ابوسعیدؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلند درجات والے جو اُن کے نیچے والے ہیں وہ ان کو دیکھیں گے جس طرح تم طلوع ہونے والے ستارے کو دیکھتے ہو یعنی بلند درجات والے ایسے بلند درجہ پر ہوں گے کہ جو نیچے درجے کے ہوں گے وہ ان کو اس طرح دیکھیں گے جس طرح تم طلوع ہونے والے ستارے کو آسمان کی طرف دیکھتے ہو، آسمان کے افق میں دیکھتے ہو۔ اور ابوبکر و عمر اُن میں سے ہیں۔ یعنی وہ بلند ہیں۔ ان کو لوگ اس طرح دیکھیں گے جس طرح بلند ستارے کو دیکھا جاتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا اور وہ دونوں کیا ہی خوب ہیں۔ (سنن الترمذی، ابواب المناقب، باب مناقب ابی بکر الصدیقؓ......روایت نمبر 3658)

حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کسی کا ہم پر کوئی احسان نہیں مگر ہم نے اس کا بدلہ چکا دیا سوائے ابوبکرؓ کے۔ اسکا ہم پر احسان ہے اور اس کو اس کا بدلہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ دے گا۔

(سنن الترمذی، ابواب المناقب بابمناقب ابی بکر، روایت نمبر 3661)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی آخری بیماری میں فرمایا لوگوں میں سے کوئی بھی نہیں جو بلحاظ اپنی جان اور مال سے مجھ پر ابوبکر بن ابوقحافہ سے بڑھ کر نیک سلوک کرنے والا ہو۔ اگر میں لوگوں میں سے کسی کو خلیل بناتا تو ضرور ابوبکر کو ہی خلیل بناتا لیکن اسلام کی دوستی سب سے افضل ہے۔ اس مسجد میں تمام کھڑکیوں کو میری طرف سے بند کر دو سوائے ابوبکر کی کھڑکی کے۔ (صحیح البخاری، کتاب الصلاۃ، باب الخوخۃ والممر فی المسجد، روایت نمبر 467) یہ صحیح بخاری کی روایت ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکر مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔ ابوبکر دنیا و آخرت میں میرے بھائی ہیں۔ (کنز العمال، جلد 6، جزء 11، صفحہ 248، فضل أبو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ، حدیث نمبر 32547 دار الکتب العلمیۃ بیروت 2004ء)

سنن ترمذی کی روایت یہ ہے کہ حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے بارے میں فرمایا یہ دونوں سردار ہیں اہلِ جنت کے۔ اہلِ جنت کے بڑی عمر والوں کے پہلوں میں سے اور آخرین میں سے سوائے نبیوں اور رسولوں کے۔ اے علی! ان دونوں کو نہ بتانا۔

(سنن الترمذی، ابواب المناقب بابمناقب ابی بکر، روایت نمبر 3664)

راوی کہتے ہیں کہ جب آپؐ نے یہ روایت کی تو حضرت علیؓ کو بتانے سے روک دیا۔

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مہاجرین اور انصار میں سے اپنے صحابہؓ کے پاس باہر تشریف لاتے اور بیٹھے ہوتے اور ان میں حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ ہوتے۔ تو ان میں سے کوئی بھی اپنی نظر آپؐ کی طرف نہ اٹھاتا سوائے حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے۔ وہ دونوں آپؐ کی طرف دیکھتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف دیکھتے اور وہ آپؐ کی طرف دیکھ کر مسکراتے اور آپؐ ان دونوں کو دیکھ کر مسکراتے۔

(سنن الترمذی، ابواب المناقب، باب مناقب ابی بکر، روایت نمبر 3668)

حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکرؓ سے فرمایا تم حوض پر میرے ساتھی ہو اور غار میں میرے ساتھی ہو۔

(سنن الترمذی، ابواب المناقب، باب مناقب ابی بکر، روایت نمبر 3670)

حضرت جبیر بن مطعمؓ نے بیان کیا کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی، آپؐ سے کسی چیز کے بارے میں بات کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں کوئی ارشاد فرمایا۔ اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپؐ کا کیا خیال ہے اگر میں آپؐ کو نہ پاؤں یعنی آپؐ کے بعد، وفات کے بعد اگر مجھے

ضرورت ہو تو آپؐ نے فرمایا اگر مجھے نہ پاؤ تو ابو بکر کے پاس آنا۔(سنن الترمذی، ابواب المناقب باب مناقب ابی بکر، روایت نمبر 3676) وہ تمہاری ضرورت پوری کر دے گا۔

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز باہر تشریف لائے اور مسجد میں داخل ہوئے اور حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ ان دونوں میں سے ایک آپؐ کے دائیں جانب تھا اور دوسرا آپؐ کے بائیں جانب اور آپؐ ان دونوں کے ہاتھ پکڑے ہوئے تھے اور فرمایا۔ اس طرح ہم قیامت کے روز اٹھائے جائیں گے۔ (سنن الترمذی، کتاب المناقب، بَابُ مَنَاقِبِ أَبِي بَكْرٍ ؓ، حدیث نمبر 3669)

حضرت عبداللہ بن حَنْطَبؓ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کو دیکھا اور فرمایا یہ دونوں کان اور آنکھیں ہیں یعنی میرے قریبی ساتھیوں میں سے ہیں۔

(سنن الترمذی، کتاب المناقب، بَابُ مَنَاقِبِ أَبِي بَكْرٍ ؓ، حدیث نمبر 3671)

حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر نبی کے آسمان والوں میں سے دو وزیر ہوتے ہیں اور زمین والوں میں سے بھی دو وزیر ہوتے ہیں۔ آسمان والوں میں سے میرے دو وزیر جبرئیل اور میکائیل ہیں اور زمین والوں میں سے میرے دو وزیر ابوبکر اور عمر ہیں۔

(سنن الترمذی، کتاب المناقب، بَابُ مَنَاقِبِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ، حدیث نمبر 3680)

پھر آپؓ کو جنت کی بشارت بھی دی۔ سعید بن مُسَیِّب نے کہا حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے مجھے بتایا کہ انہوں نے اپنے گھر میں وضو کیا۔ پھر باہر نکلے اور کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لگا رہوں گا اور آج سارا دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہی رہوں گا۔ یعنی وہ دن انہوں نے آپؐ کی خدمت کیلئے وقف کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ وہ مسجد میں آئے اور انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بابت پوچھا۔ لوگوں نے کہا کہ باہر نکلے ہیں اور اس طرف گئے ہیں۔ کہتے ہیں کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے چلا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق پوچھتا پچھتا رہا یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بئر اَرِیْس (مسجد قبا کے قریب ایک کنواں تھا) میں داخل ہو گئے۔ میں دروازے کے پاس بیٹھ گیا اور اس کا دروازہ کھجور کی شاخوں کا تھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاجت سے فارغ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور میں اٹھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف گیا تو کیا دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بئر اَرِیْس پر بیٹھے ہیں اور اس کی منڈیر کے وسط میں تھے اور اپنی پنڈلیوں سے کپڑا اٹھائے ہوئے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں کو کنویں میں لٹکائے ہوئے تھے یعنی اپنے دونوں پاؤں لٹکائے ہوئے تھے۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا۔ پھر واپس مڑا اور دروازے پر بیٹھ گیا۔ میں نے کہا آج میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دربان بنوں گا۔ اتنے میں حضرت ابوبکرؓ آئے اور انہوں نے دروازے کو دھکیلا۔ میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ انہوں نے کہا ابوبکر۔ میں نے کہا ٹھہریے۔ پھر میں نے جا کر کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ابوبکر ہیں جو اجازت چاہتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انہیں اجازت دو اور ان کو جنت کی بشارت دو۔ میں آیا یہاں تک کہ میں نے حضرت ابوبکرؓ سے کہا اندر آ جائیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپؓ کو جنت کی بشارت دیتے ہیں۔ حضرت ابوبکرؓ اندر آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دائیں طرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منڈیر پر بیٹھ گئے۔ انہوں نے بھی اپنے پاؤں کنویں میں لٹکا دیے جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا اور اپنی پنڈلیوں سے کپڑا اٹھا لیا۔ پھر میں واپس آیا اور بیٹھ گیا اور میں اپنے بھائی کو چھوڑ کر آیا تھا کہ وضو کر کے مجھ سے آ ملے۔ میں نے دل میں کہا کہ اگر اللہ فلاں کے بارے میں بھلائی کا ارادہ رکھتا ہے، ان کی مراد اپنے بھائی سے تھی۔ تو وہ اس کو لے آئے گا۔ کیا دیکھا کہ کوئی انسان دروازے کو ہلا رہا ہے۔ میں نے کہا یہ کون ہے؟ اس نے کہا عمر بن خطاب۔ میں نے کہا ٹھہریے۔ پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا اور میں نے کہا عمر بن خطاب ہیں۔ وہ اجازت چاہتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انہیں اجازت دو اور ان کو جنت کی بشارت دو۔ میں آیا۔ میں نے کہا اندر آئیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو جنت کی بشارت دی ہے۔ وہ اندر آئے اور منڈیر پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بائیں طرف بیٹھ گئے اور اپنے پاؤں کنویں میں لٹکا دیے۔ پھر میں لوٹ آیا اور بیٹھ گیا۔ میں نے کہا اگر اللہ نے فلاں کی بہتری چاہی تو اس کو لے آئے گا۔ دوبارہ اپنے بھائی کے بارے میں سوچا۔ اتنے میں ایک آدمی آیا۔ وہ دروازے کو ہلانے لگا۔ میں نے کہا یہ کون ہے؟ انہوں نے کہا عثمان بن عفان۔ میں نے کہا ٹھہریے۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کو اجازت دو اور ان کو جنت کی بشارت دو۔ اور حضرت عثمانؓ کے بارے میں ساتھ یہ بھی فرمایا کہ باوجود اس ایک بڑی مصیبت کے جو انہیں پہنچے گی ان کو جنت کی بشارت دو۔ میں ان کے پاس آیا اور میں نے ان سے کہا اندر آئیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپؓ کو جنت کی بشارت دی ہے باوجود ایک بڑی مصیبت کے جو آپؓ کو پہنچے گی۔ وہ اندر آئے اور دیکھا کہ منڈیر کا ایک کنارہ بھر گیا ہے تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دوسری طرف بیٹھ گئے۔(صحیح بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبیؐ، بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ '' لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا'' حدیث نمبر 3674)(فرہنگ سیرت، صفحہ 70، زوار اکیڈمی کراچی 2003ء)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم احد پر چڑھے اور آپؐ کے ساتھ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ تھے تو وہ ہلنے لگا۔ آپؐ نے فرمایا احد! ٹھہر جا۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر اپنا پاؤں بھی مارا کیونکہ تم پر اَور کوئی نہیں صرف ایک نبی اور ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔

(صحیح بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی ﷺ، باب مناقب عثمان بن عفانؓ، حدیث 3699)

حضرت سعید بن زیدؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نو 9 لوگوں کے بارے میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ وہ جنتی ہیں اور اگر دسویں کے بارے میں بھی یہی کہوں تو گنہگار نہیں ہوں گا۔ انہوں نے کہا کیسے؟ انہوں نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حرا پہاڑ پر تھے تو وہ ہلنے لگا۔ پہلی روایت بخاری کی تھی یہ ترمذی کی ہے اور اس میں حرا کا ذکر ہے۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹھہرا رہ اے حرا! یقیناً تجھ پر ایک نبی یا صدیق یا شہید ہیں۔ کسی نے پوچھا: وہ دس جنتی لوگ کون ہیں۔ حضرت سعید بن زیدؓ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ، طلحہؓ، زبیرؓ، سعدؓ اور عبدالرحمٰن بن عوفؓ ہیں اور کہا گیا کہ دسواں کون ہے تو سعید بن زید نے کہا وہ میں ہوں۔(سنن الترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب سعید بن زید، حدیث 3757)(اسد الغابہ، جلد 2، صفحہ 478، دار الکتب العلمیۃ بیروت 2003ء)

یہاں یہ بھی واضح ہو جائے کہ اس روایت میں ان دس عظیم المرتبت صحابہ کا ذکر ہے جن کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی زندگی میں جنت کی بشارت دے دی تھی۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقرب بھی تھے اور مشیر بھی تھے جن کو سیرت کی اصطلاح میں عشرہ مبشرہ کہتے ہیں یعنی دس وہ لوگ جنہیں جنت کی بشارت دی گئی تھی لیکن یہ مدنظر رہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف دس کے بارے میں ہی جنت کی بشارت نہیں دی تھی بلکہ اس کے علاوہ بھی متعدد ایسے صحابہ اور صحابیات ہیں جن کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کی خوشخبری دی تھی۔

چنانچہ ان دس کے علاوہ کم و بیش پچاس کے قریب صحابہ و صحابیات کے ناموں کا ذکر بھی ملتا ہے۔ اسکے علاوہ جنگِ بدر میں شامل ہونے والوں جو کہ تین سو تیرہ کے قریب تھے اور جنگِ احد میں شامل ہونے والوں اور بیعتِ رضوان صلح حدیبیہ کے موقع پر شامل ہونے والوں کے متعلق بھی جنت کی خوشخبری دی گئی تھی۔

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے آج کون روزہ دار ہے؟ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا کہ میں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون تم میں سے آج جنازے کے ساتھ گیا؟ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا کہ میں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کس نے آج کسی مسکین کو کھانا کھلایا؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا میں نے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کس نے آج کسی مریض کی عیادت کی؟ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا کہ میں نے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جس آدمی میں یہ سب باتیں جمع ہو گئیں وہ جنت میں داخل ہو گیا۔(صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابہ، باب من فضائل ابی بکرؓ، حدیث نمبر 4386 مترجم اردو، شائع کردہ نور فاؤنڈیشن، جلد 13، صفحہ 7) یہ صحیح مسلم کا حوالہ ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جبریل میرے پاس آیا اور اس نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے جنت کا وہ دروازہ دکھایا جس سے میری امت داخل ہو گی۔ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا کاش! میں بھی آپ کے ساتھ ہوتا تاکہ میں بھی اسے دیکھتا تو آپؐ نے فرمایا اے ابوبکر! تم میری اُمّت میں سے سب سے پہلے ہو جو جنت میں داخل ہو گے۔(کنز العمال جلد 6، جزء 11، صفحہ 544، فضل ابوبکر صدیقؓ، حدیث نمبر 32551، دار الکتب العلمیۃ بیروت 2004ء)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی بات کو بڑھاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ''رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ مجلس میں تشریف رکھتے تھے اور آپؐ کے اردگرد صحابہ کرام بیٹھے ہوئے تھے کہ آپؐ نے یہ ذکر کرنا شروع کر دیا کہ جنت میں یوں ہو گا، یوں ہو گا اور پھر ان انعامات کا ذکر فرمایا جو اللہ تعالیٰ نے آپؐ کیلئے مقدر فرمائے ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جب یہ سنا تو فرمانے لگے یا رسول اللہؐ! دعا کیجئے کہ جنت میں مَیں بھی

ارشاد باری تعالیٰ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوۡرَ ۬ؕ

(الانعام:2)

ترجمہ: تمام حمد اللہ ہی کی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور اندھیرے اور نور بنائے۔

طالب دعا: بی۔ایم۔ خلیل احمد ولد مکرم بی۔ایم۔ بشیر احمد صاحب و افراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

ارشاد باری تعالیٰ

قُلۡ لِّمَنۡ مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ قُلۡ لِّلّٰہِ ؕ کَتَبَ عَلٰی نَفۡسِہِ الرَّحۡمَۃَ ؕ (الانعام:13)

ترجمہ: پوچھ کہ کس کا ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے؟

کہہ دے کہ اللہ ہی کا ہے۔ اس نے اپنے اوپر رحمت فرض کر رکھی ہے۔

طالب دعا: محمد منیر احمد ولد مکرم غلام محمد سنوری صاحب مرحوم و افراد خاندان (صدر جماعت احمدیہ کاماریڈی)

آپؐ کے ساتھ ہوں۔ (بعض روایتوں میں ایک اَور صحابی کا نام آتا ہے اور بعض روایتوں میں حضرت ابوبکرؓ کا نام آتا ہے) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں امید کرتا ہوں کہ تم میرے ساتھ ہوگے اور میں اللہ تعالیٰ سے دعا بھی کرتا ہوں کہ ایسا ہی ہو۔ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تو قدرتی طور پر باقی صحابہ کے دل میں بھی یہ خیال پیدا ہوا کہ ہم بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کریں کہ ہمارے لئے بھی یہی دعا کی جائے۔ پہلے تو وہ اس خیال میں تھے کہ ہمارے یہ کہاں نصیب ہیں کہ ہم جنت میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوں مگر جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ یا بعض روایتوں کے مطابق کسی اَور صحابی نے یہ بات کہہ دی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کیلئے دعا بھی فرمائی تھی تو اب انہیں نمونہ مل گیا اور انہیں پتہ لگ گیا کہ یہ عمل ناممکن نہیں بلکہ ممکن ہے۔ چنانچہ ایک اَور صحابی کھڑے ہوئے اور انہوں نے کہا یا رسول اللہؐ! میرے لئے بھی دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ جنت میں مجھے آپؐ کے ساتھ رکھے۔ آپؐ نے فرمایا: خدا تعالیٰ تم پر بھی فضل کرے مگر جس نے پہلے کہا تھا اب تو وہ دعا لے گیا۔'' (خطبات محمود، جلد 19، صفحہ 427، 428)

حضرت مصلح موعودؓ بیان فرماتے ہیں کہ ''ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص فلاں عبادت میں زیادہ حصہ لے گا وہ جنت کے فلاں دروازہ سے گزارا جائے گا اور جو فلاں عبادت میں زیادہ حصہ لے گا وہ فلاں دروازہ سے گزارا جائے گا۔ اسی طرح آپؐ نے مختلف عبادات کا نام لیا اور فرمایا: جنت کے سات دروازوں سے مختلف اعمال حسنہ پر زیادہ زور دینے والے لوگ گزارے جائیں گے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی اس مجلس میں بیٹھے تھے۔ انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ! مختلف دروازوں سے تو وہ اس لئے گزارے جائیں گے کہ انہوں نے ایک ایک عبادت پر زور دیا ہوگا لیکن یا رسول اللہؐ! اگر کوئی شخص ساری عبادتوں پر ہی زور دے تو اسکے ساتھ کیا سلوک کیا جائے گا۔

آپؐ نے فرمایا: وہ جنت کے ساتوں دروازوں سے گزارا جائے گا اور اے ابوبکرؓ! میں امید کرتا ہوں کہ تم بھی انہی میں سے ہوگے۔'' (خطبات محمود، جلد 18، صفحہ 624)

یہ ذکر تو ان شاء اللہ آئندہ چلے گا۔ اس وقت میں بعض مرحومین کا ذکر کرنا چاہتا ہوں اور ان کے جنازے بھی بعد میں پڑھاؤں گا۔

پہلا ذکر ہے مکرم عبدالباسط صاحب جو امیر جماعت انڈونیشیا تھے۔ 8/ اکتوبر کو اکہتر سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ یہ مولوی عبدالواحد ساٹری صاحب کے بیٹے تھے اور ایف اے تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد اکیس سال کی عمر میں 20/ ستمبر 1972ء کو جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخل ہوئے۔ 1981ء کے آغاز میں جامعہ احمدیہ ربوہ سے شاہد کا امتحان پاس کیا۔ 1981ء کو بطور مبلغ اپنے ملک انڈونیشیا واپس تشریف لے گئے۔ 87ء میں مجلس عاملہ انڈونیشیا کے مشورہ سے تجویز ہوا کہ تھائی لینڈ میں تبلیغ کے پیش نظر ایک انڈونیشین مبلغ کو کوالالمپور ملائیشیا کی نیشنیلٹی حاصل کر کے تھائی لینڈ میں تبلیغ کیلئے بھیجا جائے تو ان کا نام پیش ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے منظوری فرمائی اور یہ وہاں تھائی لینڈ چلے گئے۔ بعد میں پھر ان کا تقرر انڈونیشیا میں ہوگیا اور تا دمِ آخر یہ انڈونیشیا میں ہی رہے اور ایک لمبا عرصہ امیر کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ چالیس سال تک ان کا خدمت کا عرصہ ہے۔ پسماندگان میں ان کی اہلیہ کے علاوہ تین بیٹے اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔

ان کی اہلیہ موسلی واتی (Musliwati) صاحبہ کہتی ہیں کہ مرحوم سلسلہ کا بہت درد رکھتے تھے اور جماعت کو ہر چیز پر ہمیشہ ترجیح دیتے تھے۔ بحیثیت بیوی میں ان کی جماعت کی لگن اور خدمات کا اعتراف کرتی ہوں۔ ان کے ایک بھتیجے طاہر صاحب ہیں۔ وہ کہتے ہیں مرحوم مرکز سے آنے والی ہدایت کی مکمل طور پر اطاعت کرتے۔ ایک دفعہ مرحوم نے بتایا کہ فیملی سے ملنے کیلئے ملائیشیا جانے کا پروگرام تھا، اس کے لیے ہوائی جہاز کا ٹکٹ بھی خریدا ہوا تھا لیکن کہتے ہیں تقریباً ایک ہفتہ کے بعد جب میں دوبارہ ملا تو پوچھا آپ ملائیشیا کیوں نہیں گئے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ مرکز کی طرف سے جو خط موصول ہوا ہے اس میں جانے کی اجازت نہیں ملی۔ اس لیے میں نے ملائیشیا جانے کا ارادہ ترک کر دیا ہے اور ٹکٹ کی بھی کوئی پروا نہیں کی۔ ان کے ساتھ کام کرنے والے ایک عہدے دار ہیں، وہ کہتے ہیں بڑے پیار سے، محبت سے ہمیں سکھاتے اور سمجھاتے۔ امیر جماعت ہونے کے باوجود جماعت سے سہولتیں نہیں مانگتے تھے۔ جماعت کی طرف سے جو بھی ملتا بخوشی استعمال کرتے۔ سادگی کو ترجیح دیتے۔ دفتری اوقات میں کئی دفعہ خود ہمارے پاس آ کر بیٹھ جاتے اور خطوط کو ملاحظہ کر کے نوٹ لکھواتے تھے۔ مبلغین کا بہت احترام کرتے تھے۔ بہت گہرا اور وسیع علم رکھنے والے تھے۔ ہمیشہ جب بھی کوئی فیصلہ کرتے تو عاملہ ممبران سے ہمیشہ مشورہ طلب کیا کرتے۔ باوقار مگر عاجزی سے بھرے ہوئے وجود تھے۔ نہایت ملنسار اور ہر ایک بڑے چھوٹے سے خوش خلقی سے پیش آتے تھے۔ خلافت سے بے انتہا محبت تھی۔ ہمیں تلقین کرتے تھے کہ خلیفۂ وقت کے حکم پر اپنی سب آراء کو چھوڑ کر فوراً عمل کرنا چاہیے۔ جماعتی نظام کو فوقیت دیتے تھے۔ جماعتی اموال پر گہری نظر اور بھرپور حفاظت کرنے والے تھے۔ کسی بھی خلاف ورزی پر آپ سختی سے پیش آتے تھے۔ اکثر دوسرے کارکنوں سے پہلے دفتر آتے تھے۔ اگر کسی وجہ سے دفتر نہ آ سکتے یا دیر سے آتے تو سٹاف کو ضرور اطلاع دیتے تھے بلکہ جب آپ دفتر سے کسی معاملے کیلئے باہر جاتے خواہ تھوڑی دیر کیلئے جائیں تو پھر بھی دفتر کے عملے کو اطلاع ضرور دے کے جاتے تھے۔ رپورٹس یا خطوط کو چیک کرتے وقت مرحوم نہایت محتاط تھے۔ مکمل طور پر ہر ایک چیز کو دیکھتے تھے اور اگر فوری کام کی ضرورت ہوتی تو رات دیر تک کام میں مصروف رہتے۔ احمدیوں سے ملنے کیلئے جاتے تو احمدی کہتے ہیں کہ ہمارے بچوں کیلئے ہمیشہ تحفے ساتھ لے کر جایا کرتے تھے۔ ہمیشہ پیار و محبت کا سلوک کرتے۔ ایک ایسے راہنما تھے جو ہمیشہ دوسروں کو خوش کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ امیر صاحب ہمارے لیے اور انڈونیشیا کے احمدیوں کیلئے گویا روحانی باپ تھے۔ جماعتی نظام اور روایات کو ہمیشہ ترجیح دیتے تھے۔ اور یہی خصوصیات ہیں جو ایک امیر میں ہونی چاہئیں۔ جب ناراض ہوجاتے تو ہر ایک کی عزت کا بھی خیال رکھتے۔ یہ نہیں کہ ناراضگی میں جو چاہا کہہ دیا۔ سزا دیتے وقت اصلاح کا پہلو ہمیشہ مدنظر ہوتا تھا۔ کوئی دشمنی نہیں ہوتی تھی، کینہ نہیں ہوتا تھا بلکہ اصلاح مقصد تھا۔ پھر کہتے ہیں بہت سارے احمدی یہاں اپنے جماعتی یا ذاتی کام میں آپ سے راہنمائی طلب کرتے تھے۔ آپ نے غیر معمولی محنت اور محبت کے ساتھ احباب جماعت انڈونیشیا کا خیال رکھا۔ گذشتہ ایک سال سے بیمار تھے۔ اپنی بیماری کے ایام میں بھی حسب معمول مختلف میٹنگز اور رابطہ اور دورہ جات میں جماعتی خدمات ادا کرتے رہے۔ اس میں کمی نہیں آنے دی۔

محمود وردی صاحب جو انڈونیشین ڈیسک میں یہیں لندن میں رہتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ مزاج کے بعض پہلو بہت نمایاں ہیں جن میں سے سب سے نمایاں ان کا تبحر علمی ہے۔ بڑے علم دوست آدمی تھے۔ ہر آن حصولِ علم کا شوق تھا۔ مختلف موضوعات کے بارے میں وسیع معلومات رکھتے تھے۔ جس ٹاپک پر بھی بات ہوتی وہ اس پر سیر حاصل گفتگو کرنے پر عبور رکھتے تھے۔ جماعتی کتب پر مبنی علوم کے علاوہ باقی جنرل نالج پر بھی ان کو عبور تھا۔ باقاعدگی سے اخبارات کا مطالعہ کرتے رہتے۔ نیشنل اور انٹرنیشنل ہر قسم کی خبریں پڑھتے۔ چاہے وہ انڈونیشین میں ہوں یا انگلش میں ہوں۔ تقریر کرتے ہوئے زیادہ لمبی چوڑی تقریر نہیں کرتے تھے۔ ہمیشہ مختصر اور جامع خطاب کرتے اور تقریر میں لوگوں کو اپنی بات سادہ الفاظ میں سمجھا دیا کرتے۔ ہر طبقہ کے لوگ آرام سے ان کی کہی ہوئی بات سمجھ سکتے تھے۔ پھر کہتے ہیں روزمرہ لباس بڑا سادہ تھا لیکن باوقار انسان تھے۔ کسی قسم کا تکلف یا بناوٹ بالکل نہیں تھا۔ ہر طبقے کے لوگ ان کے ساتھ بیٹھ کر بے تکلفی سے بات کر لیا کرتے تھے لیکن ہمیشہ سب ان کی عزت و تکریم اور حفظ مراتب کا خیال رکھتے ہوئے ان کے ساتھ بات کیا کرتے تھے۔

فضلِ عمر فاروق صاحب وہاں مربیٔ سلسلہ ہیں، جامعہ میں استاد بھی ہیں۔ کہتے ہیں کہ میں طفل کے ایام سے امیر صاحب کے قریب رہا۔ جب جماعت انڈونیشیا نہایت مشکل دور میں تھی تو آپ محنت اور صبر اور تحمل سے تمام احباب جماعت کی حوصلہ افزائی کرتے۔ انہیں صبر اور دعا کی تلقین کرتے رہے۔ جب بھی دعا کرتے تو بڑی رقت اور خشوع سے کرتے تھے۔ ہمیشہ وقت پر نماز کیلئے مسجد میں آتے۔ واقفین زندگی کا بہت خیال رکھتے تھے۔ جب کوئی مربی میدان عمل میں جانے لگتا تو آپ اپنی طرف سے اس کو کوئی نہ کوئی تحفہ ضرور دیتے۔

سیف اللہ مبارک صاحب ہیں، یہ بھی جامعہ کے استاد ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ مولانا عبدالباسط صاحب واقفین زندگی کیلئے ایک اعلیٰ نمونہ تھے۔ جماعت کے ہر پروگرام میں ہمیشہ شامل ہوتے تھے۔ ہر ایک کے ساتھ نرمی اور احترام سے بات کرتے تھے۔ کسی بھی مجلس میں جاتے تو آپ کے آنے سے رونق ہو جاتی تھی۔ مسکراتے رہتے۔ کہتے ہیں جب جامعہ انڈونیشیا میں پڑھتا تھا تو مغرب کے بعد ہمارے ساتھ بیٹھتے اور حال چال پوچھتے اور ہلکی پھلکی باتیں ہوتیں۔

پھر نورالدین صاحب مربیٔ سلسلہ ہیں، انہوں نے بھی یہ لکھا ہے کہ ایسے امیر تھے جو اپنا نمونہ پیش کیا کرتے تھے۔ موصوف یہ کہتے ہیں کہ 2018ء میں ہماری مسجد کا سنگ بنیاد رکھا۔ اس وقت ہمارے پاس چھ کروڑ روپے کی رقم تھی۔ انڈونیشین روپیہ کی قیمت بہت کم ہے تو کروڑوں اور بلینز میں باتیں ہوتی ہیں وہاں۔ اس لحاظ سے کہتے ہیں چھ کروڑ کی رقم تھی جبکہ مسجد کیلئے تقریباً ڈیڑھ ارب روپے کی ضرورت تھی۔ موصوف نے نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ مسجد کی تعمیر کرنے کیلئے جتنا بھی بجٹ مہیا ہوتا ہے اسی سے تعمیر شروع کرتے ہیں لیکن اس کے بعد ہم اللہ تعالیٰ کی مدد کا نظارہ دیکھیں گے۔ اگر ڈیڑھ ارب انڈونیشین روپیہ ہے تو کوئی ڈرنے کی ضرورت نہیں۔

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَیں بنی آدم کا سردار ہوں

(سنن ابن ماجہ، کتاب الزھد)

طالب دُعا: نعیم الحق صاحب اینڈ فیملی (جماعت احمدیہ پنکال، صوبہ اڈیشہ)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قیامت کے دن مَیں سب سے پہلے شفاعت کرنے والا ہوں گا

اور سب سے پہلا ہوں گا جس کی شفاعت قبول کی جائے گی

(سنن ابن ماجہ، کتاب الزھد)

طالب دُعا: خورشید احمد گنائی صاحب و اہل خانہ (امیر جماعت احمدیہ رشی نگر، صوبہ جموں کشمیر)

چھ کروڑ تمہارے پاس ہے۔شروع کردو۔ 1/10 بھی نہیں تھا۔تین فیصد بلکہ چار فیصد تھا۔ یہ نصیحت کرنے کے بعد کہتے ہیں موصوف نے اپنی جیب سے بٹوا نکال کرہمیں مسجد کے لیے کچھ رقم دی۔ یہیں سے احباب جماعت نے بھی بڑھ چڑھ کراپنی بہترین قربانی پیش کرنی شروع کردی۔ یہاں تک کہ دوسال کے اندر مسجد کی تعمیر اسّی فیصد مکمل ہوگئی۔ پھر یہ pandemic کا زمانہ آ گیا۔لوگوں کی آمدنی کم ہوگئی پھر مسجد کی تعمیر رک گئی۔ کہتے ہیں پھر ہم ان کے پاس گئے اور بتایا کہ مسجد کی تعمیر مکمل کرنا چاہتے ہیں لیکن تقریباً پندرہ کروڑ روپے کی، ڈیڑھ سوملین کی ضرورت ہے۔ ہمیں امید تھی کہ مرکز ہماری مدد کردے گا لیکن امیر صاحب نے کہا مرکز مدد نہیں کرے گا۔آپ لوگ کسی سے مانگے بغیر یہ رقم پوری کر سکتے ہیں۔ پھرانہوں نے پوچھا کتنے احمدی ہیں۔ میں نے کہا 160 ر احمدی ہیں۔ یہ سن کر موصوف نے بڑے آرام سے مسکراتے ہوئے کہا کہ ہر ایک شخص سے کہیں کہ دس ملین یہ تقریباً سو پاؤنڈ سوا سو پاؤنڈ بنتے ہوں گے دے دیں تو یہ رقم پوری ہوسکتی ہے۔ کہتے ہیں شروع میں ہمیں یقین نہیں تھا کہ یہ کام اتنی آسانی سے ہوسکتا ہے لیکن جب ہم نے اس نصیحت پر عمل کرنا شروع کیا تو اللہ تعالیٰ نے احبابِ جماعت کے دلوں میں ایک محبت اور جذبہ ڈال دیا وہ اپنے بہترین مال مسجد کی تعمیر کیلئے پیش کریں۔اس کے علاوہ موصوف نے پھر بھی خود اپنی طرف سے کافی رقم پیش فرمائی۔ چنانچہ تین سال کے اندر فروری میں مسجد مکمل ہوگئی۔

پھر اپنے نہیں غیروں کے ساتھ بھی ان کے تعلقات تھے۔لقمان حکیم سیف الدین صاحب سابق وزیر مذہبی امور (یہ احمدی نہیں ہیں) کہتے ہیں کہ مرحوم کو نیشنل سطح پر ایک شخصیت سمجھتا ہوں جو ہمیشہ انسانیت کو مقدم رکھتے تھے۔آپ کہیں بھی جاتے ہمیشہ اس بات پر زور دیتے تھے کہ کس طرح ہم انسانیت کی عزت، باہمی برداشت اور ہر ایک کا خیال رکھ سکتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ میرے نزدیک یہ سب باتیں ہم سب کی ذمہ داری ہیں۔ نہ کہ صرف احمدیوں کی بلکہ سب انڈونیشین کی ذمہ داری ہے کہ ہم ان کے نقش قدم پر چلیں اور جو بھی نصائح انہوں نے ہمیں کی ہیں ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ جتنے بھی اختلافات اور فرق ہمارے درمیان ہیں وہ سب آپس میں نفرت پھیلانے اور انسانیت کی عزت کو گرانے کا باعث بنتے ہیں انہیں دور کریں۔

انڈونیشیا میں تیونس کے سفیر زہیری (Zuhairi) صاحب لکھتے ہیں کہ میں نے امیر صاحب سے یہ بات سیکھی کہ کس طرح ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اہلِ بیت اور علماء سے محبت کریں اور ان کی اعلیٰ تعلیمات پر عمل کریں۔ اگرچہ احمدیوں پر ظلم کیا گیا، گالیاں دی گئیں۔ انڈونیشیا میں بہت ظلم ہوا اور بڑی ہمت سے انہوں نے وہ جو دَور تھا وہ وہاں گزارا ہے اور بڑے طریقے سے سب احمدیوں کو سنبھالا۔ بہرحال یہ لکھتے ہیں کہ اگرچہ احمدیوں پر ظلم کیا گیا، گالیاں دی گئیں اور ناانصافی کا سلوک کیا گیا پھر بھی امیر صاحب نے ہمیں یہ سکھایا کہ کسی بھی حالت میں ہمیں اخلاص و وفا کے ساتھ دین، ملک اور انسانیت کی خدمت کرنی چاہیے کیونکہ پوری دنیا کے احمدیوں کا اعتقاد یہ ہے کہ Love for all, Hatred for none مَیں گواہی دیتا ہوں کہ امیر صاحب اللہ تعالیٰ کے محبوب، عالم، سادہ مزاج اور بااخلاق شخصیت تھے۔

پھر نیشنل سطح پر ایک تنظیم کی راہنما نیا (Nia) شریف الدین صاحبہ لکھتی ہیں کہ امیر صاحب کی بات کرنے کا انداز بہت ہی گہرا اثر کرنے والا تھا۔ اگرچہ نرمی اور ادب کے ساتھ بات کرتے تھے۔ پھر بھی اس میں حُبِّ وطن کے جذبات نمایاں تھے۔ گویا ان کی باتوں سے Love for all, Hatred for none ظاہر ہے۔ہم گواہی دیتے ہیں کہ مرحوم اچھے آدمی تھے اور ایسے لیڈر تھے جو ہمیشہ ایمان اور ہر ایک سے محبت کے جذبات کے ساتھ بات کرتے تھے۔

معراج الدین شاہد صاحب لکھتے ہیں کہ امیر کی حیثیت سے ان کی قیادت کے دوران جماعتِ احمدیہ انڈونیشیا کو بہت زیادہ مخالفت کا سامنا کرنا پڑا اور انڈونیشیا میں کئی مقامات پر احمدیوں پر حملے ہوئے۔ انہوں نے بڑی بہادری اور سکون کے ساتھ ان کا سامنا کیا۔سرکاری افسران بھی ان کا احترام کرتے تھے۔ یہ ان کے اچھے روابط کی بدولت ہے۔

پرنسپل جامعہ احمدیہ انڈونیشیا معصوم صاحب لکھتے ہیں کہ امیر صاحب خلافت کے فدائی تھے۔ ہمسایہ ہونے کے ناطے اکثر اوقات نماز کیلئے میرے ساتھ مسجد جاتے تھے۔ وہ جب بھی دَورے کیلئے جاتے تو ضرور بتاتے کہ فلاں جماعتوں کے دَورے پر جارہا ہوں اور مجھے بھی کہا کرتے تھے کہ جایا کرو۔ جامعہ احمدیہ کا خاص خیال کرتے تھے۔ جامعہ احمدیہ بورڈ ممبر کی حیثیت سے طلبہ کا انٹرویو لیتے وقت ہمیشہ تلقین کرتے تھے کہ آپ لوگوں نے مبلغ بننا ہے اس لیے جماعتوں کیلئے ہر لحاظ سے نمونہ بننے کی کوشش کریں اور کہتے ہیں مجھے بھی ہدایت کرتے تھے اور ہر ایک کے بارہ میں انفرادی طور پر بھی بتاتے تھے کہ فلاں طالبعلم میں یہ کمی ہے۔اس کو پورا کروانے کی پوری کوشش

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

یہ عربی نبی جس کا نام محمدؐ ہے (ہزار ہزار درود اور سلام اُس پر) یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے،
اسکے عالی مقام کا انتہا معلوم نہیں ہوسکتا اور اسکی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، جلد 22، صفحہ 118)

طالبِ دُعا : صبیحہ کوثر وافراد خاندان (جماعت احمدیہ بھونیشور، صوبہ اڈیشہ)

کریں۔ جامعہ کے طلبہ سے دلچسپی تھی۔

ارشاد ملہی صاحب امریکہ میں مربی سلسلہ ہیں۔ کہتے ہیں مَیں باسط صاحب کا جامعہ میں کلاس فیلو تھا اور روم میٹ بھی تھا۔ مجھے ان کو بہت قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔ بہت زیرک اور کمال درجہ کے ذہین، خوش مزاج، ملنسار، ہنس مکھ طبیعت کے مالک تھے۔ بیڈمنٹن کے بہت اعلیٰ کھلاڑی تھے۔ ہمیشہ ربوہ میں جیتا کرتے تھے۔ یہ کہتے ہیں کہ انہوں نے مجھے بتایا کہ جب وہ انڈونیشیا سے ربوہ جامعہ کیلئے آنے والے تھے تو انہی دنوں میں انہیں کسی کمپنی کی طرف سے بطور کھلاڑی ایک بہت بڑی آفر ملی تھی جس پر ان کے والد مکرم مولانا عبدالواحد صاحب کو بڑی فکر لاحق ہوئی کہ کہیں عبدالباسط اس بڑی آفر کی لالچ میں جامعہ جانے کا ارادہ تبدیل نہ کرلے۔ موصوف نے بتایا کہ جب انہوں نے اپنے والد کی یہ پریشانی دیکھی تو والد کو یقین دلایا اور یہ عہد کیا کہ میں کبھی دنیوی فائدے کیلئے دین کو نہیں چھوڑوں گا اور اس طرح بہت بڑے مالی فائدے کی آفر کو قبول کرنے سے انکار کردیا۔ پوری زندگی موصوف کی شاہد ہے کہ آپ نے دین کو ہمیشہ دنیا پر مقدم رکھا اور اس عہد کو نبھایا۔ خلافت سے بہت پیار کرنے والے تھے۔ فدائی اور جاں نثار وجود تھے۔ طالب علمی کے دَور سے ہی حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے بہت قریب تھے۔ کہتے ہیں ہم ان کو چھیڑا کرتے تھے کہ آپ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے بہت چہیتے ہیں۔ اسی طرح ہر خلافت کے دَور میں انہوں نے بہت اخلاص و وفا کا نمونہ دکھایا۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔ ان کے درجات بلند فرمائے اور ان جیسے مبلغین اور کارکنان اللہ تعالیٰ جماعت کو عطا فرماتا رہے۔

میں نے بھی ہمیشہ ان کو جیسا کہ میں نے کہا کامل اطاعت کرنے والا اور بڑا بے نفس انسان دیکھا ہے۔

اللہ تعالیٰ جانے والوں کی کمیاں بھی پوری فرماتا رہے۔ انڈونیشیا کے مربیان و مبلغین کو ان کے نمونے خاص طور پر سامنے رکھنے چاہئیں اور باقی دنیا کے مبلغین کو بھی۔ یہ پرانی باتیں نہیں ہیں۔ آج کل کے زمانے میں یہ لوگ تھے جنہوں نے دین کو دنیا پر مقدم کیا اور وقف کا حق ادا کیا۔

اگلا ذکر ہے زینب رمضان صاحبہ کا۔ یوسف عثمان کامبالا یہ صاحب مربی سلسلہ تنزانیہ کی اہلیہ تھیں۔ یہ ستر سال کی عمر میں گذشتہ دنوں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ ان کے میاں یوسف عثمان کامبالا یہ صاحب بیان کرتے ہیں کہ خاکسار کی اہلیہ بہت نیک، مخلص اور جماعت کے ہر کام میں شریک ہوتی تھیں۔ ہمسایوں سے بہت اچھے تعلقات رکھتی تھیں۔ غریبوں اور یتیموں کی دیکھ بھال کرتی تھیں۔ مربیان کی بہت خدمت اور عزت کرتی تھیں۔ چندوں میں ہمیشہ آگے ہوتی تھیں۔ جہاں بھی ہم رہے جماعتی کام کے لیے ہمیشہ پیش پیش رہتی تھیں۔ تمام احمدیوں سے بہت اخلاص کے ساتھ پیش آتی تھیں۔ دو اڑھائی سال سے کینسر کی مریضہ تھیں۔ علاج بھی بڑا کرایا۔ بہترین ڈاکٹروں سے بھی علاج بھی کروایا لیکن اللہ تعالیٰ کی تقدیر غالب آئی اور گذشتہ دنوں ان کی وفات ہوگئی۔ لکھتے ہیں کہ جنازے میں شمولیت کیلئے ٹبورا اور مختلف علاقوں سے ایک ہزار کے قریب افراد موجود تھے جن میں غیر از جماعت رشتہ داروں نے بھی شرکت کی۔ تین بیٹیاں اور تین بیٹے ہیں جواب شادی شدہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔

اگلا ذکر حلیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ عبدالقدیر صاحب درویش قادیان کا ہے۔ گذشتہ ماہ ان کا انتقال ہوا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، صابرہ شاکرہ، منکسر المزاج اور خوش اخلاق خاتون تھیں۔ بچوں کو بھی نماز اور تلاوت قرآن کریم کا پابند بنانے کیلئے محنت کرتی تھیں۔ جب تک صحت نے اجازت دی قادیان کے بچوں کو قرآن کریم پڑھاتی رہیں۔ خلافت کے ساتھ بہت محبت اور خلیفۂ وقت کی طرف سے کی گئی ہر تحریک پر لبیک کہتی تھیں۔ درویشی کے دَور کو بڑے صبر اور شکر سے انہوں نے گزارا اور غربت کے باوجود کبھی کسی سوالی کو خالی ہاتھ نہ جانے دیتیں۔ مرحومہ کا گھر دار المسیح کے قریب ہونے کی وجہ سے جلسہ سالانہ کے دنوں میں مہمانوں سے بھرا رہتا۔ مہمانوں کا نہایت خوش اخلاقی سے استقبال کرکے ان کی بھرپور رنگ میں مہمان نوازی کرتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ ان کے بیٹے شیخ ناصر وحید صاحب بطور قائمقام ایڈمنسٹریٹر نور ہسپتال قادیان میں خدمت کی توفیق پارہے ہیں۔ ان کی تین بیٹیاں ہیں جو باہر ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ سے رحم اور مغفرت کا سلوک فرمائے۔

اگلا ذکر مکرمہ میلے انیسا اپسائی صاحبہ (کیریباس) کا ہے۔ ان کی زندگی کے حالات بھی عجیب ہیں اور قبول احمدیت کا واقعہ بھی عجیب ہے۔ بڑی مخلص وفا شعار خاتون تھیں۔ ان کا گذشتہ دنوں انتقال ہوا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ تہتر سال ان کی عمر تھی۔ خواجہ فہد صاحب مربی کیریباس کہتے ہیں کہ میلے انیسا اپسائی

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ
وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا

(تجلیات الٰہیہ، روحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 409)

طالبِ دُعا : نور جہاں بیگم وافراد خاندان (جماعت احمدیہ کولکاتہ، صوبہ مغربی بنگال)

صاحبہ کیریباس جماعت کی پہلی مسلمان اور پہلی احمدی تھیں۔ کسی طرح قرآن مجید کی ایک کاپی دنیا کے اس کونے میں مل گئی۔ ایک ایسی جگہ جہاں دوسری چیزوں کے ساتھ ساتھ کتابیں بھی مشکل سے نظر آتی تھیں۔ جب آپ کو قرآن مجید کا یہ نسخہ ملا تو خود پڑھنا شروع کر دیا۔ ترجمہ ساتھ ہوگا۔ اس کو پڑھنے کے بعد محترمہ میلے انیسا اپسائی صاحبہ پر قرآن مجید کا اتنا اثر ہوا کہ خود ہی دل میں ایمان لے آئیں اور اسی وقت سے پردہ شروع کر دیا۔ جب جماعت احمدیہ کے پہلے مبلغ سلسلہ حافظ جبرئیل سعید صاحب مرحوم کیریباس تشریف لائے تو انہوں نے لوگوں سے پوچھا کہ یہاں اس ملک میں کوئی مسلمان ہے تو سب نے محترمہ میلے انیسا اپسائی صاحبہ کی طرف اشارہ کیا کہ اس پورے ملک میں صرف ایک ہی ہے جو مسلمان ہے۔ خدا کا کیسا فضل ہے کہ محترمہ میلے انیسا اپسائی صاحبہ نے جب دل میں اسلام قبول کیا تو سال کے اندر اندر ہی حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت پر مبلغ سلسلہ وہاں پہنچ گئے۔ اس بہادر نوجوان عورت نے مبلغ کے پہنچنے سے پہلے ہی اس وقت اپنے خاندان اور دوستوں میں اسلام کی تبلیغ بھی شروع کر دی تھی اور اس وجہ سے اس چھوٹے سے ملک میں جس میں ایک لاکھ کی آبادی تھی مشہور ہو گیا کہ ایک عورت مسلمان ہو گئی ہے۔ اس لیے جب مبلغ سلسلہ حافظ جبرئیل سعید مرحوم کیریباس کے ملک میں پہنچے تو اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی انہیں ایک سلطان نصیر عطا فرما دیا تھا جو جماعت کیلئے تیار ہوا ہوا تھا۔

ایک واحد مسلمان ہونے، پردہ کرنے اور لوگوں کو تبلیغ کرنے کی وجہ سے مشہور تھیں۔ جب پہلے مبلغ سلسلہ جبرئیل صاحب کیریباس آئے تو محترمہ میلے انیسا نے بیعت کر لی اور جماعت احمدیہ میں شامل ہو گئیں۔ آپ نے مبلغ سلسلہ کے رہنے کا انتظام کیا، سہولیات کا انتظام کیا، پھر تبلیغ میں لگ گئیں۔ کئی لوگ آپ کی تبلیغ کے باعث جماعت میں داخل ہوئے۔ آپ کو جماعت سے بہت محبت تھی۔ مربیان کرام کی بہت عزت کرتی تھیں۔ لوگوں کی سخت مخالفت کے باوجود آپ کا ایمان کبھی کمزور نہیں ہوا۔ جہاں بھی جاتیں پردہ کر کے جاتیں اور ان کا مسلمان لباس بھی تبلیغ کا ذریعہ بن گیا۔ باوجود اس کے کہ لوگ آپ کا مذاق اڑاتے، بعض دفعہ گالیاں بھی دیتے تھے، بحث بھی کرتے، تنگ بھی کرتے۔ آپ نے کبھی بھی اپنے ایمان اور پردے کو گرنے نہیں دیا اور ایک عمدہ مثال چھوڑ دی کہ پردہ خدا کیلئے ہے تو پھر لوگوں کی میں کیوں فکر کروں کہ وہ کیا کہتے ہیں۔ شروع شروع میں جب آپ نے اپنے دل میں اسلام کو قبول کیا تو نماز پڑھنا نہیں جانتی تھیں تو سجدے کے بغیر اپنے طور پر عبادت شروع کر دی۔ جب ان کے والد نے انہیں نئے طریقے سے عبادت کرتے دیکھا تو شدید غصہ کا اظہار کیا اور قرآن مجید کو پھاڑنے کی دھمکی دی۔ انہوں نے جواب میں اپنے باپ کو کہا کہ پھر بائبل کے بھی وہ صفحات پھاڑ دینے چاہئیں جس میں حضرت عیسیٰ کے خدا کے آگے سجدہ کا ذکر ہے۔ وہ اپنے عقیدے پر بہت بہادری سے قائم رہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ کے فضل سے مبلغ سلسلہ کے آنے کی وجہ سے آپ نے خود بھی نماز سیکھی اور پھر لوگوں کو سکھائی۔ دنیا کے اس کونے میں جب سارے کے سارے لوگ اسلام کو بری نظر سے دیکھتے تھے اس وقت یہ مجاہدہ کھڑی ہو کر سب کا مقابلہ کرتی اور اسلام کی تعلیمات بغیر کسی ڈر کے پیش کرتی تھیں۔ سوائے اللہ تعالیٰ کے آپ کسی سے نہیں ڈرتی تھیں۔ اس خوبی کی وجہ سے کافی لوگ اور کافی سیاستدانوں پر بھی آپ کا بہت رعب تھا اور اللہ تعالیٰ کا ایسا فضل ہوا کہ آپ کے اس رعب اور ایمان پر مضبوطی کی وجہ سے سیاستدانوں پر ایک دباؤ ایسا پڑا اور ان پر ایسا اثر ہوا کہ جماعت کی رجسٹریشن میں بھی انہوں نے تعاون کیا جو اس سے پہلے مخالفت کی وجہ سے منظور نہیں ہو رہی تھی۔ بہت سارے لوگ ایسے بھی تھے جو ان کو جانتے تھے اور ان کا رعب بھی ایسا تھا کہ وہ ان کی موجودگی میں اسلام کے خلاف کوئی منفی بات نہیں کر سکتے تھے۔

آپ اپنا گھر ہمیشہ کھلا رکھتیں کہ لوگ آئیں اور جو بھی سوال کرنا چاہیں وہ کریں۔ اپنے گھر میں سب کو نماز کی باقاعدگی کی تلقین کرتی تھیں۔ بہت عرصہ کیلئے اپنا گھر نماز سینٹر بھی بنایا ہوا تھا۔ ان کا بیٹا احمد اپسائی جب جوانی کی عمر کو پہنچا تو آپ نے اس کو جماعت کیلئے وقف کر کے جامعہ احمدیہ گھانا بھجوا دیا۔ لوگوں نے آپ کو بہت روکنا چاہا کہ کیوں تو اپنے بیٹے کو ادھر بھیج رہی ہے۔ وہ تیرے بیٹے کو ادھر مار دیں گے لیکن آپ نے فخر سے اپنے بیٹے کو بھیجا لیکن اللہ تعالیٰ کی تقدیر تھی کہ افریقہ جا کے احمد اپسائی ملیریا کی وجہ سے بیمار ہوا اور وہاں وفات پا گیا۔ اس وقت یہی لوگ آئے اور کہا کہ دیکھو! اسلام جھوٹا ہے اس لیے تیرا بیٹا فوت ہو گیا ہے لیکن میلے انیسا اپسائی صاحبہ نے اس کی کوئی پروا نہیں کی، کوئی توجہ نہیں دی اور اسلام پر مضبوطی سے قائم رہیں اور اسلام کی خاطر پہلے سے بھی بڑھ کے زور و شور سے کام کرنے لگیں۔ نہ ان کے ایمان پر کوئی فرق آیا اور نہ ہی ان کے پردے پر۔ آپ کے دوسرے بچے بھی اسلام پر ثابت قدم رہے۔ تبلیغ بھی جاری رہی۔

آپ نے اپنے پیچھے تین بیٹیاں اور ایک بیٹا چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو صبر عطا فرمائے اور اپنی ماں کی طرح اسلام اور احمدیت کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اللہ تعالیٰ ان کے وہاں لگائے ہوئے بیج میں برکت ڈالے اور ان کی خواہش کے مطابق یہ چھوٹا سا جزیرہ احمدیت کی آغوش میں آ جائے۔ اللہ تعالیٰ ایسی نڈر اور اپنا نمونہ قائم کرنے والی اور تبلیغ کا جوش رکھنے والی اور اپنے ایمان پر قائم رہنے والی خواتین اور بھی جماعت کو عطا فرماتا رہے، ایسی مائیں اور بھی عطا فرماتا رہے جنہوں نے مبلغین سے بڑھ کر تبلیغ کا حق ادا کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے، درجات بلند فرمائے۔

......☆......☆......☆......

نماز جنازہ حاضر و غائب

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 22 ستمبر 2022ء بروز جمعرات 12 بجے دوپہر اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں اپنے دفتر سے باہر تشریف لا کر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆مکرم شیخ علیم الدین صاحب

ابن مکرم شیخ محمد دین صاحب (مورڈن، یو۔کے)

13 ستمبر 2022ء کو 86 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کا تعلق فیصل آباد سے تھا۔ آپ حضرت میاں محمد اکبر بٹالوی صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نواسے اور مکرم شیخ محمد نعیم الدین صاحب (سابق نائب امیر ضلع فیصل آباد) اور مکرم شیخ رفیق احمد طاہر صاحب کے بھائی تھے۔ صوم و صلوٰۃ اور تلاوت قرآن کریم کے پابند، دعا گو، کثرت سے صدقہ وخیرات کرنے والے ایک متوکل علی اللہ انسان تھے۔ پسماندگان میں تین بیٹے اور تین بیٹیاں اور بہت سے پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں شامل ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرمہ بشیراں بیگم صاحبہ

اہلیہ مکرم خواجہ محمد طفیل صاحب مرحوم (جڑانوالہ)

30 جولائی 2022ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ پنجگانہ نمازوں اور تلاوت قرآن کریم کی پابند، خلافت اور نظام جماعت سے گہرا اخلاص و وفا کا تعلق رکھنے والی ایک نیک فطرت خاتون تھیں۔ مہمان نوازی ان کا خاص وصف تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں چار بیٹے اور پانچ بیٹیاں شامل ہیں۔

(2) مکرم قمر زمان ملک صاحب

ابن مکرم ملک مبارک احمد صاحب (Ajax، کینیڈا)

5 جون 2022ء کو 73 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم حضرت چوہدری سلطان علی صاحب زیلدار رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے تھے۔ ایک لمبا عرصہ سعودی عرب میں رہے۔ جماعت اور خلافت کے ساتھ انتہائی محبت اور فدائیت کا تعلق تھا۔ اپنی نیک فطرت کی وجہ سے اپنوں اور غیروں میں قدر کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ غریب پرور تھے۔ کئی دوستوں اور عزیزوں کی کفالت کرتے رہے۔ مساجد کی تعمیر میں بھی حصہ لینے کی توفیق پائی۔

(3) مکرم محمد زکریا صاحب (ملائیشیا)

27 جون 2022ء کو 58 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت ملک نبی محمد صاحب آف گھوگھیاٹ کے پوتے تھے۔ صوم و صلوٰۃ کے پابند، چندوں میں باقاعدہ اور جماعتی پروگراموں میں باقاعدگی سے شرکت کرنے والے ایک مخلص انسان تھے۔

(4) مکرمہ بشیراں بی بی صاحبہ

بنت مکرم نواب دین صاحب (بلوتولہ ضلع سیالکوٹ)

10 مئی 2022ء کو 80 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ لمبا عرصہ لوکل صدر لجنہ رہیں۔ جماعتی کاموں کو ہمیشہ اوّلیت دیتی تھیں۔ نمازوں کی پابند، مہمان نواز اور ایک سچی، باوفا اور مخلص خاتون تھیں۔ دعوت الی اللہ کا بہت شوق تھا۔

(5) مکرم بشیر احمد صاحب

ابن مکرم نواب دین صاحب (بلوتولہ ضلع سیالکوٹ)

20 مئی 2022ء کو 84 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نے قائد مجلس، زعیم انصار اللہ اور صدر جماعت کے طور پر لمبا عرصہ خدمت کی توفیق پائی۔ نماز باجماعت کے پابند تھے اور دعوت الی اللہ کا بہت شوق تھا۔ مہمان نواز، سادہ اور سچے انسان تھے۔

(6) مکرم مجید احمد قمر صاحب ابن مکرم ایم نذیر احمد صاحب (صابوبھڈیار ضلع سیالکوٹ)

29 جون 2022ء کو 66 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم مالی قربانی میں پیش پیش رہتے تھے۔ اکثر لڑائی جھگڑوں میں صلح صفائی کرواتے تھے۔ حال ہی میں مقامی قبرستان کیلئے بھی اہم کردار ادا کیا۔ صوم و صلوٰۃ کے پابند بہت مخلص اور باوفا انسان تھے۔

......☆......☆......☆......

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 24 ستمبر 2022ء بروز ہفتہ 12 بجے دوپہر اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں اپنے دفتر سے باہر تشریف لا کر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆مکرمہ عذرا اقبال باجوہ صاحبہ

اہلیہ مکرم محمد پرویز اقبال صاحب (ہاؤنسلو نارتھ، یو۔کے)

16 ستمبر 2022ء کو 55 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ پابند صوم و صلوٰۃ اور نظام جماعت سے پیار اور اطاعت کا تعلق رکھنے والی ایک مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ ایک بیٹا اور ایک بیٹی شامل ہیں۔ ان کے میاں ہاؤنسلو نارتھ میں منتظم ایثار اور لوکل سیکرٹری صنعت و تجارت کے طور پر خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

☆مکرم انوار الحق خان صاحب (ربوہ)

8 اگست 2022ء کو 74 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم صوم و صلوٰۃ اور تلاوت قرآن کریم کے پابند، بلند ہمت، صابر و شاکر، دینی خدمت کا جذبہ رکھنے والے اور مالی قربانی میں بھرپور حصہ لینے والے ایک نیک، شریف النفس اور مخلص انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے اور چار بیٹیاں شامل ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

......☆......☆......☆......

سیرت خاتم النّبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم. اے. رضی اللہ عنہ)

مشرکین مدینہ کے نام قریش مکہ کا تہدیدی خط

ابھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مدینہ میں تشریف لائے زیادہ عرصہ نہیں گزرا تھا کہ قریش مکہ کی طرف سے عبداللہ بن ابیّ بن سلول رئیس قبیلہ خزرج اوراس کے مشرک رفقاء کے نام ایک تہدیدی خط آیا کہ تم لوگ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی پناہ سے دستبردار ہوجاؤ ورنہ تمہاری خیر نہیں ہے۔چنانچہ اس خط کے الفاظ یہ تھے۔اِنَّكُمْ اٰوَيْتُمْ صَاحِبَنَا وَاِنَّا نُقْسِمُ بِاللّٰهِ لَتُقَاتِلُنَّهٗ اَوْتُخْرِجَنَّهٗ اَوْلَنَسِيْرَنَّ اِلَيْكُمْ بِاَجْمَعِنَا حَتّٰى نَقْتُلَ مُقَاتِلَتَكُمْ وَنَسْتَبِيْحَ نِسَاءَ كُمْ یعنی ’’تم لوگوں نے ہمارے آدمی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو پناہ دی ہے اور ہم خدا کی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ یا تو تم اس کا ساتھ چھوڑ کر اس کے خلاف جنگ کرو یا کم از کم اسے اپنے شہر سے نکال دو ورنہ ہم اپنا سارا لاؤلشکر لے کر تم پر حملہ آور ہوجائیں گے اور تمہارے سارے مردوں کو تہ تیغ کردیں گے اور تمہاری عورتوں پر قبضہ کر کے انہیں اپنے لئے جائز کرلیں گے۔‘‘

جب یہ خط مدینہ میں پہنچا تو عبداللہ اوراس کے ساتھی جو پہلے سے ہی دل میں اسلام کے سخت دشمن ہورہے تھے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کرنے کیلئے تیار ہوگئے۔آپؐ کو اطلاع ملی تو آپؐ فوراً ان لوگوں سے ملے اوران کو سمجھایا کہ میرے ساتھ جنگ کرنے میں تمہارا اپنا ہی نقصان ہے کیونکہ تمہارے ہی بھائی بند تمہارے مقابلہ میں ہوں گے۔یعنی اوس اورخزرج کے مسلمانوں نے بہرحال میرا ساتھ دینا ہے۔پس میرے ساتھ جنگ کرنے کے صرف یہ معنے ہوں گے کہ تم لوگ اپنے ہی بیٹوں اور بھائیوں اور باپوں کے خلاف تلوار اٹھاؤ۔اب تم خود سوچ لو۔عبداللہ اوراس کے ساتھیوں کو جن کے دلوں میں ابھی تک جنگ بعاث کی تباہی کی یاد تازہ تھی یہ بات سمجھ آگئی اوروہ اس ارادے سے باز آگئے۔جب قریش کو اس تدبیر میں ناکامی ہوئی تو انہوں نے کچھ عرصہ کے بعد اوراسی قسم کا ایک خط مدینہ کے یہود کے نام ارسال کیا۔مگراس کا ذکر آگے چل کر اپنے وقت پر آئے گا۔دراصل کفار مکہ کی غرض یہ تھی کہ جس طرح بھی ہو اسلام کے نام ونشان کو صفحۂ دنیا سے مٹادیا جاوے۔مسلمان ان کے مظالم سے تنگ آکر حبشہ گئے تو وہاں انہوں نے ان کا پیچھا کیا اوراس بات کی کوشش میں اپنی انتہائی طاقت صرف کردی کہ نیک دل نجاشی ان مظلوم غریب الوطنوں کو مکہ والوں کے حوالے کردے۔پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ آگئے تو قریش نے آپ کا تعاقب کر کے آپؐ کو گرفتار کرلینے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا اوراب جب انہیں یہ علم ہوا کہ آپؐ اورآپؐ کے اصحاب مدینہ پہنچ گئے ہیں اور وہاں اسلام سرعت کے ساتھ پھیل رہا ہے تو انہوں نے یہ تہدیدی خط بھیج کر مدینہ والوں کو آپ کے ساتھ جنگ کر کے اسلام کو ملیامیٹ کردینے یا آپؐ کی پناہ سے دستبردار ہوکر آپ کو مدینہ سے نکال دینے کی تحریک کی۔قریش کے اس خط سے عرب کی اس رسم پر بھی روشنی پڑتی ہے کہ وہ جنگوں میں اپنے دشمنوں کے سارے مردوں کو قتل کر کے ان کی عورتوں پر قبضہ کرلیا کرتے تھے اور پھر ان کو اپنے لئے جائز سمجھتے تھے اور نیز یہ کہ مسلمانوں کے متعلق ان کے ارادے اس سے بھی زیادہ خطرناک تھے کیونکہ جب یہ سزا انہوں نے مسلمانوں کے پناہ دینے والوں کیلئے تجویز کی تھی تو خود مسلمانوں کیلئے تو یقیناً وہ اس سے بھی زیادہ سخت ارادے رکھتے ہوں گے۔

ابوجہل کی دھمکی

قریش مکہ کا یہ خط ان کے کسی عارضی جوش کا نتیجہ نہ تھا بلکہ وہ مستقل طور پر اس بات کا تہیہ کرچکے تھے کہ مسلمانوں کو چین نہیں لینے دیں گے اور اسلام کو دنیا سے مٹا کر چھوڑیں گے۔چنانچہ ذیل کا تاریخی واقعہ قریش مکہ کے خونی ارادوں کا پتہ دے رہا ہے۔

بخاری میں روایت آتی ہے کہ ہجرت کے کچھ عرصہ بعد سعد بن معاذ جو قبیلہ اوس کے رئیس اعظم تھے اور مسلمان ہوچکے تھے عمرہ کے خیال سے مکہ گئے اوراپنے زمانۂ جاہلیت کے دوست امیہ بن خلف رئیس مکہ کے پاس مقیم ہوئے۔چونکہ وہ جانتے تھے کہ مکہ والے ان کے ساتھ ضرور چھیڑ چھاڑ کریں گے اس لئے انہوں نے فتنہ سے بچنے کیلئے امیہ سے کہا کہ میں کعبۃ اللہ کا طواف کرنا چاہتا ہوں تم میرے ساتھ ہوکر ایسے وقت میں مجھے طواف کرادو جبکہ میں علیحدگی میں امن کے ساتھ اس کام سے فارغ ہوکر اپنے وطن واپس چلاجاؤں۔چنانچہ امیہ بن خلف دوپہر کے وقت جبکہ لوگ عموماً اپنے اپنے گھروں میں ہوتے ہیں سعد کو لے کر کعبہ کے پاس پہنچا،لیکن اتفاق ایسا ہوا کہ عین اسی وقت ابوجہل بھی وہاں آنکلا اور جونہی اسکی نظر سعد پر پڑی اس کی آنکھوں میں خون اتر آیا مگر اپنے غصہ کو دبا کر وہ امیہ سے یوں مخاطب ہوا کہ ’’اے ابوصفوان یہ تمہارے ساتھ کون شخص ہے‘‘ امیہ نے کہا ’’یہ سعد بن معاذ رئیس اوس ہے۔‘‘اس پر ابوجہل نہایت غضبناک ہوکر سعد سے مخاطب ہوا کہ ’’کیا تم لوگ یہ خیال کرتے ہو کہ اس مرتد محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو پناہ دینے کے بعد تم لوگ امن کے ساتھ کعبہ کا طواف کرسکو گے اور تم یہ گمان کرتے ہو کہ تم اس کی حفاظت اور امداد کی طاقت رکھتے ہو؟ خدا کی قسم اگراس وقت تیرے ساتھ ابوصفوان نہ ہوتا تو تو اپنے گھروالوں کے پاس بچ کر نہ جاسکتا؟ سعد بن معاذ فتنہ سے بچتے تھے مگر ان کی رگوں میں بھی ریاست کا خون تھا اور دل میں ایمانی غیرت جوش زن تھی۔کڑک کر بولے ’’واللہ اگر تم نے ہم کو کعبہ سے روکا تو یادرکھو کہ پھر تمہیں بھی تمہارے شامی راستے پر امن نہیں مل سکے گا۔‘‘امیہ نے کہا ’’سعد! دیکھو ابوالحکم سید اہل وادی کے مقابلہ میں یوں آواز بلند نہ کرو۔‘‘سعد نے جواب دیا ’’جانے دو امیہ! تم اس بات میں نہ آؤ۔واللہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی نہیں بھولتی کہ تم کسی دن مسلمان کے ہاتھ سے قتل ہوگے۔‘‘ یہ خبر سن کر امیہ بن خلف سخت گھبرا گیا اور گھر میں آکر اس نے اپنی بیوی کو سعد کی اس بات سے اطلاع دی اور کہا کہ خدا کی قسم میں تو اب مسلمانوں کے خلاف مکہ سے نہیں نکلوں گا۔ مگر تقدیر کے نوشتے پورے ہونے تھے۔بدر کے موقع پر امیہ کو مجبوراً مکہ سے نکلنا پڑا اور وہیں وہ مسلمانوں کے ہاتھ سے قتل ہوکر اپنے کیفر کردار کو پہنچا۔یہ امیہ وہی تھا جو حضرت بلالؓ پر اسلام کی وجہ سے نہایت سخت مظالم کیا کرتا تھا۔

ولید بن مغیرہ کی موت اور قریش کے خونی ارادے

پھر اسی زمانہ کی بات ہے کہ خالد بن ولید کا والد ولید بن مغیرہ جو مکہ کا ایک نہایت بااثر اور معزز رئیس تھا بیمار ہوگیا اور جب اس نے دیکھا کہ اب اسکی موت قریب ہے تو وہ بے اختیار سا ہوکر رونے لگ گیا اس وقت مکہ کے بعض بڑے بڑے رئیس اسکے پاس بیٹھے تھے۔انہوں نے حیران ہوکر اسکے رونے کا سبب پوچھا تو ولید نے کہا ’’کیا تم سمجھتے ہو کہ میں موت کے ڈر سے روتا ہوں۔واللہ ایسا ہرگز نہیں۔مجھے تو یہ غم ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا دین پھیل جائے اور مکہ بھی اسکے قبضہ میں چلا جائے۔‘‘ ابوسفیان بن حرب نے جواب دیا کہ ’’اس بات کا غم نہ کرو۔جب تک ہم زندہ ہیں ایسا نہیں ہوگا،ہم اس بات کے ضامن ہوتے ہیں۔‘‘

مدینہ میں خوف کی راتیں

یہ تمام باتیں قریش مکہ کے ان خونی ارادوں کا پتہ دے رہی ہیں جو وہ ہجرت کے بعد اسلام کے متعلق رکھتے تھے اور مسلمان ان ارادوں سے ناواقف نہ تھے بلکہ خوب سمجھتے تھے کہ مکہ والوں کے یہ بدلے ہوئے تیور عنقریب کوئی رنگ لائیں گے اورگوان کو خدا کے وعدوں پر پورا بھروسہ تھا،لیکن فطرتاً وہ سخت خوفزدہ اور پریشان بھی تھے کہ دیکھئے ہمیں کن کن مصائب کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔شروع شروع میں تو یہ خوف ایسا غالب تھا کہ صحابہ کو مدینہ میں رات کے وقت نیند نہیں آتی تھی کہ نہ معلوم کس وقت ان پر کوئی حملہ ہوجاوے اور یہ خطرات طبعاً دوسرے مسلمانوں کی نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے زیادہ تھے اور چونکہ ویسے بھی آپؐ کو سب کی نسبت مسلمانوں کی حفاظت کا زیادہ فکر تھا اس لئے آپؐ سب سے زیادہ محتاط تھے۔چنانچہ نسائی میں ایک روایت آتی ہے کہ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلَ مَاقَدِمَ الْمَدِيْنَةَ يَسْهَرُ مِنَ اللَّيْلِ ’’یعنی جب شروع شروع میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو آپؐ عموماً راتوں کو جاگتے رہتے تھے۔‘‘اوراسی مضمون کی ایک روایت بخاری اور مسلم میں ہے کہ اَرِقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ ثُمَّ قَالَ لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا مِنْ اَصْحَابِيْ يَحْرُسُنِي اللَّيْلَةَ اِذَا سَمِعْنَا صَوْتَ السِّلَاحِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هٰذَا قَالَ سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ جِئْتُ اَحْرُسُكَ فَنَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔یعنی ’’ایک رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہت دیر تک جاگتے رہے اور پھر فرمایا کہ اگراس وقت ہمارے دوستوں میں سے کوئی مناسب آدمی پہرہ دیتا تو میں ذرا سولیتا۔اتنے میں ہم نے ہتھیاروں کی جھنکار سنی۔آپؐ نے پوچھا کون ہے؟ آواز آئی۔یارسول اللہ! میں سعد بن ابی وقاص ہوں۔میں اس لئے حاضر ہوا ہوں کہ پہرہ دوں۔اس اطمینان کے بعد آپ تھوڑی دیر کیلئے سو گئے۔‘‘ اور مسلم کے اسی باب کی دوسری روایت میں ہے کہ یہ واقعہ ابتدائے ہجرت کا ہے۔یادرکھنا چاہئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فکر اپنی ذات کے متعلق نہ تھا بلکہ اسلام اور مسلمانوں کی حفاظت کا فکر تھا اوران خوف کے ایام میں آپؐ یہ ضروری خیال فرماتے تھے کہ مدینہ میں رات کے وقت پہرہ کا انتظام رہے چنانچہ اس غرض سے بسااوقات آپؐ خود رات کو جاگا کرتے اور دوسرے مسلمانوں کو بھی ہوشیار و چوکس رہنے کی تاکید فرماتے تھے اور آپؐ کا یہ فکر ڈرنا یا بزدلی کی وجہ سے نہیں تھا بلکہ احتیاط اور بیدار مغزی کی بناء پر تھا۔ورنہ آپؐ کی ذاتی شجاعت اور مردانگی تو دوست ودشمن میں مسلم ہے۔چنانچہ روایت آتی ہے کہ ایک رات مدینہ میں کچھ شور ہوا اور لوگ گھبرا کر گھروں سے نکل آئے اور جس طرف سے شور کی آواز آئی تھی ادھر کا رُخ کیا۔ابھی وہ تھوڑی دُور ہی گئے تھے کہ سامنے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تلوار حمائل کئے ابوطلحہؓ کے گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر سوار واپس تشریف لارہے تھے۔جب آپؐ قریب آئے تو آپؐ نے صحابہؓ سے فرمایا ’’میں دیکھ آیا ہوں کوئی فکر کی بات نہیں،کوئی فکر کی بات نہیں۔‘‘ جس پر لوگ واپس لوٹ آئے۔ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس رات بھی آپ جاگ رہے تھے اور جونہی آپؐ نے شور کی آواز سنی آپؐ جھٹ ابوطلحہ والے گھوڑے پر سوار ہوکر اس طرف نکل گئے اور لوگوں کے روانہ ہوتے ہوتے پتہ لے کر واپس بھی آگئے۔ (باقی آئندہ)

(سیرت خاتم النّبیینؐ،صفحہ 280 تا 283،مطبوعہ قادیان 2011)

......☆......☆......☆......

اب دیکھتے ہو کیسا رجوعِ جہاں ہوا　　اک مرجع خواص یہی قادیاں ہوا

HUSSAIN CONSTRUCTIONS & REAL ESTATE

﴿ہمارا عزم صاف ستھرا کاروبار﴾ (SINCE 1964)

❁ قادیان دارالامان میں گھر،فلیٹس اور بلڈنگ کی عمدہ اور مناسب قیمت پر تعمیر کیلئے رابطہ کریں،اسی طرح قادیان دارالامان میں مناسب قیمت پر بنے بنائے نئے اور پرانے مکان/فلیٹس اور زمین کی خرید اور renovation کیلئے رابطہ کریں۔

(PROP: TAHIR AHMAD ASIF)

contact no. : 87279-41071, 83603-14884, 75298-44681

e mail : hussainconstructionsqadian@gmail.com

HUSSAIN CONSTRUCTIONS & REAL ESTATE

سیرت المہدی

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے۔ رضی اللہ عنہ)

(833) **بسم اللہ الرحمن الرحیم۔** میر شفیع احمد صاحب محقق دہلوی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے وقت مَیں لاہور میں تھا اور خواجہ کمال الدین صاحب کے مکان میں رہا کرتا تھا۔ جب آپ فوت ہوئے۔ تو مَیں اور ایک اور احمدی نوجوان حضرت صاحب کے غسل دینے کیلئے بیری کے پتّے لینے گئے۔ مجھے یہ یاد نہیں کہ کس بزرگ نے پتّے لانے کیلئے کہا تھا۔ مَیں روتا جارہا تھا اور اسلامیہ کالج کے پشت پر کچھ بیریاں تھیں وہاں سے پتّے توڑ کر لایا تھا۔ گرم پانی میں ان پتوں کو کھولا کر اس پانی سے حضور کو غسل دیا گیا تھا۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ جہاں تک مجھے یاد ہے کہ حضرت صاحب کو غسل ڈاکٹر نور محمد صاحب لاہوری اور بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی نے دیا تھا۔

(834) **بسم اللہ الرحمن الرحیم۔** میر شفیع احمد صاحب محقق دہلوی نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا کہ میں نے ایک دوست سے یہ واقعہ سنا ہے کہ جناب خان بہادر مرزا سلطان احمد صاحب جب ای۔اے۔سی کا امتحان دینے کیلئے لاہور گئے تو جہاں دوسرے امیدوار مقیم تھے وہاں ہی مرزا صاحب ٹھہر گئے۔ ان امیدواروں میں سے کوئی بی۔اے تھا اور کوئی ایم۔اے تھا اور کوئی ایل ایل بی تھا۔ ان ایام میں ایک رات مرزا سلطان احمد صاحب ذرا جلدی لیٹ گئے۔ دوسرے امیدوار ابھی جاگ رہے تھے۔ انہوں نے آپ کو سویا ہوا سمجھ کر آپس میں مذاق شروع کر دیا کہ ان مرزا صاحب کو بھی امتحان کا شوق چرایا ہے۔ ایسے ایسے قابل لوگوں کو تو پاس ہونے کی امید نہیں اور یہ خواہ مخواہ امتحان میں آ کودے۔ ان کی یہ گفتگو سن کر مرزا صاحب نے دل میں کہا کہ مَیں حضرت والد صاحب کو دعا کے واسطے کہہ تو آیا ہوں اور آپ نے دعا کا وعدہ بھی کیا تھا۔ ضرور دعا کرینگے۔ خدا کرے کہ مَیں کامیاب ہو جاؤں تا کہ ان لوگوں کے مذاق کا جواب مل جائے۔ انہی خیالات میں آپ سو گئے اور قریباً چار بجے صبح کو آپ نے خواب دیکھا کہ حضرت صاحب تشریف لائے اور آپ نے مرزا سلطان احمد کو ہاتھ سے پکڑ کر کرسی پر بٹھا دیا ہے۔ یہ خواب دیکھ کر مرزا سلطان احمد صاحب کی آنکھ کھل گئی اور انہوں نے خود ہی اس خواب کی تعبیر کی کہ مَیں ضرور کامیاب ہو جاؤنگا۔ اتنے میں دیگر امیدوار بھی بیدار ہو گئے اور مرزا سلطان احمد صاحب نے ان کو کہا کہ دیکھو رات تم لوگ میرا مذاق اُڑا رہے تھے۔ اب تم دیکھنا کہ مَیں ضرور کامیاب ہو کر آؤں گا اور تم دیکھتے رہ جاؤ گے۔ انہوں نے ازراہِ مذاق کہا کہ کیا آپ کو بھی اپنے والد صاحب کی طرح الہام ہوتا ہے۔ مرزا سلطان احمد صاحب نے کہا بس اب تم دیکھ لینا کہ کیا ہوتا ہے چنانچہ مرزا سلطان احمد صاحب اس امتحان میں بفضلہٖ کامیاب ہو گئے۔ اگرچہ مرزا صاحب اس وقت حضرت صاحب کی بیعت میں داخل نہ تھے۔ مگر ان کو حضور کی دُعا اور وحی پر یقین اور ایمان تھا چنانچہ اس سے پہلے مرزا صاحب نے تحصیلداری میں کامیابی کے واسطے بھی حضرت صاحب سے دعا کرائی تھی اور پھر تحصیلدار ہو گئے تھے۔ مَیں نے سنا ہے کہ اس وقت انہوں نے پہلے ماہ کی تنخواہ حضرت صاحب کے پاس بھیجی کہ میری طرف سے لنگر خانہ میں بطور چندہ آپ قبول فرمائیں۔ مگر آپ نے اس روپیہ کے لینے سے انکار کر دیا اور فرمایا یہ نعمت صرف احمدی لوگوں کیلئے ہے۔ ایک غیر احمدی کا چندہ اس میں نہیں لیا جا سکتا۔ اگر تم دینا چاہتے ہو تو اسکول میں دیدو کیونکہ اس میں تمہارا بیٹا بھی پڑھتا ہے۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ مجھے اس واقعہ کے متعلق کوئی ذاتی علم نہیں ہے اور نہ کوئی اور اطلاع ہے اس لئے مَیں اسکی صحت یا عدم صحت کے متعلق کچھ نہیں کہہ سکتا۔ مگر اس قدر بات مجھے بھی معلوم ہے جو سیرۃ المہدی حصہ اوّل کی روایت نمبر 208 میں گذر چکی ہے کہ ایک دفعہ جب تحصیلداری کے امتحان کیلئے مرزا سلطان احمد صاحب نے حضرت صاحب کو دُعا کیلئے لکھا تھا تو حضرت صاحب نے ناراضگی کے ساتھ ان کا رقعہ پھینک دیا تھا کہ بس دُنیا کا خیال ہی غالب رہتا ہے۔ مگر اسی رات حضرت صاحب کو خدا نے الہام کیا کہ ''ہم اس کو پاس کر دینگے'' چنانچہ وہ کامیاب ہو گئے۔

(835) **بسم اللہ الرحمن الرحیم۔** میر شفیع احمد صاحب دہلوی نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا کہ ایک مرتبہ چند لوگوں نے ایک احمدی سے مباحثہ کے دَوران میں کہا کہ مرزا صاحب کا اپنا بیٹا ان کو نبی نہیں مانتا۔ پہلے اس کو مناؤ پھر ہم سے بات کرنا۔ یہ بات بڑھی اور مرزا سلطان احمد کی شہادت پر فیصلہ قرار پایا۔ چنانچہ وہ احمدی اور ان کے مخالف مرزا سلطان احمد صاحب کے پاس گئے اور ان سے دریافت کیا کہ آپ مرزا صاحب یعنی اپنے والد صاحب کو نبی مانتے ہیں یا نہیں؟ مرزا سلطان احمد صاحب نے جواب دیا کہ مَیں نے بنی اسرائیل کے انبیاء کا حال پڑھا ہے۔ اگر وہ ان حالات کی بناء پر نبی کہلانے کے مستحق ہیں تو میرے والد صاحب ان سے بہت زیادہ نبی کہلانے کے مستحق ہیں۔ اس پر کسی نے کہا کہ پھر آپ ان کو مان کیوں نہیں لیتے۔ جواب دیا کہ میں دنیا داری میں گرفتار ہوں اور مَیں اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ بیعت کر لینے کے بعد بھی میرے اندر دنیا کی نجاست موجود رہے۔ اس سے ایک عقلمند یہ اندازہ کر سکتا ہے کہ غیر احمدی ہونے کے ایام میں بھی مرزا سلطان احمد صاحب دل میں حضرت اقدس علیہ السلام کی کس قدر عزت کرتے تھے۔ اپنے مقدس باپ کا اثر ان کے اندر اس قدر موجود تھا کہ نائب تحصیلدار کے بعد تحصیلدار پھر ای۔اے۔سی پھر افسر مال پھر ڈپٹی کمشنر وغیرہ رہے مگر کسی جگہ آج تک مرزا صاحب سے کسی کو شکایت نہیں ہوئی۔ انہوں نے کبھی کسی کو دکھ نہیں دیا، نہ ظلم کیا نہ جھوٹ بولا اور نہ رشوت قبول کی بلکہ ڈالی تک قبول نہ کرتے تھے۔ یہ تمام خوبیوں کا مجموعہ انہیں وراثتاً باپ سے ملا تھا۔ نہ صرف اس قدر بلکہ ان کے بچوں میں بھی فطرتاً یہ باتیں موجود ہیں۔ مرزا عزیز احمد صاحب ایم۔اے بھی سرکاری ملازم ہیں۔ مَیں نے دیکھا ہے کہ ان کے دفتر والے ماتحت اور افسر بلکہ ہمسایہ تک ان کے چلن اور اخلاق کے مدح خواں ہیں۔

اسی ضمن میں ایک بات عرض کرتا ہوں کہ ایک زمانہ میں حضرت میاں محمود احمد صاحب میاں محمد اسحٰق صاحب اور میاں بشیر احمد صاحب تالاب کے کنارے بیڈمنٹن کھیلا کرتے تھے۔ گو مَیں بچہ تھا۔ مگر میری فطرت میں تحقیق کا مادہ تھا۔ کھڑے ہو کر گھنٹوں دیکھتا کہ یہ لوگ کھیل میں گالی گلوچ یا جھوٹ یا فحش کلامی بھی کرتے ہیں یا نہیں۔ مگر مَیں نے ان حضرات کو دیکھا کہ کبھی کوئی جھگڑا نہ کرتے تھے۔ حالانکہ کھیل میں اکثر جھگڑا ہو جایا کرتا ہے۔

اسی طرح اکثر دفعہ مَیں میاں بشیر احمد صاحب و میاں شریف احمد صاحب کے ساتھ شکار کیلئے جایا کرتا تھا۔ دونوں حضرات کے پاس ایک ایک ہوائی بندوق ہوا کرتی تھی اور پرندوں کا شکار کرتے تھے۔ ہر جگہ میرا یہ مقصد ہوتا تھا کہ مَیں دیکھوں کہ ان لوگوں کے اخلاق کیسے ہیں۔

پھر حضرت میاں محمود احمد صاحب مغرب کے بعد اکمل صاحب کی کوٹھڑی میں آ کر بیٹھا کرتے تھے اور مَیں بھی وہاں بیٹھا رہتا تھا۔ شعروشاعری اور مختلف باتیں ہوتی تھیں۔ مگر مَیں نے کبھی کوئی ایسی ویسی بات نہ دیکھی بلکہ ان کی ہر بات حیرت انگیز اخلاق والی ہوتی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد جب پیغام پارٹی خصوصاً شیخ رحمت اللہ صاحب نے مجھے کہا کہ میر صاحب! آپ میاں صاحب (یعنی خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ) اور اکمل کی پارٹی میں بہت بیٹھا کرتے ہیں ذرا پتہ لگائیں کہ یہ بدر میں آجکل کوئل، بلبل اور فاختہ کیسی اُڑتی ہیں۔ اس زمانہ میں قاضی اکمل صاحب کی اس قسم کی اکثر نظمیں شائع ہوتی تھیں چنانچہ میں رات دن اس امر کی تلاش میں رہتا کہ مجھے کوئی بات مل جائے تو مَیں پیغام پارٹی کو اطلاع دوں۔ مگر مَیں جس قدر حضرت میاں صاحب کی صحبت میں رہا کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ کا کرشمہ مجھ پر اثر کرتا چلا گیا۔ ان لوگوں کا خیال تھا کہ میاں محمود احمد صاحب، میاں محمد اسحاق صاحب اور قاضی اکمل مل کر کوئی خاص ایجی ٹیشن پھیلا رہے ہیں کیونکہ ان دنوں میں میاں محمد اسحٰق صاحب نے یہ سوال اٹھایا تھا کہ آیا خلیفہ انجمن کے ماتحت ہے یا خلیفہ کے ماتحت انجمن ہے گو میاں محمد اسحاق صاحب کم عمر کے تھے۔ مگر ان کا دماغ اور ذہن بڑے غضب کا تھا۔ غرضیکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مصاحب اور رشتہ دار اور اولاد ہر ایک اس قدر گہرے طور پر حضرت صاحب کے رنگ میں رنگین ہو گئے تھے کہ بے انتہا جستجو کے بعد بھی کوئی آدمی ان میں کوئی عیب نہ نکال سکتا تھا۔ میں خود پیروں کے خاندان میں پیدا ہوا ہوں اور پیروں فقیروں سے بیحد تعلقات اور رشتہ داریاں ہیں۔ مجھے اسکے متعلق ایک حد تک تجربہ ہے۔ وہ لوگ اپنے مریدوں میں بیٹھ کر جس قدر اپنی بزرگی جتاتے ہیں۔ اسی قدر وہ در پردہ بدچلن اور بداخلاق ہوتے ہیں کہ اپنے نفس، زبان، ہاتھ اور دل و آنکھ پر قابو نہیں رکھ سکتے۔ اسی طرح ان کی اولاد اور رشتہ دار ہوتے ہیں اور جو دکھاوا ہوتا ہے وہ سب دکانداری کی باتیں ہوتی ہیں۔

(836) **بسم اللہ الرحمن الرحیم۔** محمد خاں صاحب ساکن گِل منج نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ جب کثرت سے لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس آنے لگے۔ تو ایک مرتبہ حضرت صاحب نے مسجد اقصیٰ میں لیکچر دیا۔ تین گھنٹہ تک تقریر فرماتے رہے۔ اس روز لاہور کے کئی آدمی بھی موجود تھے۔ شیخ رحمت اللہ صاحب سوداگر بھی یہیں تھے اور قادیان کے ہندو بھی مسجد میں موجود تھے۔ اس تقریر میں حضرت صاحب نے فرمایا کہ ایک زمانہ تھا کہ مَیں اکیلا ہی بٹالہ جایا کرتا تھا اور کبھی کبھی میرے ساتھ ملاوامل اور شرم پت بھی جایا کرتے تھے۔ انہیں ایام میں خدا تعالیٰ نے مجھ کو کہا کہ مَیں تیری طرف آنے کیلئے لوگوں کے راستہ کو کثرت استعمال سے ایسا کر دُونگا کہ ان میں گڑھے پڑ جائیں گے۔ مگر تم نے دل میں گھبرانا نہیں۔ خدا خود تیرا سارا سروسامان تیار کرے گا۔ یہ خیال نہ کرنا کہ مَیں لوگوں کو رہائش کی جگہ اور کھانا کہاں سے مہیّا کر کے دُوں گا۔ آپ نے فرمایا اب دیکھ لو کہ خدا نے کس طرح میرے لئے سازوسامان تیار کر دیا ہے کہ جتنے مہمان بھی آتے ہیں ان کا گذارہ بخیر وخوبی ہوتا ہے۔ مگر قادیان کے لوگوں نے مجھے نہ مانا۔ پھر اسی وقت جبکہ حضور یہ تقریر فرما رہے تھے مَیں کسی ضرورت کیلئے مسجد سے نیچے اُترا تو مجھے دو سکھ ملے۔ ایک اندھا تھا اور دوسرا جوان عمر تھا۔ انہوں نے کچھ سنگترے اور سودا سلف خریدا ہوا تھا۔ اندھے سکھ نے دوسرے کو کہا کہ ادھر سے چلو۔ ذرا شلوگ بانی سن لیں۔ پھر وہ دونوں مسجد کے اُوپر چڑھ گئے اور مَیں بھی ان کے پیچھے مسجد میں واپس آ گیا اور وہ لوگوں میں آ کر بیٹھ گئے۔ اتنے میں اندھا سکھ بولا ''بھائیو۔ پیاریو۔ مترو۔ میری اک عرض وا'' اس کا انداز یہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ تقریر میں رخنہ ڈال کر اپنے مذہب کے متعلق کچھ پرچار کرنا چاہتا ہے۔ جس پر قریب کے لوگوں نے اسے روک دیا کہ بولو نہیں وعظ ہو رہا ہے۔ دو منٹ کے بعد پھر اس اندھے نے پہلے کی طرح کہا۔ پھر لوگوں نے اُسے روک دیا۔ اس پر نوجوان سکھ نے گالیاں دینی شروع کر دیں۔ اس وقت پولیس کا انتظام تھا اور محمد بخش تھانیدار بھی آیا ہوتا تھا۔ لوگوں نے تھانیدار کو کہا کہ دو سکھ مسجد میں گالیاں نکال رہے ہیں۔ تھانہ دار اس وقت مرزا نظام الدین کے دیوان خانہ میں کھڑا تھا اور دو سپاہی اس کے ساتھ تھے۔ وہ گئے تو اُن سکھوں کو پکڑ کر دیوان خانہ میں لے گئے۔ حضرت صاحب کے تقریر ختم کرنے کے دو گھنٹہ بعد کسی شخص نے آ کر بتایا۔ کہ تھانیدار نے ان سکھوں کو مارا ہے۔ حضرت صاحب نے اسی وقت فرمایا کہ تھانیدار کو کہو کہ ان کو چھوڑ دے۔ اس پر اس تھانیدار نے ان سکھوں کو چھوڑ دیا۔

(837) **بسم اللہ الرحمن الرحیم۔** خواجہ عبدالرحمن صاحب متوطن کشمیر نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خانگی زندگی بھی اللہ تعالیٰ ہی کے کاموں میں گذرتی تھی۔ ہر وقت یا تحریر کا کام ہوتا تھا یا غوروفکر اور ذکر الٰہی کا۔ کبھی میں نے حضور کو اپنے بچوں سے لاڈ کرتے نہیں دیکھا باوجودیکہ ان سے آپ کو بہت محبت تھی اور کبھی کسی خادمہ کو کوئی حکم دیتے بھی نہیں دیکھا۔ حضور گھر میں بھی زیادہ کلام نہ کرتے تھے۔ سنجیدہ اور متین رہتے تھے۔ آپ بہت کم سوتے تھے اور بہت کم کھانا کھاتے تھے اور بعض اوقات ساری ساری رات لکھتے رہتے تھے۔ اندرون خانہ میں بھی نہایت سادہ رہتے تھے۔ یہ سب خانگی امور ایسے ہیں۔ جو خدا کے فضل سے میرے دل میں کَالنَّقْشِ فِی الْحَجَر ہیں اور بفضلہٖ تعالیٰ دنیا کی کوئی نعمت اور کوئی بلا آنحضور علیہ السلام پر ایمان لانے سے مجھے نہیں روک سکتی کیونکہ میں نے سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھا ہوا ہے۔

(838) **بسم اللہ الرحمن الرحیم۔** خواجہ عبدالرحمن صاحب متوطن کشمیر نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ ڈاکٹر گوہر الدین صاحب جب انٹرنس کے امتحان میں پہلی دفعہ ناکام ہوئے تو انہوں نے میرے روبرو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں ایک خط لکھا۔ جس میں اپنی ناکامی کا تذکرہ کرتے ہوئے دعا کیلئے التجا کی۔ حضور نے نہایت الفت اور محبت سے دلجوئی کے طور پر مندرجہ ذیل جواب خط کی پُشت پر ارقام فرمایا:

''السلام علیکم ایک روپیہ پہنچا۔ جزاکم اللہ تعالیٰ
خدا تمہیں پھر کامیاب کرے۔ اس میں خدا تعالیٰ کی حکمت ہے۔ مَیں تمہارے دین اور دُنیا کیلئے دُعا کروں گا۔ کچھ غم نہ کرو۔ خدا داری چہ غم داری۔ پھر پاس ہو جاؤ گے۔''

یہ خط برادرم ڈاکٹر صاحب موصوف کے پاس اب تک محفوظ ہے۔ چنانچہ وہ دوسرے سال انٹرنس کے امتحان میں کامیاب ہوئے اور اب بفضلہٖ تعالیٰ برہما میں سب اسسٹنٹ سرجن ہیں اور بہت عزت کی زندگی گذار رہے ہیں۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ اس خط سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت صاحب اسکول کے بچوں کو بھی کس محبت کے ساتھ یاد فرماتے تھے۔

(سیرۃ المہدی، جلد اوّل، حصہ سوم، مطبوعہ قادیان 2008)

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ امریکہ (ستمبر، اکتوبر 2022ء)

واقفین وواقفات کی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ کلاس اور حضور انور کی زرّیں نصائح

احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن امریکہ کے عہدیداران کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات اور حضور انور کی زرّیں نصائح و ہدایات

احباب جماعت کی اپنے پیارے امام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ فیملی ملاقاتیں اور ایمان افروز تاثرات

رپورٹ : مکرم عبدالماجد طاہر صاحب، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن، یو.کے

5/ اکتوبر 2022ء (بروز بدھ)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح 6 بجکر 10 منٹ پر مسجد بیت الاکرام تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور ہدایات سے نوازا۔ حضور انور کی مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق 11 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔ آج صبح کے اس سیشن میں 31 خاندانوں کے 105 /افراد نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ ملاقات کی سعادت پائی۔ حضور انور نے ازراہِ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور جو چھوٹی عمر کے بچے اور بچیاں تھے انہیں چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

آج Dallas کی مقامی جماعت کے علاوہ درج ذیل دس جماعتوں سے احباب جماعت اور فیملیز ملاقات کیلئے پہنچی تھیں:

Fort worth	Houston
Sacramento	Georgia
Las Vegas	Austin
Silicon Valley	Kentucky
Los Angeles	Kansas city

آج بھی بعض احباب اور فیملیز بڑے لمبے اور طویل سفر طے کر کے اپنے آقا کے ساتھ ملاقات کیلئے پہنچی تھیں۔ ان میں سے lasvegas سے آنے والے 1221 میل اور silicon valley سے آنے والے 1701 میل، جبکہ لاس اینجلیز سے آنے والے احباب اور فیملیز 1433 میل کا طویل سفر طے کر کے پہنچی تھیں۔

علاوہ ازیں پاکستان سے آنے والے بعض احباب نے بھی شرف ملاقات پایا۔

آج بھی ملاقات کرنے والوں میں ایک بڑی تعداد ایسے لوگوں کی تھی جو اپنی زندگی میں پہلی بار حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے مل رہے تھے اور انہیں اپنے آقا کے قرب میں چند گھڑیاں گزارنے کی سعادت نصیب ہو رہی تھی۔

ایک دوست سید عرفان احمد صاحب جن کا تعلق جہلم پاکستان سے ہے کہنے لگے کہ میں بہت خوش قسمت ہوں کہ میری حضور انور سے ملاقات ہوئی ہے۔ آج یہاں آنا میرے لیے ایک معجزہ ہے کیونکہ میرا ویزہ تین دفعہ ریجیکٹ ہوا تھا لیکن حضور انور کے دورہ امریکہ سے پہلے میرا ویزہ لگ گیا۔ جو میرے لیے کسی معجزہ سے کم نہ تھا۔ آج میری حضور انور سے زندگی میں پہلی ملاقات تھی۔ حضور انور نے باوجود وقت کم ہونے کے میری ساری باتیں سنیں اور ہر بات کا جواب دیا اور راہنمائی فرمائی۔ آج میں بہت خوش ہوں۔

ایک دوست سید فہیم احمد صاحب کہنے لگے کہ جب ہم ملاقات کیلئے دفتر میں داخل ہوئے تو صرف ہمیں دیکھ کر اور تعلق پوچھ کر حضور انور کو سارا پتا لگ گیا کہ ہمارا کونسا خاندان ہے اور میرا خاندانی پس منظر کیا ہے۔ میں نے بعض امور میں حضور انور سے راہنمائی لی۔ حضور انور نے فرمایا آپ فکر نہ کریں انشاء اللہ کام ہو جائے گا۔ مجھے بہت تسلی ہوئی۔ میں حضور انور سے دعائیں لے کر واپس آیا۔

ایک دوست آصف احمد شیخ صاحب نے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا کہ میرے پاس الفاظ نہیں ہیں۔ میں ملاقات کا احوال کیسے بیان کروں۔ ہم غانا میں تین سال رہے۔ حضور انور نے اس بارہ میں ہم سے پوچھا۔ میرے والد شہید ہو گئے تھے تو پھر ہم ماموں کے ساتھ رہے۔ حضور نے ہمیں غانا بھجوایا تھا۔ حضور انور کو سب کچھ یاد تھا۔ یہ میری زندگی کی پہلی ملاقات تھی۔ میں نے اس سے قبل حضور سے کبھی ملاقات نہیں کی تھی۔ میرے والد 2006ء میں کراچی میں شہید ہوئے۔ پھر 2007ء میں میرے والد کے ماموں بھی شہید ہو گئے اور اسی سال میرے چچا بھی شہید ہو گئے تھے۔ ہمارے خاندان کو اس لیے نشانہ بنایا گیا کہ ہم سب جماعت کے فعال رکن تھے۔ ہم خلافت کی برکتوں سے ہی امریکہ پہنچے ہیں اور آج ہمیں ملاقات کی یہ عظیم نعمت عطا ہوئی۔

ایک دوست طاہر سید صاحب نے عرض کیا کہ آج حضور انور سے ملاقات میری زندگی کی پہلی ملاقات تھی۔ میں اسے کبھی بھلا نہیں سکتا۔ یہی تو میری زندگی کا سرمایہ ہے۔ میں نے چند لمحات جو اپنے آقا کے ساتھ گزارے ہیں مجھے تو بہت سکون اور راحت ملی ہے۔ میرا دل تسکین سے بھر گیا ہے۔

ایک خاتون امینہ ریحان صاحبہ کہنے لگیں کہ جب ہماری باری آئی تو میرا دل دھڑک رہا تھا۔ میں یہی سوچ رہی تھی کہ میں کس طرح حضور کو دیکھ سکوں گی۔ اس نورانی چہرہ کو کیسے دیکھوں گی۔ ہمیں تو ایسے لگ رہا تھا جیسے ہم جنت میں آ گئے ہیں۔ ہر طرف سکون ہی سکون تھا۔ میں اپنی کیفیت بیان ہی نہیں کر سکتی۔ میرا جسم اور ہاتھ اُسی وقت ہی کانپنے لگے تھے جب ہمیں اطلاع ملی تھی کہ ہماری ملاقات ہو گی اور ہم حضور انور کے پاس جا رہے ہیں۔

ایک دوست روحان اللہ خان شاہد صاحب جماعت Kentucky سے آئے تھے کہنے لگے کہ میں نے اپنے پیارے آقا کا مبارک چہرہ دیکھنے کیلئے پندرہ گھنٹے کا سفر کیا۔ دل میں بہت سوچ کے آئے تھے کہ حضور سے یہ یہ بات کریں گے لیکن یہاں آ کے کچھ نہیں کہا گیا۔ بس ہم حضور انور کا چہرہ دیکھتے رہے۔ حضور باتیں کرتے رہے۔ یہ خلیفہ کا پیار ہے جو آج ہمیں نصیب ہوا ہے۔

ایک نوجوان سلمان داؤد منیر صاحب ہیوسٹن سے آئے تھے کہنے لگے کہ پندرہ سال بعد ہماری ملاقات ہوئی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت ہمارے خاندان کے ہر ایک فرد سے بات کی۔ میں گزشتہ تین سال سے ہیوسٹن کا قائد خدام الاحمدیہ ہوں۔ میں نے ہیوسٹن کے خدام کیلئے دعا کی درخواست کی۔ مجھے اپنی آنکھوں میں کوئی مسئلہ درپیش ہے اس کیلئے میں نے حضور سے دعا کی درخواست کی۔ اب مجھے دل میں سکون اور اطمینان ہے کہ سب ٹھیک ہو جائے گا اور مجھے کوئی فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

ہیوسٹن سے ایک دوست Colburn tucker صاحب ملاقات کیلئے آئے تھے۔ اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگے کہ میں ایک کیتھولک تھا۔ میں نے کچھ عرصہ پہلے احمدیت قبول کی ہے۔ پوپ کو ملنا تو بہت مشکل ہے۔ پوپ تک رسائی آسان نہیں ہے جبکہ حضور کو ملنا آسان ہے۔ ہر ایک احمدی حضور سے مل سکتا ہے۔

احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن امریکہ کے عہدیداران کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات

فیملی ملاقاتوں کے اس پروگرام کے بعد ''احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن امریکہ'' کے عہدیداران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت پائی۔ ان عہدیداروں میں ڈاکٹر فیضان عبداللہ ھاگورا صاحب پریذیڈنٹ میڈیکل ایسوسی ایشن، ڈاکٹر نعیم نعمانی صاحب وائس پریذیڈنٹ، ڈاکٹر مبشر احمد مختار صاحب جنرل سیکرٹری اور ڈاکٹر ناصر تنولی صاحب فنانس سیکرٹری شامل تھے۔

حضور انور کی خدمت میں ایسوسی ایشن کی طرف سے رپورٹ پیش کی گئی کہ اس وقت امریکہ میں ہمارے ڈاکٹرز کی تعداد 544 ہے۔ گزشتہ تین ہفتوں میں 70 ڈاکٹر ہماری تجنید میں شامل ہوئے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: آپ کی ممبرشپ میں انشاء اللہ مزید اضافہ ہوگا۔ پاکستان سے کئی ڈاکٹرز ابھی حال ہی میں آئے ہیں اور مجھ سے ملے بھی ہیں۔ اسی طرح بہت سارے میڈیکل سٹوڈنٹ بھی اپنی پڑھائی مکمل کر رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن آسٹریلیا بہت عمدہ رنگ میں کام کر رہی ہے۔ خصوصاً ملایشیا، تھائی لینڈ میں وہ اسائیلم سیکرز کے علاج وغیرہ کے اخراجات برداشت کر رہے ہیں۔ وہ باقاعدہ ماہانہ رقم بھی بھجواتے ہیں اور بعض مریضوں کے علاج، آپریشن وغیرہ پر بہت زیادہ اخراجات آتے ہیں۔ میڈیکل ایسوسی ایشن آسٹریلیا یہ بھی برداشت کر رہی ہے۔

حضور انور نے فرمایا اسی طرح وہ طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ کیلئے مشینری اور آلات وغیرہ بھی بھجواتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ آپ امریکہ کی ایسوسی ایشن زیادہ بڑی اور مضبوط ہے اور زیادہ مالی فراخی اور کشائش رکھتے ہیں۔ آپ کو بھی ان ممالک میں ضرورتمندوں کی مدد کرنی چاہیے۔

حضور انور نے فرمایا میڈیکل ایسوسی ایشن امریکہ صرف گوئٹے مالا پر ہی توجہ نہ دے بلکہ آپ نے

افریقہ اور یورپ پر بھی توجہ دینی ہے۔

حضور انور نے فرمایا مغربی اور مشرقی افریقہ میں بہت سے ایسے ممالک ہیں جہاں مدد کی ضرورت ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی کہ آپ کی ایسوسی ایشن شعبہ وقف نو سے بھی رابطہ رکھے اور واقفین نو کی شعبہ میڈیسن میں کیریر پلاننگ کے حوالہ سے راہنمائی کرے۔

صدر صاحب میڈیکل ایسوسی ایشن نے عرض کیا کہ کیا احمدی خواتین ڈاکٹرز کی علیحدہ ایسوسی ایشن بنائی جائے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا علیحدہ ایسوسی ایشن بنانے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ یہ آپ کی ایسوسی ایشن کا حصہ ہیں۔ اس بارہ میں احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن یو کے کو follow کریں۔

حضور انور نے فرمایا ہماری خواتین ڈاکٹرز پروفیشنلز ہیں اور ان کو آپ اپنی ایسوسی ایشن میں کوئی آفس، عہدہ دے سکتے ہیں۔ صدر لجنہ اور سیکرٹری امور عامہ سے تصدیق کے بعد عہدہ دیں۔ عہدہ دینے کیلئے خواتین کی نامزدگی ہوگی۔ الیکشن نہیں ہوگا۔

صدر صاحب ایسوسی ایشن نے عرض کیا کہ ہم اپنے کانسٹی ٹیوشن کو اپ ڈیٹ کرنا چاہتے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا۔ آپ نے جو بھی تبدیلیاں، اضافہ تجویز کرنا ہے وہ کر کے حضور انور کی خدمت میں منظوری کیلئے بھجوائیں۔

حضور انور نے فرمایا آپ اپنے ڈاکٹر صاحبان کو فعال کرنے کیلئے وقف عارضی کی تحریک کریں۔

حضور انور نے فرمایا کہ آپ اپنے خدمت کے پروگراموں کیلئے ہیومینٹی فرسٹ سے بھی رابطہ کریں اور تعاون کریں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ریجنل سطح پر یا سٹیٹ کی سطح پر آپ کو جو کوآرڈینیٹر کی ضرورت ہے۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ مرد ہو یا عورت۔ بس قابل اور مخلص ہونے چاہئیں۔ کچھ علاقوں میں خواتین کو اور کچھ علاقوں میں مرد ڈاکٹر حضرات کو کوآرڈینیٹر کے طور پر رکھا جا سکتا ہے۔

حضور انور نے تاکیداً ہدایت فرمائی کہ وہ لوگ جو نمازیں ادا کرتے ہیں، اپنے چندے ادا کرتے ہیں انہیں ایسوسی ایشن کے عہدوں پر منتخب کیا جانا چاہیے۔ یہ نہ ہو کہ جو نماز ہی نہیں پڑھتے یا چندہ نہیں دیتے، انہیں عہدیدار بنا دیا جائے۔

حضور انور نے فرمایا ایسوسی ایشن کا پروفیشنل باڈی ہونے کا مطلب یہ نہیں کہ اپنی مذہبی ذمہ داریوں سے آزاد ہیں۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ نرسوں اور دوسرے ایڈمن سٹاف ممبران کو عاملہ میں عہدہ دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن ان کی کامیابیوں اور ان کیلئے ایک خاص معیار کو مدنظر رکھتے ہوئے ان کی جماعتی خدمات پر ان کو سرٹیفکیٹ دیے جا سکتے ہیں۔

احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن یو ایس اے کی یہ ملاقات 1 بجکر 30 منٹ تک جاری رہی۔ بعد ازاں انتظامیہ نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

اسکے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ’’مسجد بیت الاکرام‘‘ تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

واقفات نو کی

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ کلاس

پروگرام کے مطابق 6 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت الاکرام کے مردانہ ہال میں تشریف لائے جہاں واقفات نو کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ کلاس شروع ہوئی۔ امریکہ کی 22 جماعتوں سے 84 واقفات نو اس کلاس میں شامل ہوئیں۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزہ فروہ احمد صاحبہ نے کی اور اس کا ترجمہ سعدیہ چودھری صاحبہ نے پیش کیا۔ بعد ازاں امۃ الحلیم زین وہاب کریم صاحبہ نے آنحضرت ﷺ کی حدیث مبارکہ اور اس کا انگریزی ترجمہ پیش کیا۔ حدیث مبارکہ کا درج ذیل اردو ترجمہ عزیزہ عائشہ سمیع صاحبہ نے پیش کیا۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین باتیں جس میں ہوں وہ ایمان کا مزہ پالیتا ہے۔ وہ شخص جس کو اللہ اور اس کا رسول ﷺ دوسری تمام چیزوں سے بڑھ کر پیارے ہوں اور وہ جو کسی شخص سے محبت رکھے اور محض اللہ تعالیٰ ہی کیلئے اس سے محبت رکھے اور وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے کفر سے چھڑایا ہو اور پھر اُس کے بعد وہ کفر میں لوٹنا ایسا ہی ناپسند کرے جیسا آگ میں ڈالا جانا۔

اسکے بعد عزیزہ امۃ الشافی نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا درج ذیل اقتباس پیش کیا۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’غرض یہ بات اب بخوبی سمجھ آ سکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا محبوب ہونا انسان کی زندگی کی غرض و غایت ہونی چاہئے۔ کیونکہ جب تک اللہ تعالیٰ کا محبوب نہ ہو، خدا کی محبت نہ ملے کامیابی کی زندگی بسر نہیں کر سکتا اور یہ امر پیدا نہیں ہوتا جب تک رسول اللہ کی سچی اطاعت اور متابعت نہ کرو اور رسول اللہ ﷺ نے اپنے عمل سے دکھا دیا ہے کہ اسلام کیا ہے۔ پس تم وہ اسلام اپنے اندر پیدا کرو تا کہ تم خدا کے محبوب بنو‘‘

(ملفوظات جلد نمبر 2، صفحہ 70)

بعد ازاں عزیزہ نشیتا خندکار نے اسکا انگریزی ترجمہ پیش کیا۔

اسکے بعد سیدہ سلمانہ محمود صاحبہ نے حضرت مصلح موعودؓ کا منظوم کلام

’’وہ بھی ہیں کچھ جو کہ تیرے عشق سے مخمور ہیں
دنیوی آلائشوں سے پاک ہیں اور دور ہیں‘‘

خوش الحانی سے پیش کیا اور اس اردو نظم کا انگریزی ترجمہ عزیزہ فریحہ احمد نے پیش کیا۔

بعد ازاں واقفات نو نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے سوالات کیے۔

ایک واقفہ نو ردا ایمان احمد نے یہ سوال پوچھا کہ پیارے حضور نے وبا کے بعد پہلا ملک امریکہ تشریف لانے کا فیصلہ کیا۔ پیارے حضور کس طرح فیصلہ کرتے ہیں کہ کن ممالک کا دورہ کرنا ہے اور کب؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ میرے پاس کوئی اختیار نہیں تھا۔ مجھے صرف جماعت احمدیہ امریکہ نے بلایا تھا۔ انہوں نے کہا کہ زائن مسجد اور ڈیلس مسجد کے افتتاح کا پروگرام ہے اس لیے مجھے یہاں کا دورہ کرنا چاہیے۔ تو یہی وجہ ہے جس کی بنیاد پر میں امریکہ آیا ہوں۔ اگر کوئی اور جماعت مجھے دعوت دیتی تو میں امریکہ سے پہلے وہاں ہی جاتا۔ تو اس میں کچھ خاص نہیں ہے۔ صرف آپ کی دعوت خاص ہے۔ اس لیے آپ لوگ خاص ہیں۔

ایک واقفہ نو سیدہ وسیمہ صدف نے سوال کیا کہ کیا واقفات نو کیلئے سائیکالوجی (Psychology) اور کونسلنگ (Counseling) کی تعلیم حاصل کرنا جائز ہے؟ یا ڈاکٹر اور اساتذہ بننا بہتر ہے؟

اس پر حضور انور نے اس کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ ہر کوئی تعلیم جو دنیا کیلئے مفید ہے واقفات نو کیلئے جائز ہے۔ Counseling اور Psychology کی آج کل بہت ضرورت ہے کیونکہ اس دور میں بہت سے مسائل ہیں جن کا لڑکیوں کو سامنا کرنا پڑتا ہے اور جب وہ ان مسائل کا سامنا کرتی ہیں، تو انہیں ان کے علاج کیلئے کسی Psychologist یا Psychiatrist کی ضرورت ہوتی ہے انہیں کسی ایسے ماہر کی ضرورت ہے جو ان کی بات سنے اور ان کے معاملات کو سنبھالے۔ اس لیے اس میدان میں جانا جماعت کیلئے بہت مفید ہے۔

ایک واقفہ نو منیفہ ایمان طارق نے سوال کیا کہ کیا اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ فرشتے ایک دوسرے سے کیسے رابطہ یا Communicate کرتے ہیں؟

اس پر حضور انور نے جواب فرمایا کہ وہ کس طریقے سے آپس میں بات کرتے ہیں، وہ مجھے نہیں معلوم۔ لیکن فرشتوں میں کچھ ایسے بھی ہیں جو اعلیٰ درجہ کے ہیں۔ جبرئیل علیہ السلام بھی ہیں۔ اسرافیل علیہ السلام بھی ہیں۔ اور بھی کافی تعداد میں فرشتے ہیں جو ان کے ماتحت کام کر رہے ہیں۔ تو وہ آپس میں کیسے بات چیت کرتے ہیں؟ خدا بہتر جانتا ہے۔ لیکن ایک نظام ہے جس میں وہ اپنے ماتحتوں سے کہتے ہیں کہ یہ پیغام اس کو یا اس تک پہنچا دیں۔ لہٰذا صرف ایک سیکنڈ میں، اگر وہ اپنا پیغام پوری دنیا میں، ہر جگہ جہاں دن ہو یا رات، پہنچانا چاہیں تو فرشتے فوراً اپنے فرائض ادا کر دیں گے۔ وہ یہ کیسے کرتے ہیں؟ یہ صرف اللہ ہی جانتا ہے۔

ایک واقفہ نو ثنا احمد نے سوال کیا کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو آزاد پیدا کیا ہے یہ دیکھنے کیلئے کہ وہ نیکی یا برائی کے اختیار کو کیسے استعمال کرتا ہے۔ کیا اللہ نے جانوروں کو بھی Free Will سے پیدا کیا ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو آزادی دی ہے اور آپ کو واضح بتا دیا ہے کہ یہ بری چیزیں ہیں اور یہ اچھی چیزیں ہیں۔ اگر تم اچھے کام کرو گے تو تمہیں اجر ملے گا، یہ برے کام ہیں، اگر تم یہ برے کام کرو گے تو اس کا مطلب ہے کہ تم شیطان کی پیروی کر رہے ہو تو تمہیں اس کی سزا ملے گی یا اللہ چاہے تو معاف کر سکتا ہے۔ لیکن جانوروں کیلئے کوئی اختیار نہیں ہے۔ یہ ان کی فطرت میں ہے کہ انہیں وہی کرنا ہے جس کیلئے اللہ نے انہیں پیدا کیا ہے۔ بکری اپنی فطرت کی پیروی کے علاوہ اور کچھ نہیں کر سکتی اور شیر اپنی جبلت کی پیروی کے علاوہ کچھ نہیں کر سکتا۔ شیر کی فطرت ہے کہ وہ اپنا پیٹ بھرنے کیلئے دوسروں پر حملہ کرتا ہے۔ یہ بکری کی فطرت ہے کہ وہ گھاس چرتی ہے۔ پھر اللہ نے جانوروں کو انسانوں کی خوراک کے طور پر پیدا کیا۔ گائے سے آپ کو دودھ اور گوشت ملتا ہے، چنانچہ ہر جانور کو اللہ تعالیٰ نے انسان کے استعمال کیلئے پیدا کیا ہے۔

ایک واقفہ نو ماہین وڑائچ احمد نے سوال کیا کہ ہم اللہ کی صفات کو اپنی زندگیوں میں کیسے اپنا سکتے ہیں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اگر آپ اللہ کی صفات کو دہراتے رہیں گے اور ان کے معنی جان لیں گے تو یہ آپ کی عادت بن جائے گی۔ پھر اسی طرح ذکر الٰہی کی عادت ہو جائے گی اور جب آپ کو اللہ کی مدد کی ضرورت ہو یا آپ چاہتے ہیں کہ اللہ کسی خاص معاملے میں آپ کی دعا قبول کرے تو آپ اس خاص صفت کو دہرائیں جو اس معاملے سے متعلق ہے۔ اس لیے جب بھی آپ دعا کر رہے ہیں تو آپ ان صفات میں سے ایک کو اپنا لیں جس کی آپ کو اس خاص لمحے میں ضرورت ہے اس طرح آپ اسے اپنی روزمرہ زندگی کی عادت بنا سکتے ہیں۔ یاد رکھیں کہ یہ سب ذکر الٰہی پر منحصر ہے نیز اگر آپ روزانہ ذکر الٰہی کر رہے ہیں، پانچ وقت نماز پڑھ رہے ہیں۔ اگر آپ اپنے سجدے میں زور سے دعا کر رہے ہیں کہ اللہ آپ کی تمام مشکلات اور پریشانیوں کو دور کرے اور اس صفت کو بھی استعمال کریں جو آپ کے خیال میں آپ کے مسئلے سے متعلق ہے تو اس طرح آپ صفات الٰہی کو کثرت سے پڑھنے کے عادی ہو جائیں گے۔

ایک واقفہ نو فاتحہ عطیۃ الحق احمد نے سوال کیا کہ جب کسی کی وفات ہوتی ہے تو ہم اناللہ وانا الیہ راجعون کہتے ہیں۔ جب ہم کوئی مادی چیز کھو دیتے ہیں تو ہم یہ کیوں کہتے ہیں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ کیا آپ اس کا مطلب جانتی ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم اللہ کے

ہی ہیں اور اللہ کی طرف لوٹ جائیں گے۔ تو قرآن کریم یہ نہیں کہتا کہ محض کسی کی وفات پر یہ کہنا چاہیے۔ جب بھی آپ کوئی مسئلہ میں ہیں یا آپ کچھ کھو دیتے ہیں جب آپ یہ الفاظ دہرائیں گی تو یہ آپ کو اللہ کی قدرت کی یاد دلائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس دنیا میں ہمیشہ رہے گا لیکن باقی ہر چیز کو یا تو مرنا ہے یا کھو جانا ہے۔ اس لیے ہم انا للہ وانا الیہ راجعون کہتے ہیں۔ اس کا بہت گہرا مطلب اور اثر ہے، یہ میرے ساتھ اور کئی اور لوگوں کے ساتھ ہوا ہے کہ جب کبھی آپ کچھ کھو دیتے ہیں یا بھول جاتے ہیں کہ کہاں ہے تو انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھ کے فوراً وہ چیز مل جاتی ہے یا ہمارے ذہن میں آتا ہے کہ ہاں میں نے وہ چیز اس جگہ رکھی تھی۔ تو یہ ایک ایسی دعا ہے کہ جب کسی کی وفات ہو جائے اور آپ سوچتے ہیں کہ میں مرحوم پر انحصار کر رہا تھا اب کیا ہوگا تو یہ دعا انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھنے سے سکون ملتا ہے۔ اللہ تعالیٰ میرے ساتھ ہے میری حفاظت کرے گا۔ ایسا ہی واقعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ ہوا تھا۔ جب آپ کے والد فوت ہوئے وہ بہت پریشان ہو گئے تھے کیونکہ وہ کہیں کام نہیں کر رہے تھے اور آپ کی آمدنی کا ذریعہ والد صاحب ہی تھے۔ اس پریشانی کی حالت میں آپؑ نے دعا کی اے اللہ میں کیا کروں اور انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا تو پھر فوراً اللہ کی طرف سے آپؑ پر وحی نازل ہوئی۔ الیس اللہ بکاف عبدہ۔ کیا اللہ اپنے بندے کیلئے کافی نہیں ہے تم اللہ کے بندے ہو، اللہ تمہارے لیے کافی ہے، اس طرح اللہ تعالیٰ نے آپ کو تسلی دی۔ اس لیے ہم یہ کہتے ہیں، یہ ایک دعا ہے جس سے ہمیں سکون ملتا ہے۔

ایک واقفہ نو سمیرہ سہیل نے سوال کیا کہ احمدی مسلمانوں کیلئے ملکہ انگلینڈ جیسی سیاسی شخصیات کی وفات پر افسوس کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا دیکھیں وہ انسان ہے۔ جب کسی بھی انسان کی وفات ہوتی ہے ہم تعزیت کرتے ہیں۔ افسوس کا اظہار کرتے ہیں۔ ان کو تسلی دیتے ہیں۔ میں نے ملکہ انگلینڈ کی وفات پر بادشاہ چارلس کو تعزیت کا پیغام بھیجا ہے اور یہ ان کے اخبار میں بھی شائع ہوا ہے۔ تو ہم دعا کر سکتے ہیں کہ اللہ ان پر رحم کرے۔ ہم ان مرحومین کیلئے اللہ کی رحمت کیلئے دعا کر سکتے ہیں۔ ہاں اللہ یہ کہتا ہے کہ جو کافر ہیں میں انہیں معاف نہیں کروں گا لیکن پھر بھی اللہ معاف کرنے کی طاقت بھی رکھتا ہے لیکن اللہ کہتا ہے کہ ہمیں ان کیلئے دعا نہیں کرنی چاہیے۔ اسکے علاوہ، دوسرے لوگوں کیلئے اللہ نے ہمیں ان کی وفات پر دعا کرنے سے نہیں روکا۔ ہم صرف کافروں کی نماز جنازہ نہیں پڑھتے لیکن کم از کم ہمدردی کا اظہار تو کر سکتے ہیں۔ ہم مرحومین کے عزیزوں سے افسوس کا اظہار کر سکتے ہیں۔ ورنہ ہم کیسے کہہ سکتے ہیں کہ محبت سب سے، نفرت کسی سے نہیں؟ محبت یہ ہے کہ ہم تمام انسانوں سے محبت کریں اور کسی کی وفات پر تعزیت محبت کے اظہار کا ایک طریقہ ہے۔

ایک واقفہ نو صبا اعجاز نے سوال کیا کہ صوفی اپنے رسمی طریقوں سے اللہ کا قرب حاصل کرنے کا دعوی کرتے ہیں۔ کیا ان صوفی رسومات میں فائدے ہیں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ دیکھیں کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تصوف موجود تھا؟ نہیں تھا۔ کیا خلفائے راشدین کے زمانہ میں تصوف کا کوئی تصور تھا؟ نہیں تھا۔ تو صدیوں بعد یہ چیز شروع ہوئی اور جب شروع ہوئی تو اس لیے کہ اس وقت خلافت روحانی خلافت نہیں تھی۔ وہ دنیاوی خلافت تھی اور اس وقت کے خلفاء دنیاوی فائدے کے پیچھے پڑے ہوئے تھے اور خلیفہ کا انتخاب کسی جماعت نے نہیں کیا تھا بلکہ انہیں وراثت میں ملا تھا۔ اس لیے اس وقت لوگوں کا ایک گروہ کھڑا ہو گیا تھا اور کہتا تھا کہ ہم روحانی لوگ ہیں اور انہوں نے لوگوں کو سکھایا کہ اصل میں تمہارے دین کی روح کیا ہے اور نماز کی روح کیا ہے اور تمہیں کس طرح نماز پڑھنی چاہیے؟ اللہ کے سامنے کیسے جھکنا چاہیے؟ آپ کو قرآن پاک میں دیے گئے احکامات پر عمل کیسے کرنا چاہیے؟ تو یہ اس طرح شروع ہوا۔ اور وہ قرآن پاک کی تعلیم کے مختلف طریقے بتانے لگے لیکن اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے آنے کے بعد جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق دین اسلام کو زندہ کرنے کیلئے تشریف لائے، اب کسی صوفی کی ضرورت نہیں۔ کسی اور کی پیروی کی ضرورت نہیں۔ مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ میں نے اپنے خطبہ میں آیت اَللّٰہُ نُوۡرُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ کی تفسیر بیان کی۔ اس کے بعد ایک نومبائع عرب احمدی نے مجھے خط لکھا اور بتایا کہ میں تصوف کا پیرو تھا اور آپ کا خطبہ سن کر اب میں کہہ سکتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بڑا کوئی صوفی نہیں ہے۔ اور اب خلافت احمدیہ ہی خلافت حقہ ہے اور خلافت راشدہ ہی ہے تو جب تک خلافت احمدیہ رہے گی کسی صوفی کی ضرورت نہیں ہے۔ تو یہ ماضی کا تقاضا تھا، اب حال کا نہیں ہے۔

ایک واقفہ نو سجیلہ احمد نے سوال کیا کہ میں ایک واقفہ نو ہوں اور ایک واقف نو بیٹے کی والدہ بھی ہوں۔ اپنے بیٹے کیلئے مجھے کیا کرنا چاہیے کہ وہ بڑا ہو کہ اپنا وقف کا عہدہ نبھائے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اس کی عمر کیا ہے؟ والدہ نے جواب دیا کہ تقریباً 15 ماہ۔ پھر حضور انور نے فرمایا کہ پہلی بات یہ ہے کہ آپ اپنی پانچوں نمازوں میں اس کیلئے دعا کریں اور اس کیلئے دو رکعت نفل پڑھیں، کہ اللہ اسے حقیقی وقف نو بنائے اور پھر جب وہ بڑا ہوتا ہے تو آپ اسے قرآن کریم پڑھائیں اور اسلام کی تعلیم سکھائیں۔ آپ کو اپنی مثال بھی دکھانی چاہیے۔ میاں بیوی دونوں کو چاہیے کہ وہ اپنے بچوں کے سامنے اپنی مثال قائم کریں تا کہ وہ جان لیں کہ ہمارے والدین ہمیشہ روزانہ پانچ نمازیں پڑھتے ہیں۔ وہ قرآن کریم پڑھتے ہیں وہ قرآن پاک کے معنی سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں، وہ قرآن کریم اور اسلام کی تعلیم کی مکمل مثال ہیں اور وہ اسلام احمدیت کے سچے پیروکار ہیں اور پھر جب بچے اس ماحول میں تربیت پائیں گے، تو وہ ایک اچھے وقف نو بن جائیں گے۔

واقفہ نو امۃ النور ردا نے سوال کیا کہ احمدی لڑکی کو دوستوں کے ساتھ باہر جاتے وقت کن حدود کا خیال رکھنا چاہیے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ باہر کہاں جا رہی ہیں؟ اگر رات گزارنی ہے، تو یہ درست نہیں ہے۔ نہیں کرنا چاہیے۔ ہاں اگر دن کے وقت ہو تو پھر ٹھیک ہے آپ جا سکتی ہیں۔ اگر آپ باہر جا رہی ہیں تو بس یاد رکھیں کہ احمدی لڑکی کی حیثیت سے آپ کی کچھ ذمہ داریاں ہیں۔ پہلی بات یہ ہے کہ آپ پہلے فجر کی نماز پڑھیں، قرآن کریم کے ایک حصہ کی تلاوت کریں، اور پھر باہر نکلیں۔ جب ظہر یا عصر کی نماز کا وقت ہو جائے تو نماز پڑھیں۔ اگر مغرب عشاء کا وقت آ جائے تو نماز پڑھ لیں۔ ہمیشہ باوقار انداز میں بات کریں، نامناسب باتیں نہ کیا کریں۔ کوئی احمدی لڑکا یا لڑکی نامناسب باتوں میں ملوث نہ ہو اور اگر آپ خود اپنی مثال قائم کریں گی تو لڑکیاں جان جائیں گی کہ اگر آپ نے روحانیت اور دین کو سیکھنا ہے تو آپ امۃ النور سے جا کر سیکھیں۔

ایک واقفہ نو امۃ النور زین وہاب کریم کے سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ دیکھیں، اگر نسلی اور بین الثقافتی شادیاں ہوں تو یہ اچھی بات ہے، لیکن دونوں فریقوں کو ایک دوسرے کے ساتھ برداشت کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آپ ایسے ساتھی کا انتخاب کریں جو روحانی طور پر اچھا ہو جو ایک اچھی مذہبی معلومات رکھتا ہو۔ ایک پختہ مسلمان ہو۔ اگر آپ دین کو ترجیح دیں گے تو پھر آپ کسی سے بھی شادی کر لیں آپ شریک حیات کے ساتھ اپنی زندگی کا لطف اٹھائیں گے۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ کوئی بھی پرفیکٹ نہیں ہوتا، ہر کسی میں کوئی نہ کوئی خامیاں ہوتی ہیں۔ برداشت کا مطلب اپنی آنکھیں، کان اور منہ بند کرنا ہے۔ اپنے ساتھی میں عیب مت تلاش کرو، ان کے بارے کوئی بری بات نہ سنو اور ایک دوسرے کو برا نہ کہو۔ اگر احمدیت میں مختلف ثقافتیں آپس میں مل جائیں تو یہ اچھی بات ہے۔ یہی احمدی ماحول ہوگا، اور یہی وہ ماحول ہے جو ہمیں پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ مسئلہ تب آتا ہے جب ہم رشتہ ڈھونڈ رہے ہوتے ہیں تو ہم دنیاوی فوائد کو مدنظر رکھتے ہیں، کہتے ہیں کہ لڑکا بہت کماتا ہے اچھی جاب ہے۔ لڑکی بہت اچھی کماتی ہے۔ اس لیے ان سب چیزوں کو دیکھنے کے بجائے ہمیں یہ دیکھنے کی کوشش کرنی چاہیے کہ اخلاق کیسے ہیں۔ دینی حالت کیسی ہے۔

ایک واقفہ نو رامیہ چودھری نے سوال کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ہوا کہ میں روس میں اپنی جماعت کو ریت کے ذروں کی طرح دیکھتا ہوں۔ اس کو پورا کرنے کیلئے ایک وقف نو کیا کر سکتا ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ میں پہلے ہی کہہ چکا ہوں کہ آپ وقف نو ہیں اور آپ کو ہمیشہ یہ خیال رکھنا چاہیے کہ آپ کے فرائض کیا ہیں۔ میں نے تقریباً 5-7 سال قبل کینیڈا میں وقف نو کے فرائض کے بارے میں ایک بہت مفصل خطبہ دیا تھا۔

پہلے اپنی مثال قائم کرو۔ روحانی اور اخلاقی مثال قائم کریں۔ اور ہر کام میں اللہ تعالیٰ کو یاد رکھیں۔ اور پھر آپ کا کام بھی تبلیغ کرنا ہے۔ اس لیے اگر آپ کو روس جانے کا موقع ملتا ہے، اللہ کرے کہ ہم اس جنگ سے بچ جائیں، تو اس کے بعد میرے خیال میں روسی بھی کوئی ایسا نظام تلاش کرنے کی کوشش کریں گے جو ان کیلئے اچھا ہو۔ اور اس وقت ہمیں ان کو تبلیغ کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ پہلی چیز اپنی اصلاح ہے دوسری بات تبلیغ کرنا ہے۔

ایک واقفہ نو فاطمہ ظفر نے سوال کیا کہ میں ایک نرس بننے کی کوشش کر رہی ہوں۔ کیا یہ فیلڈ جماعت کی خدمت کرنے کیلئے اچھی فیلڈ ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ جو بھی فیلڈ انسانیت کیلئے اچھی ہو وہ اچھی ہے، اگر آپ اس فیلڈ میں انسانیت کی خدمت کر رہے ہیں تو جماعت کی خدمت بھی کر رہے ہیں۔ اگر آپ ڈاکٹر ہیں، نرس ہیں، ٹیچر ہیں یا کوئی اور خدمت جس سے آپ انسانوں کو فائدہ پہنچا رہے ہیں، تو یہ واقفات نو کیلئے اچھی فیلڈ ہے۔ لیکن آپ کا اصل مقصد یہ ہونا چاہیے کہ آپ اپنی اصلاح کریں۔ اپنے آپ میں بڑی تبدیلی آنی چاہیے اور اللہ تعالیٰ سے گہرا تعلق ہونا چاہیے۔ آپ کو روحانی اور اخلاقی طور پر دوسروں کیلئے ایک مثال بننا چاہیے۔

ایک واقفہ نو ھبۃ السبوح ہارون ملک نے سوال کیا کہ اچھے دوست بنانے کیلئے اور اچھے دوست بننے کیلئے حضور انور کی کیا نصیحت ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ آپ ایک احمدی لڑکی ہیں، ایک احمدی مسلمان لڑکی کی حیثیت سے آپ اچھے اور برے میں فرق جانتی ہیں۔ آپ اپنے فرائض جانتی ہیں کہ اللہ کے احکامات کیا ہیں۔ آپ جانتی ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام دو مقاصد کیلئے دنیا میں ظاہر ہوئے حقوق اللہ اور حقوق العباد۔ تو اگر آپ یہ سب کچھ کر رہی ہیں تو آپ ایک اچھی لڑکی ہیں۔ اگر آپ میں یہ خوبیاں ہیں تو جب آپ دوست بنائیں گی تو آپ ان لڑکیوں کو دوست بنائیں گی جو اچھی فطرت کی ہوں۔ آپ کبھی بھی بری لڑکیوں سے دوستی کرنے کی کوشش نہیں کریں گی۔ اور وہی چیز آپ پر بھی لاگو ہوگی۔ جب آپ میں یہ تمام خوبیاں ہوں گی تو لڑکیاں آپ کو اچھا دوست سمجھیں گی۔

ایک واقفہ نو ملاحت خان نے یہ سوال پوچھا کہ اس معاشرے میں ماں لڑکوں کی پرورش کیسے کرے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ میں آپ کو پہلے ہی بتا چکا ہوں کہ بچے کی پرورش کیسے کی جائے تو آپ کیلئے بھی یہی راہنمائی ہے۔ اگر آپ اس راہنمائی پر عمل کریں جو میں نے پہلے دی ہے تو یہ آپ کیلئے بہتر اور فائدہ مند ہوگا۔

واقفین نو کی
حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ کلاس

بعدازاں 7 بجے پروگرام کے مطابق واقفین نو کی حضور انور کے ساتھ کلاس شروع ہوئی۔ 24 جماعتوں سے 92 واقفین نو شامل ہوئے۔

کلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم ولید احمد صاحب نے کی اور اس کا انگریزی زبان میں ترجمہ پیش کیا۔ تلاوت کا اردو ترجمہ عزیزم لبیب احمد زاہد نے پیش کیا۔ بعدازاں عزیزم اسامہ ظفر اعوان نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث مبارکہ اور اس کا انگریزی ترجمہ پیش کیا۔ حدیث مبارکہ کا درج ذیل اردو ترجمہ عزیزم اُحد احمد خان صاحب نے پیش کیا۔

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

’’جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ سے محبت کرتا ہے تو جبرئیل علیہ السلام کو آواز دیتا ہے کہ اللہ فلاں سے محبت کرتا ہے تم بھی اُس سے محبت کرو۔ چنانچہ جبرئیل علیہ السلام بھی اُس سے محبت کرتے ہیں۔ پھر وہ آسمان میں آواز دیتے ہیں کہ اللہ فلاں سے محبت کرتا ہے تم بھی اس سے محبت کرو۔ چنانچہ اہل آسمان بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں اور اس طرح روئے زمین میں بھی اسے مقبولیت حاصل ہو جاتی ہے۔‘‘

اس کے بعد عزیزم قمر احمد خان صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درج ذیل اقتباس پیش کیا۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’منافق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سچا تعلق نہ ہونے کی وجہ سے آخر بے ایمان رہے۔ ان کو سچی محبت اور اخلاص پیدا نہ ہوا۔ اِس لیے ظاہر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ اُن کے کام نہ آیا۔ تو ان تعلقات کو بڑھانا بڑا ضروری امر ہے۔ اگر ان تعلقات کو وہ طالب نہیں بڑھاتا اور کوشش نہیں کرتا تو اس کا شکوہ اور افسوس بے فائدہ ہے۔ محبت اور اخلاص کا تعلق بڑھانا چاہئے۔ جہاں تک ممکن ہو اُس انسان (مرشد) کے ہم رنگ ہو۔ طریقوں اور اعتقاد میں۔ نفس لمبی عمر کے وعدے دیتا ہے۔ یہ دھوکہ ہے، عمر کا اعتبار نہیں ہے۔ جلدی راستبازی اور عبادت کی طرف جھکنا چاہئے اور صبح سے لے کر شام تک حساب کرنا چاہئے۔‘‘

(ملفوظات، جلد اول، صفحہ 5)

اس اقتباس کا انگریزی ترجمہ عزیزم فائز احمد نے پیش کیا۔

اسکے بعد عزیزم جلیس احمد نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام

تقویٰ یہی ہے یارو کہ نخوت کو چھوڑ دو
کبر و غرور و بخل کی عادت کو چھوڑ دو

خوش الحانی سے پیش کیا اور اس اردو نظم کا انگریزی ترجمہ عزیزم عازش احمد غنی نے پیش کیا۔

بعدازاں واقفین نو نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے سوالات کیے۔

ایک واقف نو نعمان احمد فرید نے یہ سوال کیا کہ میرے خطوط کے بہت سے جوابات میں حضور انور نے یہ نصیحت فرمائی ہے کہ نماز میں پابندی اور تلاوت قرآن کریم کامیابی کی کنجی ہیں۔ تو Elon Musk اور Jeff Bezos جو نماز نہیں ادا کرتے اور ذکر الٰہی نہیں کرتے اتنے کامیاب اور دولت مند کیوں ہیں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ کیا آپ جانتے ہیں کہ آپ کی زندگی کا مقصد کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا ہے۔ میں نے اپنے پچھلے خطبہ جمعہ میں ہی اس بارے میں بیان کیا تھا۔ ان دنیاوی لوگوں کی زندگی کا مقصد ایک اعلیٰ دنیاوی مقام حاصل کرنا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے آدم کو پیدا کیا اس وقت شیطان نے آدم کو سجدہ کرنے سے انکار کر دیا۔ وجہ اس کا تکبر اور اسکی دنیاوی خواہشات تھیں اور پھر اس نے اللہ کو چیلنج کیا کہ اکثر لوگ میری پیروی کریں گے اور میں انہیں سیدھے راستے سے بھٹکا دوں گا اور اللہ نے یہ نہیں فرمایا کہ تم ایسا نہیں کر سکتے بلکہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ چند لوگ ایسے ہوں گے جو نیک لوگ ہوں گے وہ میرے انبیاء کو تسلیم کریں گے اگرچہ وہ تعداد میں کم ہوں گے لیکن آخر کار کامیاب ہوں گے اور تم ان پر غلبہ نہیں پاؤ گے۔

حضور انور نے فرمایا: آپ کا مقصد دنیاوی خواہشات کی پیروی نہیں ہے، آپ کا مقصد اللہ کی محبت حاصل کرنا ہے اور ایک مومن متقی ہمیشہ موت کے بعد کی زندگی کیلئے اللہ کی محبت حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ کیونکہ نیک انسان کو آخرت میں اجر ملے گا اور ان دنیاداروں کو دنیا میں ہی اجر ملے گا۔ اسی لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ان کی دائیں آنکھ اندھی ہے، دینی علم کی آنکھ اندھی ہے۔ ان کی بائیں آنکھ کام کر رہی ہے تا کہ وہ دنیاوی معاملات میں بڑھیں۔ اس لیے اگر آپ کی خواہش صرف دنیاوی فائدے کی ہے تو یقیناً آپ اللہ اور اسلام چھوڑ کر جو چاہیں کر سکتے ہیں۔ لیکن اگر آپ کو یقین ہے کہ موت کے بعد زندگی ہے اور وہ ابدی زندگی ہے تو آپ کو اللہ کی محبت یہاں دنیا اور آخرت میں حاصل ہوگی۔ کیا آپ سکول نہیں جا رہے ہیں؟ کیا آپ اپنی پڑھائی میں اچھے ہیں؟ کیا آپ کو اپنی دنیاوی ضروریات حاصل کرنے میں کسی پریشانی کا سامنا ہے۔ آپ کو روزانہ کا کھانا مل رہا ہے آپ ناشتہ دوپہر کا کھانا کھاتے ہیں اور اچھے کپڑے پہنے ہوئے ہیں اس لیے دنیا کی ہر چیز آپ کیلئے دستیاب ہے اور آپ دعا کر رہے ہیں۔

حضور انور نے دریافت فرمایا: آپ مستقبل میں کیا بننا چاہتے ہیں؟ اس پر واقف نو نے جواب دیا کہ دل کا سرجن۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: اس لیے اگر آپ نے یہ ہدف حاصل کر لیا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ آپ نے اپنی دنیاوی خواہش حاصل کر لی ہے اور اس کے علاوہ روزانہ پانچ بار اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنے اور اس کے احکام پر عمل کرنے سے آپ کو آخرت میں بھی اجر ملے گا۔ جبکہ ان لوگوں کو یہ کبھی نہیں ملے گا لہٰذا اب یہ آپ کے ہاتھ میں ہے آپ کو انتخاب کرنا ہے۔ آپ دونوں اجر چاہتے ہو یا صرف ایک، محض اس دنیا کے یا دنیا اور آخرت دونوں کے اجر۔ تو ہم ان لوگوں سے بہتر ہیں۔ وہ صرف دنیاوی فائدے حاصل کر رہے ہیں اور ہمیں اللہ نے بتایا ہے کہ ہمیں دنیا اور آخرت میں فائدہ ملے گا۔ پس ہمارا مقصد دنیا نہیں ہے، مومن کا مقصد اللہ کی محبت حاصل کرنا ہے۔ اور اللہ کی محبت حاصل کرنے کیلئے آپ کو روحانی معیار کی بلندی اور انسانیت کی خدمت کیلئے بھی محنت کرنی ہوگی۔

ایک واقف نو عزیزم دانیال جنجوعہ نے یہ سوال کیا کہ واقفین نو کو کون سے پیشوں یا خاص فیلڈ کا انتخاب کرنا چاہیے؟ کیا انہیں اپنے ذاتی مفادات پر جماعت کے تقاضوں کو ترجیح دینی چاہیے؟

اس کے جواب میں حضور انور نے فرمایا:۔ آپ کی ذاتی دلچسپی کیا ہے؟ اگر آپ جماعت کی مدد اور مسجد اور مشن ہاؤسز کی تعمیر کیلئے اور اچھی جگہ پلاٹ حاصل کرنے کیلئے رئیل اسٹیٹ ایجنٹ پیشہ کا انتخاب کرتے ہیں تو یہ آپ کیلئے اچھا ہے۔

آپ وقف نو ہیں تو وقف کا مطلب ہے کہ آپ کو اللہ کی راہ میں کام کرنا پڑے گا۔ وقف نو ہونے کے ناطے آپ کی اوّلین ترجیح یہ ہونی چاہیے کہ وہ کیریر چنیں جو جماعت کیلئے زیادہ فائدہ مند ہو۔ اور اگر آپ کو لگتا ہے کہ آپ یہ فرض ادا نہیں کر سکتے اور آپ وقف کی اس شرط کو پورا نہیں کر سکتے تو آپ جو چاہیں کریں لیکن اس کیلئے آپ کو مرکز سے اجازت لینی پڑے گی۔ مجھے لکھو پھر میں آپ کو بتا دوں گا۔ لیکن اگر آپ رئیل اسٹیٹ ایجنٹ بننا چاہتے ہیں، تو کم از کم آپ دین سیکھیں اور اپنے دینی علم میں اضافہ کریں اور دین کے بارے میں مزید جانیں، نماز پڑھیں، قرآن کریم پڑھیں، قرآن کا مطلب سیکھیں اور پھر اسلام کی تبلیغ کریں۔ اپنے بزنس کے دوران بھی آپ تبلیغ کر سکتے ہیں کافی تعداد میں لوگ آپ کے پاس آئیں گے۔ اس لیے ہمیشہ یاد رکھیں کہ آپ براہ راست جماعت کے تحت کام کرتے ہیں یا بلاواسطہ جہاں بھی کام کریں لیکن آپ کا اصل مقصد اللہ کے پیغام کی تبلیغ ہونا چاہیے۔ آپ کو اللہ کے احکام کی تعمیل کرنی ہوگی اور دین کے بارے میں مزید جاننے کی کوشش کرنی ہوگی۔ اپنی پانچ نمازیں پڑھ کر اللہ کے ساتھ اچھا تعلق قائم کرنے کی کوشش کرنی ہوگی۔

ایک واقف نو عزیزم رمیس مرزا نے یہ سوال پوچھا کہ میں نماز پڑھنے اور قرآن کریم کی تلاوت کرنے کی پوری کوشش کرتا ہوں لیکن زیادہ تر میں اس لیے کرتا ہوں کہ مجھے ان چیزوں کے کرنے کی پابندی ہے، اس لیے نہیں کہ مجھے یہ پسند ہیں۔ میں ان چیزوں سے محبت کرنا اور ان چیزوں میں خوشی محسوس کرنا کیسے سیکھوں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ آپ فجر کی ادائیگی میں کتنا وقت لگاتے ہیں؟ کیا نماز پڑھتے ہوئے سجدے میں کبھی اللہ کے سامنے رونے کا موقع ملا ہے۔ کیا نماز پڑھتے ہوئے آپ کے دل میں اطمینان پیدا ہوتا ہے۔ ضروری نہیں کہ ہر وقت ایک ہی معیار کی نماز پڑھو۔ اتار چڑھاؤ انسانی فطرت کا حصہ ہے لیکن اگر آپ ایک بار نماز پڑھنے کی لذت چکھ چکے ہیں تو مجھے نہیں لگتا کہ آپ کو اس قسم کا سوال اٹھانا چاہیے۔ آپ کہتے ہیں کہ آپ نماز پڑھتے ہیں، آپ نے اپنے سجدے کا لطف اٹھایا اور اطمینان محسوس کیا۔ کیا کبھی ایسا ہوا ہے کہ نماز کے بعد آپ کے دل میں اطمینان پیدا ہوا۔ اس پر واقف نو نے جواب دیا کہ سکون اور اطمینان تو ہے لیکن اکثر مجھے یہ لگتا ہے کہ میں مجبوراً کر رہا ہوں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ آپ اپنی دن کی تمام نمازوں کیلئے زیادہ سے زیادہ 40-45 منٹ صرف کرتے ہیں۔ جبکہ ہوم ورک کیلئے اسکول کے بعد

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

تجھے حمد و ثنا زیبا ہے پیارے ✿ کہ تو نے کام سب میرے سنوارے
ترے احساں مرے سر پر ہیں بھارے ✿ چمکتے ہیں وہ سب جیسے ستارے

طالب دعا: رحمت بی بی صاحبہ (مکرم شجاعت علی خان صاحب مرحوم اینڈ فیملی) دار الفضل، کیرنگ صوبہ اڈیشہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

ہر اک نعمت سے تو نے بھر دیا جام ✿ ہر اِک دشمن کیا مردُود و ناکام
یہ تیرا فضل ہے اے میرے ہادی ✿ فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

طالب دعا: ضیاء الدین خان صاحب مع فیملی (حلقہ محمود آباد، جماعت احمدیہ کیرنگ صوبہ اڈیشہ)

اپنی پڑھائی کیلئے آپ دن میں 2یا 3یا 4 گھنٹے پڑھتے ہیں۔اس لیے آپ یہ نہیں کہہ سکتے کہ آپ اپنی نمازوں کے ساتھ انصاف کر رہے ہیں۔ یہ ایک Process ہے۔اس میں وقت لگے گا۔اگر آپ نماز جاری رکھیں تو سجدے میں اللہ سے یہ مانگیں کہ میرے روحانی درجات کو بڑھادے میرے دل میں اطمینان عطا فرما اور مجھے ہمیشہ اپنے قریب رکھ۔اگر آپ اس طرح اللہ کا قرب حاصل کرتے رہیں اور اس سے مانگتے رہتے ہیں تو ایک دن آپ زیادہ اطمینان محسوس کریں گے۔ یہ ایک Process ہے۔انبیاء کو بھی 25 سال کی عمر میں نہیں بلکہ 40 سال میں نبوت کا درجہ مل جاتا ہے، اس لیے آپ کو ثابت قدم رہنا چاہیے۔ایک دن آپ محسوس کریں گے کہ آپ کا اللہ سے اچھا تعلق ہے اور آپ اللہ سے دعا کیے بغیر نہیں جی سکتے۔

ایک واقف نو عزیزم عبد المقیط خان نے یہ سوال کیا کہ مجھے جامعہ کی تیاری کیلئے کیا کرنا چاہیے؟ جامعہ جانے کی اپنی خواہش پر پورا اترنے کیلئے میں کون سی دعائیں پڑھوں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا:۔کیا آپ روزانہ پانچ نمازیں پڑھتے ہیں، آپ کو نماز کے معنی معلوم ہیں، سجدے میں اللہ سے اچھے مربی بننے کیلئے دعا کرتے ہیں؟ کیا آپ قرآن کریم پڑھنا جانتے ہیں، کیا آپ روزانہ تلاوت قرآن کریم کرتے ہیں؟ اگر نہیں تو پھر آپ روزانہ ایک یا دو رکوع پڑھیں اور اس کے معنی بھی جاننے کی کوشش کریں۔اس کے علاوہ، کیا آپ کے اخلاق اچھے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب کا کچھ حصہ روزانہ پڑھنے کی کوشش کریں۔Essence of Islam کتاب سے اقتباسات پڑھا کریں۔جس مضمون کو آپ پڑھ رہے ہیں اسے جذب کرنے اور سمجھنے کی کوشش کریں۔تب آپ کو معلوم ہوگا کہ دین کیا ہے۔آپ کو سورہ فاتحہ کا مطلب معلوم ہونا چاہئے، قرآن پاک پڑھیں۔ یہ جامعہ کے طالب علم کیلئے بنیادی طور پر ضروری ہے اور آپ کو احمدیت کے بارے میں عمومی علم ہونا چاہیے۔ آپ کو احمدیت کے بارے میں مزید جاننے کی بھی کوشش کرنی چاہیے، حضرت مسیح موعودؑ نے کب مسیح ہونے کا دعوی کیا، آپ نے پہلی بیعت کب لی، حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کب پیدا ہوئے۔احمدیت کی تاریخ کا علم ہونا چاہیے۔ یہ دعا بھی پڑھا کریں رَبِّ اِنِّیۡ لِمَاۤ اَنۡزَلۡتَ اِلَیَّ مِنۡ خَیۡرٍ فَقِیۡرٌ۔ مجھے یہ دعا پسند ہے اور آپ کو بھی پڑھنی چاہیے۔

ایک واقف نو عزیزم سلطان خلیل الرحمٰن صاحب نے سوال کیا کہ مفید ہنر کیا ہیں جو جماعت کے نوجوان ممکنہ جنگ کی تیاری کیلئے سیکھ سکتے ہیں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: نوجوان ہوں یا بوڑھے۔سب سے پہلے آپ کو دعا کرنی چاہیے کہ آپ کی زندگی میں جنگ کا کوئی ایسا واقعہ نہ ہو، کم از کم اس میں تاخیر ہو جائے۔ دوسری بات یہ کہ آپ اپنے آپ کو اسلام کی تبلیغ کیلئے تیار کریں۔ اور یہ عہد کریں کہ جب آپ بڑے ہو جائیں گے تو اسلام کا پیغام پھیلائیں گے۔ نیز اگر آپ لوگوں کو یہ سمجھا دیں کہ ان کی زندگی کا مقصد کیا ہے اور انہیں زندگی کیسے گزارنی چاہیے اور اللہ کی محبت حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے تو پھر کم از کم اگر جنگ کے امکان سے مکمل طور پر چھٹکارا حاصل نہ بھی کیا جا سکے تو اس میں کچھ وقت کیلئے تاخیر ہو سکتی ہے۔میں پہلے ہی کہہ چکا ہوں کہ ہر خاندان کو اپنے گھر میں کچھ مہینوں کیلئے راشن بھی محفوظ رکھنا چاہیے۔نوجوان بھی اپنے گھر والوں کی مدد کریں اور اللہ سے دعا بھی کریں۔اگر آپ کا مطلب ہے کہ ہم دنیا کو جنگ سے کیسے بچا سکتے ہیں تو اللہ سے دعا کریں کیونکہ اس کے علاوہ ہم اور کچھ نہیں کر سکتے۔اگر دنیا خود کو تباہ کرنے کیلئے کوشش کر رہی ہے اور لیڈر سمجھدار بننے کی کوشش نہیں کر رہے تو آپ کچھ نہیں کر سکتے۔صرف دعا ہی کر سکتے ہیں۔

ایک واقف نو ابراہیم سید احمد صاحب نے یہ سوال پوچھا کہ جب ہمارے دوست اور کلاس فیلو ہمارے عقائد اور اخلاق کو نا پسند کرتے ہیں اور پھر ہمیں طعنہ بھی دیتے ہیں تو ہم ان کے سامنے اپنی شناخت کیسے برقرار رکھ سکتے ہیں اور اپنے مذہب کا دفاع کیسے کر سکتے ہیں؟

اس کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: بات یہ ہے کہ خود اعتمادی ہونی چاہیے۔اپنے آپ کو کیا سمجھتے ہیں۔ہم ٹھیک ہیں یا غلط ہیں۔ان کے مذاق کو کچھ نہ سمجھو بلکہ اُلٹا تم ان کو کہو کہ ہم تو ٹھیک ہیں تم اپنے آپ کو کیوں تباہ یا برباد کر رہے ہو۔آپ میں اعتماد ہونا چاہیے۔جب ہم ٹھیک ہیں اور ہمارا claim ہے کہ ہم نے دنیا کو فتح کرنا ہے تو پھر کیوں فکر کرتے ہو۔

ایک واقف نو عزیزم روحان رحمٰن ظفر صاحب نے یہ سوال کیا کہ جب ہم خلیفۃ المسیح کیلئے دعا کرتے ہیں تو خاص طور پر کیا دعا کرنی چاہیے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا:۔آپ دعا کریں کہ اللہ خلیفہ وقت کو اپنے فرائض کی ادائیگی میں مدد فرمائے تا کہ اللہ تعالیٰ نے خلیفہ وقت کے کندھوں پر جو ذمہ داریاں ڈالی ہیں وہ صحیح طریقے سے ادا ہوں۔ اللہ خلیفہ وقت کو طاقت اور صحت دے تا کہ وہ اسلام اور احمدیت کیلئے بھرپور طریق سے اپنے فرائض کی بجا آوری کر سکے۔ یہ دعا کریں کہ خلیفہ وقت کے ذہن میں جو بھی منصوبے ہوتے ہیں وہ اللہ کی مدد سے کم سے کم وقت اور بہترین طریقے سے مکمل ہوں۔ یہ دعا کرو کہ اللہ اسے مددگار یعنی سلطان نصیر عطا فرمائے، تا کہ مددگاروں کی ٹیم بھی خلیفہ وقت کی مدد کر سکے۔ یہ دعا کرو کہ اللہ ہمیں خلیفہ وقت کے سلطان نصیر بنائے، کہ وقف نو کے طور پر ہم خلیفہ وقت کے کاموں، پروگراموں اور منصوبوں کی تکمیل میں خلیفہ کی مدد کر کے اپنے فرائض بھی ادا کریں۔

ایک واقف نو عزیزم مشہود احمد نے یہ سوال کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتاب رسالہ الوصیت میں یہ لکھتے ہیں کہ جو وصیت کرتا ہے اسے اپنی دولت کا کم از کم دسواں حصہ دینا چاہیے۔اگر میں طالب علم ہوں تو کیا میں وصیت کر سکتا ہوں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: کیا آپ کو کچھ جیب خرچ ملتا ہے۔ طلباء کو اپنی جیب خرچ سے وصیت کرنے کی اجازت ہے۔ نیز اگر آپ کو ایک سو ڈالر یا پچاس ڈالر ملتے ہیں، تو آپ اس کا دسواں حصہ دے سکتے ہیں اور جب آپ اپنی پڑھائی مکمل کر کے اچھی جاب حاصل کر لیں، اللہ آپ کو اچھی نوکری دے، پھر آپ اپنا چندہ اپنی تنخواہ کے مطابق ادا کریں۔ طلباء اپنی جیب خرچ سے وصیت کر سکتے ہیں۔

ایک واقف نو عزیزم توفیق خالد احمد نے یہ سوال کیا کہ حضور انور کا کیا مشورہ ہے کہ مالی مشکلات میں بھی چندوں کی ادائیگی کیسے جاری رکھی جائے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: آپ کافی صحت مند لگتے ہیں آپ دن میں تین بار یا کتنی بار کھاتے ہیں۔ ان تینوں وقتوں میں آپ اطمینان سے کھاتے ہیں۔ آپ موصی بھی ہیں۔ آپ کام بھی کر رہے ہیں۔ میں آپ سے آمدنی نہیں پوچھنا چاہتا لیکن آپ کو قربانی اور وصیت کی اہمیت معلوم ہونی چاہیے۔ آپ اپنے کھانے پر روزانہ کتنے پیسے خرچ کرتے ہیں؟

اس پر واقف نو نے بتایا کہ پچاس ڈالرز اور حضور انور کے استفسار پر بتایا کہ باہر سے بھی کھاتا ہوں اور روزانہ دس ڈالر خرچ کرتا ہوں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: آپ باہر سے کھائے بغیر جی سکتے ہیں کیونکہ آپ کے گھر میں کھانا ہے۔ تو اگر آپ باہر سے جنک فوڈ پر دس ڈالر خرچ نہیں کرتے ہیں تو آپ کو روزانہ دس ڈالر کی بچت ہو گی۔ تو 25 دنوں میں آپ 250 ڈالرز کی بچت کریں گے اور 12 مہینوں میں آپ 3000 ڈالر کی بچت کریں گے۔ اس طرح کم از کم صرف باہر کا کھانا بند کر کے آپ سالانہ 3000 ڈالر بچا سکتے ہیں۔ اس لیے آپ فیصلہ کریں کہ اللہ کی راہ میں مالی قربانی آپ کی زندگی میں کتنی اہم ہے۔ قربانی کا مطلب ہے اپنی ذاتی خواہشات کو چھوڑنا اور اپنی پسند کی چیز ترک کرنا تا کہ اللہ آپ کو اس کے بدلہ میں جزا دے۔

حضور انور نے فرمایا: میں نے قربانی کے بارے میں یوکے میں خدام یا انصار کے اجتماع سے خطاب بھی کیا تھا تو آپ اس خطاب کو سنیں۔ اس لیے اگر آپ قربانی کے معنی اور اہمیت جانتے ہیں تو آپ یہ سوال نہیں اٹھا سکتے کہ اگر ہم مالی مشکلات میں ہیں تو ہم چندہ کیسے ادا کر سکتے ہیں۔ آپ نے اپنی زندگی سے روٹی کا ایک ٹکڑا ابھی کم نہیں کیا تو آپ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ آپ مالی تنگی میں ہیں؟

ایک واقف نو عزیزم منار احمد نے یہ سوال کیا کہ حضور کیا آپ کو لگتا ہے کہ Psychokinesis ممکن ہے؟ یعنی کہ صرف ذہنی کوشش سے اشیاء کو منتقل کرنے یا تبدیل کرنے کی طاقت ممکن ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: ہاں یہ ممکن ہے۔ اسکے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب ازالہ اوہام میں لکھا ہے۔ لیکن آپ نے واضح کیا کہ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اس شخص کے پاس وہ طاقت ہے جو خدا کے پاس ہے۔ آپ نے ذکر کیا کہ کچھ لوگ ایسے ہیں جو ارتکاز (Concentration) کی طاقت سے ایسا کر سکتے ہیں۔ وہ اس میز کو نہ صرف ہلا سکتے ہیں بلکہ میز پر بیٹھے لوگوں کو بھی ہلا سکتے ہیں لیکن یہ ایک عارضی Process ہے۔ جب بھی وہ اپنا ارتکاز کھو دیتے ہیں تو یہ چیز رک جائے گی۔ اس موضوع پر مزید تحقیق کی ضرورت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بتایا ہے کہ کچھ لوگوں کے پاس اس کی طاقت ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ان کے پاس وہی حیثیت ہے جو نبی کو دی گئی ہے۔ ازالہ اوہام کتاب پڑھیں آپ کو اس کے بارہ میں مزید معلومات حاصل ہوں گی۔

ایک واقف نو عزیزم لبیب احمد زاہد نے یہ سوال کیا کہ کبھی کبھی سوچتا ہوں کہ کیا اللہ حقیقی ہے؟ اللہ کے وجود کا یقین کرنے کیلئے مجھے کیا کرنا چاہیے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: آپ جسمانی طور پر اللہ کو نہیں دیکھ سکتے، آپ جانتے ہیں کہ اللہ نور ہے۔ کیا آپ روزانہ پانچ بار نماز پڑھتے ہیں، کیا آپ نے کبھی دعا کی قبولیت کا تجربہ کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ دعا قبول کر

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت سے جُڑے رہنے
اور خلافت سے وابستہ رہنے کیلئے اطاعت کے وہ معیار قائم کرنے کی ضرورت ہے
جو اعلیٰ درجہ کے ہوں جن سے باہر نکلنے کا کسی احمدی کے دل میں خیال تک پیدا نہ ہو

(خطبہ جمعہ فرمودہ 9/جون 2006ء)

طالب دعا : افراد خاندان مکرم شکیل احمد گنائی صاحب مرحوم (دار الرحمت، جماعت احمدیہ ریشی نگر، کشمیر)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

خلیفہ نبی کے جاری کردہ نظام کی بجا آوری کی جماعت کو تلقین کرتا ہے
اور شریعت کے احکامات کو لاگو کرنے کی کوشش کرتا ہے اس لئے
اسکی اطاعت بھی کرو اور اسکے بنائے ہوئے نظام کی اطاعت بھی کرو

(خطبہ جمعہ فرمودہ 9/جون 2006ء)

طالب دعا : محمد پرویز حسین اینڈ فیملی (گوروپالی۔ساؤتھ) شانتی نکیتن (جماعت احمدیہ بیر بھوم، بنگال)

کے اپنے وجود اور اپنی ہستی کو ثابت کرتا ہے ظاہر کرتا ہے۔ جب آپ اللہ سے دعا کرتے ہیں اور وہ اسے قبول کرتا ہے تو آپ کو واضح معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے جو کچھ حاصل کیا ہے وہ اللہ سے ہی اس دعا کی قبولیت سے ہے اور جب آپ نماز پڑھتے ہیں اور آپ سجدے میں ہوتے ہیں اور کبھی کبھار آپ بہت زور سے روتے ہیں اور آپ کو دل میں اطمینان ہوتا ہے اور آپ کو لگتا ہے کہ اب میری دعائیں قبول ہوگئی ہیں کہ اللہ میرا بھلا کرے گا۔ احمدیوں کا ہمیشہ اللہ کے ساتھ یہ تجربہ ہوتا ہے۔ کیا آپ نے کبھی دعا کی قبولیت کا تجربہ کیا ہے؟

اس پر موصوف نے عرض کیا کہ تجربہ کیا ہے۔ تو اس پر حضور انور نے فرمایا کہ پھر آپ یہ سوال کیوں کر رہے ہیں کیونکہ اللہ نے خود آپ کو اپنا چہرہ دکھایا ہے۔ اس طرح اللہ اپنا چہرہ دکھاتا ہے۔ اس لیے اگر آپ کے پاس اس سلسلے میں کچھ اور سوالات ہیں تو آپ پوچھ سکتے ہیں۔

اس پر واقف نو نے پوچھا: لیکن کبھی کبھی میں اللہ سے دعا کرتا ہوں اور میری دعا پوری نہیں ہوتی۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ ضروری نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی ہر دعا قبول کرے۔ اللہ تعالیٰ مالک ہے۔ کبھی آپ کی کچھ دعائیں جو آپ مانگتے ہیں آپ کیلئے اچھی نہیں ہوتیں لیکن وہ یہ دعائیں بھی ضائع نہیں ہونے دے گا۔ اس دعا کا فائدہ آپ کے حساب میں جمع ہو جائے گا۔ جب بھی آپ کو کسی چیز کی ضرورت ہوگی اللہ آپ کو ان دعاؤں کا فائدہ دے گا۔

ایک واقف نو عزیزم جاذب احمد بھٹی نے یہ سوال کیا کہ آج کے مادہ پرست معاشرے میں لڑکیوں کی اکثریت کیریر کی طرف مائل ہے۔ ایک ایسا واقف نو لڑکا جو ایک با اخلاق اور ایسی شریک حیات کی تلاش میں ہے جو اپنے کیریر کی نسبت اپنے گھر کی طرف زیادہ توجہ دینے والی ہو حضور انور کی اس کے بارے میں کیا نصیحت ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب آپ شادی کے حوالہ سے کوئی رشتہ ڈھونڈ رہے ہیں تو آپ لڑکی کی خوبصورتی، اس کی دولت اور اس کی خاندانی حیثیت کی بنا پر شادی کر سکتے ہو لیکن ایک متقی مومن کو ایسی لڑکی کا انتخاب کرنا چاہیے جو اچھی مومن بھی ہو، جو اپنے دین میں بہترین ہو۔ آپ نیک لڑکی چاہتے ہیں تو آپ کو خود بھی نیک ہونا پڑے گا۔ جب آپ خود روزانہ پانچ وقت کی نماز نہیں پڑھتے تو آپ نیک لڑکی سے شادی کی خواہش کیسے کر سکتے ہیں؟ اگر آپ دونوں روحانی اور دینی طور پر معیاری ہیں تو پھر گھر میں امن اور ہم آہنگی رہے گی اور آپ کی آنے والی نسلیں بھی اچھے ہاتھوں میں پرورش پائیں گی۔

حضور انور نے واقفین نو کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ تمام دنیاوی تعلیم اور اپنی خواہشات کو مدنظر رکھتے ہوئے آپ پھر بھی ایک اچھے مسلمان بن سکتے ہیں۔ آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ آپ کے والدین نے آپ کو پیدائش سے پہلے ہی جماعت کی خدمت کرنے کیلئے پیش کیا تھا۔ اگر آپ ان کے وعدے کو پورا کرنا اور نبھانا چاہتے ہیں تو آپ کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے کہ وقف نو کے کیا فرائض ہیں؟ اور میں نے کینیڈا میں چند سال پہلے وقف نو کی ذمہ داریوں سے متعلق خطبہ جمعہ دیا تھا۔ اس خطبہ میں جو میں نے ہدایات دی ہیں آپ ان پر عمل کریں۔ دوسری بات اگر آپ کو لگتا ہے کہ آپ وقف کی ذمہ داریاں نہیں نبھا سکتے تو آپ جو چاہیں کریں۔ جو بھی معاملہ ہو۔ آپ احمدی ہیں۔ روحانی اور اخلاقی معیار بڑھانا آپ کا فرض ہے۔ اس کے ساتھ آپ دنیاوی تعلیم اور دنیاوی پڑھائی بھی کر سکتے ہیں۔ لیکن آپ کو یاد رکھنا چاہیے کہ آپ جو کچھ بھی کر رہے ہیں اللہ ہمیشہ آپ کو دیکھ رہا ہے۔ کبھی بھی برا کام نہ کرو کیونکہ اگر آپ کو آخرت کی زندگی پر یقین ہے تو آپ کو یاد رکھنا چاہیے کہ آپ نے اچھا کام نہیں کیا تو آپ کو آخرت میں اس کی سزا مل سکتی ہے۔

واقفین نو کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ کلاس 8 بجکر 5 منٹ پر ختم ہوئی۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کیلئے اپنے دفتر تشریف لے گئے۔

8:30 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ''مسجد بیت الاکرام'' تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

(باقی آئندہ)

......☆......☆......☆......

مہندی کی رسم

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

مہندی کی ایک رسم ہے۔ اس کو بھی شادی جتنی اہمیت دی جانے لگی ہے۔ اس پر دعوتیں ہوتی ہیں۔ کارڈ چھپوائے جاتے ہیں۔ سٹیج سجائے جاتے ہیں اور صرف یہی نہیں بلکہ کئی دن دعوتوں کا سلسلہ جاری رہتا ہے اور شادی سے پہلے ہی جاری ہو جاتا ہے۔ بعض دفعہ کئی ہفتہ پہلے جاری ہو جاتا ہے۔ اور ہر دن نیا سٹیج بھی سج رہا ہوتا ہے اور پھر اس بات پر بھی تبصرے ہوتے ہیں کہ آج اتنے کھانے پکے اور آج اتنے کھانے پکے۔ یہ سب رسومات ہیں جنہوں نے وسعت نہ رکھنے والوں کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے اور ایسے لوگ پھر قرض کے بوجھ تلے دب جاتے ہیں۔ غیر احمدی تو یہ کرتے ہی تھے اب بعض احمدی گھرانوں میں بھی بہت بڑھ بڑھ کر ان لغو اور بیہودہ رسومات پر عمل ہو رہا ہے یا بعض خاندان اس میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ بجائے اسکے کہ زمانہ کے امام کی بات مان کر رسومات سے بچتے۔ معاشرہ کے پیچھے چل کر ان رسومات میں جکڑتے چلے جارہے ہیں۔ (خطبہ جمعہ 15؍جنوری 2010ء)

(شعبہ رشتہ ناطہ، اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان)

بقیہ خطبہ بطرز سوال وجواب از صفحہ 17

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مخالفین نے یہ اعتراف کیا کہ تمہارے سچے ہونے کا تو ہمیں پتہ نہیں لیکن یہ بہرحال پتہ لگ رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت تمہارے ساتھ ہے۔

سوال ایک شخص نے اعتراض کیا کہ تم بڑی پلاننگ کر کے خلیفہ بنے ہو۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی وفات کا اعلان الفضل اور ایم ٹی اے پر تمہاری طرف سے ہوتا تھا تا کہ لوگ تمہاری طرف متوجہ ہوں۔ اس پر حضور نے اس اعتراض کا کیا جواب دیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: یہ میری مجبوری تھی اس لئے کہ حسب قواعد مجھے ناظر اعلیٰ ہونے کی حیثیت سے یہ کرنا تھا۔ بہرحال جرأت اس شخص میں بھی نہیں جس نے یہ لکھا کیونکہ یہ بے نام خط تھا۔ تو ایسا شخص تو خود منافق ہے۔ اگر خلافت پر اعتماد نہیں تو پھر احمدی رہنے کا بھی فائدہ نہیں۔ اور اگر پھر بھی ایسا شخص اپنے آپ کو احمدی ثابت کرتا ہے تو وہ منافق ہے۔ مختصراً بتا دوں کہ اس وقت میرا تو یہ حال تھا کہ جب نام پیش ہوا تو میں ہل کر رہ گیا تھا اور یہ دعا کر رہا تھا کہ کسی کا بھی ہاتھ میرے حق میں کھڑا نہ ہو۔

سوال حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کو جب کسی نے پوچھا کہ کیا تمہیں پتا تھا کہ آپ خلیفہ منتخب ہوگے تو اس پر آپؒ نے ان کو کیا جواب دیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے فرمایا: کوئی عقلمند آدمی یہ کبھی سوچ بھی نہیں سکتا۔ تو یہ صاحب لکھنے والے یا تو مجھے بیوقوف سمجھتے ہیں اور اپنی بات کی یہ خود ہی تردید بھی کر رہے ہیں (جس سے لگتا ہے کہ یہ بیوقوف نہیں سمجھتے) کیونکہ خود ہی کہہ رہے ہیں کہ تم نے بڑی ہوشیاری سے اپنا نام پیش کروایا۔ بہرحال مختلف وقتوں میں شیطان اپنی چالیں چلتا رہتا ہے۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خلافت علیٰ منہاج نبوت کے قائم رہنے کی بابت کیا فرمایا؟

جواب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا۔ پھر وہ اس کو اٹھا لے گا اور خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اس نعمت کو بھی اٹھا لے گا۔ پھر اس کی تقدیر کے مطابق ایذاء رساں بادشاہت قائم ہوگی۔ جب یہ دور ختم ہوگا تو اس سے بھی بڑھ کر جابر بادشاہت قائم ہوگی جب تک اللہ چاہے گا۔ پھر اللہ اسے بھی اٹھا لے گا۔ اس کے بعد پھر خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم ہوگی۔ اور یہ فرما کر آپ ؐ خاموش ہوگئے۔

سوال خدا تعالیٰ دو قسم کی قدرتیں کب ظاہر کرتا ہے؟

جواب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: غرض (خدا تعالیٰ) دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے۔ اول خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے۔ دوسرے ایسے وقت جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آجاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا۔ اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردّد میں پڑ جاتے ہیں اور ان کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔

سوال حضور انور نے تنزانیہ کے ایک احمدی جنہیں فالج ہوا تھا ان کی ملاقات کا کیا ذکر فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ایک صاحب پرانے احمدی جو فالج کی وجہ سے بہت بیمار تھے، ضد کر کے 40-50 کلو میٹر یا میل کا فاصلہ طے کر کے مجھ سے ملنے کے لئے آئے۔ اور فالج سے ان کے ہاتھ مڑ گئے تھے، ان مڑے ہوئے ہاتھوں سے اس مضبوطی سے انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا کہ مجھے لگا کہ جس طرح شکنجے میں ہاتھ آ گیا ہے۔ کیا اتنا تردد کوئی دنیا داری کے لئے کرتا ہے۔ غرض کہ جذبات کی مختلف کیفیات تھیں۔ یہی حال کینیا کے دور دراز کے علاقوں کے احمدیوں میں تھا اور یہی جذبات یوگنڈا کے دور دراز علاقوں میں رہنے والے احمدیوں کے تھے۔ جو رپورٹس شائع ہوں گی ان کو پڑھ لیں خود ہی پتہ چل جائے گا کہ خلافت کے لئے لوگوں میں کس قدر اخلاص ہے۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ یہی نیک عمل اور اخلاص جماعت احمدیہ میں ہمیشہ استحکام اور قیام خلافت کا باعث بنتا چلا جائے گا۔

سوال کتنے سال بعد خلافت احمدیہ کے سو سال پورے ہو رہے ہیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: تین سال کے بعد خلافت کو 100 سال پورے ہو رہے ہیں۔

سوال جماعت احمدیہ کی صد سالہ جوبلی سے پہلے حضور انور نے کون سی دعاؤں کی طرف توجہ دلائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: سورۃ فاتحہ کو غور سے پڑھیں تا کہ ہر قسم کے فتنہ و فساد سے اور دجل سے بچتے رہیں۔ پھر رَبَّنَا اَفۡرِغۡ عَلَیۡنَا صَبۡرًا وَّ ثَبِّتۡ اَقۡدَامَنَا وَانۡصُرۡنَا عَلَی الۡقَوۡمِ الۡکٰفِرِیۡنَ کی دعا بھی بہت دفعہ پڑھیں۔ اور اس کے ساتھ ہی ایک اور دعا رَبَّنَا لَاتُزِغۡ قُلُوۡبَنَا بَعۡدَ اِذۡھَدَیۡتَنَا وَھَبۡ لَنَا مِنۡ لَّدُنۡکَ رَحۡمَۃً اِنَّکَ اَنۡتَ الۡوَھَّاب۔ یہ بھی دلوں کو سیدھا رکھنے کے لئے بہت ضروری اور بڑی دعا ہے۔ پھر اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجۡعَلُکَ فِیۡ نُحُوۡرِھِمۡ وَنَعُوۡذُ بِکَ مِنۡ شُرُوۡرِ ھِمۡ پڑھیں۔ پھر استغفار بہت کیا کریں۔ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ رَبِّیۡ مِنۡ کُلِّ ذَنۡبٍ وَّ اَتُوۡبُ اِلَیۡہِ۔ پھر درود شریف کافی پڑھیں۔ ورد کریں۔ پھر جماعت کی ترقی اور خلافت کے قیام اور استحکام کے لئے ضرور روزانہ دو نفل ادا کرنے چاہئیں۔ ایک نفلی روزہ ہر مہینے رکھیں اور خاص طور پر اس نیت سے کہ اللہ تعالیٰ خلافت کو جماعت احمدیہ میں ہمیشہ قائم رکھے۔

سوال خلافت کب تک چلے گی اس کی بابت حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: یہ دورِ خلافت آپ کی نسل در نسل اور بے شمار نسلوں تک چلتے جانا ہے، انشاء اللہ تعالیٰ، بشرطیکہ آپ میں نیکی اور تقویٰ قائم رہے۔

سوال یوگنڈا کی ایک عورت کا جماعت کے ساتھ تعلق کا حضور انور نے کیا ذکر کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: یوگنڈا میں جب ہم اترے ہیں اور گاڑی باہر نکلی تو ایک عورت اپنے بچے کو اٹھائے ہوئے، دو اڑھائی سال کا بچہ تھا، ساتھ ساتھ دوڑتی چلی جا رہی تھی۔ اس کی اپنی نظر میں بھی پہچان تھی، خلافت اور جماعت سے ایک تعلق نظر آ رہا تھا، وفا کا تعلق ظاہر ہو رہا تھا۔ اور بچے کی میری طرف توجہ نہیں تھی تھوڑی دیر بعد اس کا منہ اس طرف پھیرتی تھی کہ دیکھو اور کافی دور تک دوڑتی گئی۔ اتنا رش تھا کہ اس کو دھکے بھی لگتے رہے لیکن اس نے پرواہ نہیں کی۔ آخر جب بچے کی نظر پڑ گئی تو بچہ دیکھ کے مسکرایا۔ ہاتھ ہلایا۔ تب ماں کو چین آیا۔ تو بچے کے چہرے کی جو رونق اور مسکراہٹ تھی وہ بھی اس طرح تھی جیسے برسوں سے پہچانتا ہو۔

......☆......☆......

ایک خاص ماحول میں اور صرف دینی اغراض کیلئے جمع ہونا، اللہ تعالیٰ کے ذکر کیلئے جمع ہونا، اسکی رضا کے حصول کیلئے جمع ہونا یقیناً اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو کھینچتا ہے

لجنہ کو یاد رکھنا چاہئے کہ ان کے پروگراموں کا زیادہ حصہ دینی اور علمی مجالس ہونا چاہئے اور شامل ہونے والی عورتیں بھی یاد رکھیں کہ وہ کسی میلے میں شامل ہونے کیلئے نہیں آئیں، اپنے اجتماع پر آنے کا مقصد ان کو پورا کرنا چاہئے اور مستقل دینی اور علمی مجلسیں لگائیں

پس ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ ہماری نیکیوں کے معیار اس سطح تک بلند ہوں جہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیں دیکھنا چاہتے ہیں

27ویں سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ بھارت کے موقع پر سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز خصوصی پیغام

مورخہ 21، 22، 23 راکتوبر 2022ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار قادیان دارالامان میں ذیلی تنظیموں کے مرکزی سالانہ اجتماعات منعقد ہوئے، جس میں مختلف علمی و تربیتی موضوعات پر خصوصی نشستوں کے علاوہ علمی و ورزشی مقابلہ جات بھی منعقد کئے گئے۔ کووڈ19 کے بعد امسال کے سالانہ اجتماعات پوری صلاحیت کے ساتھ منعقد ہوئے۔ ہندوستان کے مختلف صوبہ جات سے مستورات بھی کثیر تعداد میں اجتماع میں شامل ہونے کیلئے تشریف لائیں۔ اس موقع پر لجنہ اماء اللہ بھارت کیلئے حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت جو پیغام ارسال فرمایا وہ قارئین کیلئے پیش ہے۔ (ادارہ)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو الناصر

اسلام آباد (یو۔کے)

MA 18-10-2022

پیاری ممبرات لجنہ اماء اللہ بھارت

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی ہے کہ لجنہ اماء اللہ بھارت کو اپنا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اجتماع کو ہر لحاظ سے کامیاب اور بابرکت فرمائے۔ آمین

مجھے سے اس موقع پر پیغام بھجوانے کی درخواست کی گئی ہے۔ مَیں اس موقع پر آپ کو چند نصائح کرنا چاہتا ہوں۔

ایک خاص ماحول میں اور صرف دینی اغراض کیلئے جمع ہونا، اللہ تعالیٰ کے ذکر کیلئے جمع ہونا، اس کی رضا کے حصول کیلئے جمع ہونا یقیناً اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو کھینچتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی بڑا کھول کر بیان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کیلئے منعقدہ مجالس اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بناتی ہیں، اس کی جنتوں کی طرف لے جاتی ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ اے لوگو! جنت کے باغوں میں چرنے کی کوشش کرو۔ جب صحابہ نے اس بارے میں وضاحت چاہی کہ جنت کے باغ کیا ہیں؟ تو آپؐ نے فرمایا: ذکر کی مجالس جنت کے باغ ہیں۔ (سنن الترمذی، کتاب الدعوات)

اور جیسا کہ مَیں اکثر کہتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسوں کا انعقاد کر کے ہمارے لئے برکات کے راستے کھولے ہیں، جنت کے باغوں کی سیر کیلئے ایک وسیع اور بہترین انتظام فرما دیا ہے۔ پس خوش قسمت ہوں گے ہم میں سے وہ جو اس مجلس اور اس ماحول سے فائدہ اٹھا کر اللہ تعالیٰ کی رضا کے حاصل کرنے والے بن جائیں۔

لجنہ اماء اللہ کا جو اجتماع شروع ہو رہا ہے۔ لجنہ کو یاد رکھنا چاہئے کہ ان کے پروگراموں کا زیادہ حصہ دینی اور علمی مجالس ہونا چاہئے اور شامل ہونے والی عورتیں بھی یاد رکھیں کہ وہ کسی میلے میں شامل ہونے کیلئے نہیں آئیں۔ اپنے اجتماع پر آنے کا مقصد ان کو پورا کرنا چاہئے اور مستقل دینی اور علمی مجلسیں لگائیں۔ باقاعدہ پروگرام نہیں بھی ہو رہا تب بھی اپنی مجالس میں بجائے اِدھر اُدھر کی باتیں کرنے اور فضول گفتگو کرنے کے تعمیری گفتگو کریں اور لغو باتوں سے ہمیشہ پرہیز کریں اور اپنا وقف اس سے ضائع ہونے سے بچائیں۔ اجتماع پر جو نیک باتیں سنیں ان پر عمل بھی کریں تا کہ آپ کو روحانی اور ایمانی تقویت نصیب ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ

’’مَیں اس لئے بھیجا گیا ہوں کہ تا ایمانوں کو قوی کروں اور خدا تعالیٰ کا وجود لوگوں پر ثابت کر کے دکھلاؤں، کیونکہ ہر ایک قوم کی ایمانی حالتیں کمزور ہو گئی ہیں اور عالم آخرت صرف ایک افسانہ سمجھا جاتا ہے......سو مَیں بھیجا گیا ہوں کہ تا سچائی اور ایمان کا زمانہ پھر آوے اور دلوں میں تقویٰ پیدا ہو۔ سو یہی افعال میرے وجود کی علّتِ غائی ہیں۔‘‘

(کتاب البریہ، روحانی خزائن، جلد 13، صفحہ 291 تا 294 حاشیہ)

پس ہم جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آنے کا دعویٰ کرتے ہیں ہمیں اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ کیا ہمارے ایمان مضبوطی کی طرف بڑھ رہے ہیں؟ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں مختلف مواقع پر بڑی شدت اور درد سے نصیحت فرمائی ہے کہ تم جو میری طرف منسوب ہوتے ہو، میری بیعت میں آنے کا اعلان کرتے ہو اگر احمدی کہلانے کے بعد تمہارے اندر نمایاں تبدیلیاں پیدا نہیں ہوتیں تو تم میں اور غیر میں کوئی فرق نہیں ہے۔ پس ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ ہماری نیکیوں کے معیار اس سطح تک بلند ہوں جہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیں دیکھنا چاہتے ہیں۔ بیعت کے بعد ایمان میں بھی ترقی ہونی چاہئے، محبت میں بھی ترقی ہونی چاہئے، اللہ تعالیٰ سے محبت سب محبتوں سے زیادہ ہو، یہی خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ سے محبت کی وجہ سے اُس کے سب سے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہو، مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے محبت ہو، خلافت سے محبت ہو اور آپس میں ایک دوسرے سے محبت ہو۔

پس ہمیں خاص طور پر اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے، اپنی حالتوں کو خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

والسلام

خاکسار

مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

127واں جلسہ سالانہ قادیان

23، 24 اور 25 ردسمبر 2022ء کو منعقد ہوگا

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 127ویں جلسہ سالانہ قادیان کیلئے مورخہ 23، 24 اور 25 ردسمبر 2022ء (بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت ابھی سے دعاؤں کے ساتھ اس مبارک جلسہ میں شمولیت کی نیت کر کے تیاری شروع کر دیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس للّٰہی جلسہ سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس جلسہ سالانہ کی ہر لحاظ سے کامیابی اور اسکے بابرکت ہونے نیز سعید روحوں کی ہدایت کا موجب بننے کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ قادیان)

جنگ یمامہ ربیع الاول بارہ ہجری کو ہوئی جبکہ بعض کا قول ہے کہ یہ گیارہ ہجری کے آخر میں ہوئی

اُم عمارہ کے بیٹے عبداللہ نے مسیلمہ کذاب کو قتل کیا

اس جنگ میں شہید ہونے والوں میں سات سو سے زائد حفاظ قرآن تھے

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 10 / جون 2022 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عباد بن بشر کی کون سی رؤیا کا ذکر فرمایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے عَبّاد بن بِشر کو کہتے ہوئے سنا کہ اے ابوسعید! جب ہم بُزاخہ سے فارغ ہوئے تو اس رات مَیں نے رؤیا میں دیکھا کہ گویا آسمان کھولا گیا ہے پھر مجھ پر بند کر دیا گیا ہے۔

سوال: حضرت ابوسعید خدریؓ نے عباد بن بشر کی نعش کو کس طرح پہچانا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے عَبّاد بن بِشر کی شہادت کے بعد انہیں دیکھا کہ آپ کے چہرے پر بہت زیادہ تلوار کے نشان تھے مَیں نے آپ کو آپ کے جسم پر موجود ایک علامت سے پہچانا۔

سوال: حضرت اُمِّ عمارہؓ کون تھیں؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: ام عمارہ جو تاریخِ اسلام کی بہت بہادر خواتین میں سے ایک صحابیہ تھیں ان کا نام نُسَیبہ بنت کعب تھا۔ یہ غزوۂ احد میں بھی شریک ہوئیں اور نہایت پامردی سے لڑیں۔ جب تک مسلمان فتح یاب تھے وہ مشک میں پانی بھر بھر کر لوگوں کو پلا رہی تھیں لیکن جب شکست ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچیں اور سینہ سپر ہو گئیں۔ کفار جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بڑھتے تو یہ تیر اور تلوار سے روکتی تھیں۔

سوال: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ام عمارہ کی لڑائی کا تذکرہ کن الفاظ میں کیا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مَیں احد میں ان کو اپنے دائیں اور بائیں برابر لڑتے ہوئے دیکھتا تھا۔

سوال: کس نے مسیلمہ کذاب کو قتل کیا تھا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: ام عمارہ بیان کرتی ہیں کہ ان کے بیٹے عبداللہ نے مسیلمہ کذاب کو قتل کیا۔

سوال: حضرت ام عمارہ کا کس جنگ میں بازو کٹ گیا تھا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضرت ام عمارہؓ کا جنگِ یمامہ میں بازو کٹ گیا تھا۔

سوال: عبداللہ بن وہب اور حبیب بن زید جب عُمان سے نکلے تو مسیلمہ نے راستے میں ان سے کیا سلوک کیا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حبیب بن زید جو حضرت عمرو بن عاصؓ کے ساتھ عُمان میں تھے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اور یہ خبر عمرو تک پہنچی تو وہ عُمان سے لوٹے۔ راستے میں مسیلمہ سے ان کا سامنا ہوا۔ حضرت عمرو بن عاصؓ آگے نکل گئے۔ حبیب بن زید اور عبداللہ بن وہب پیچھے تھے ان دونوں کو مسیلمہ نے پکڑ لیا اور کہا کیا تم گواہی دیتے ہو کہ مَیں اللہ کا رسول ہوں؟ عبداللہ بن وہب نے کہا ہاں۔ مسیلمہ نے ان کو لوہے کی زنجیروں میں قید کرنے کا حکم دیا۔ ان کو یقین نہیں آیا، خیال تھا کہ شاید جان بچانے کے لیے کہہ رہے ہیں۔ بہرحال پھر حبیب بن زید سے کہا کہ کیا تم گواہی دیتے ہو کہ مَیں اللہ کا رسول ہوں؟ انہوں نے جواب دیا کہ مَیں سنتا نہیں۔ اس نے پھر کہا کیا تم گواہی دیتے ہو کہ محمد اللہ کے رسول ہیں؟ آپؓ نے کہا ہاں۔ مسیلمہ نے ان کے بارے میں حکم دیا تو ان کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے گئے اور جب بھی ان سے وہ کہتا کہ کیا تم گواہی دیتے ہو کہ مَیں اللہ کا رسول ہوں تو وہ کہتے کہ مَیں سن نہیں سکتا۔ اور جب وہ یہ کہتا کہ کیا تم گواہی دیتے ہو کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں تو آپؓ کہتے ہاں۔ یہاں تک کہ اس نے آپؓ کا ایک ایک عضو کاٹ ڈالا۔ آپؓ کے ہاتھ کندھے کے جوڑ سے کاٹے گئے۔ آپؓ کی ٹانگیں گھٹنوں سے اوپر تک کاٹ دیں پھر آپؓ کو آگ میں جلا دیا۔ اس سارے واقعہ کے دوران نہ تو آپؓ اپنی بات سے پیچھے ہٹے اور نہ مسیلمہ اپنی بات سے پیچھے ہٹا یہاں تک کہ آپؓ آگ میں شہید ہو گئے۔

سوال: مسیلمہ کے قتل کے متعلق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کیا بیان فرمایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: جب حضرت خالد بن ولیدؓ نے یمامہ کیلئے لشکر تیار کیا تو ام عمارہؓ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور جنگ میں شمولیت کیلئے آپؓ سے اجازت طلب کی۔ حضرت ام عمارہ بیان کرتی ہیں کہ جب ہم یمامہ پہنچے تو شدید جنگ ہوئی۔ انصار نے مدد کیلئے پکارا اور مسلمان مدد کیلئے پہنچے۔ باغ کے سامنے پہنچے تو باغ کے دروازے پر اژدہام ہو گیا اور ہمارے دشمن باغ میں ایک طرف تھے اور اس جانب تھے جس طرف مسیلمہ تھا۔ ہم اس میں زبردستی گھس گئے اور کچھ دیر تک ہم نے ان سے جنگ کی۔ مَیں نے اللہ سے عہد کیا تھا کہ اگر مَیں نے اسے دیکھ لیا تو مَیں اس کو چھوڑوں گی نہیں۔ اس کو ماروں گی یا خود مر جاؤں گی۔ لوگ آپس میں حملہ آور ہوئے ان کی تلواریں آپس میں ٹکرانے لگیں گویا کہ وہ بہرے ہو گئے اور سوائے تلوار کی ضرب کی آواز کے اَور کوئی آواز سنائی نہیں دے رہی تھی۔ یہاں تک کہ مَیں نے اللہ کے دشمن کو دیکھا۔ مَیں نے اس پر حملہ کر دیا۔ ایک شخص میرے سامنے آیا اس نے میرے ہاتھ پر ضرب لگائی اور اسے کاٹ دیا۔ اللہ کی قسم! مَیں ڈگمگائی نہیں تا کہ مَیں اس خبیث تک پہنچ جاؤں اور وہ زمین پر پڑا تھا اور مَیں نے اپنے بیٹے عبداللہ کو وہاں پایا اس نے اسے مار دیا تھا۔ ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ حضرت ام عمارہؓ بیان کرتی ہیں کہ میرا بیٹا اپنے کپڑے سے اپنی تلوار کو صاف کر رہا تھا مَیں نے پوچھا کیا تم نے مسیلمہ کو قتل کیا ہے؟ اس نے کہا ہاں اے میری والدہ! مَیں نے اللہ کے سامنے سجدہ شکر کیا حضرت ام عمارہؓ کہتی ہیں کہ اللہ نے دشمنوں کی جڑ کاٹ دی۔

سوال: جنگ یمامہ میں مقتولین کی تعداد کتنی تھی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: مقتولین کی تعداد کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اس جنگ میں قتل ہونے والے مرتدین کی تعداد تقریباً دس ہزار تھی اور ایک روایت میں اکیس ہزار بھی بیان ہوئی ہے جبکہ پانچ سو یا چھ سو کے قریب مسلمان شہید ہوئے۔ بعض روایات میں جنگ یمامہ میں شہید ہونے والے مسلمانوں کی تعداد سات سو، بارہ سو اور سترہ سو بھی بیان ہوئی ہے۔

سوال: حضرت ام عمارہؓ کا علاج کس طرح کیا گیا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضرت ام عمارہؓ بیان کرتی ہیں: حضرت خالد بن ولیدؓ ایک عرب طبیب کو میرے پاس لے کر آئے۔ اس نے ابلتے ہوئے تیل کے ساتھ میرا علاج کیا۔ اللہ کی قسم! یہ علاج میرے لیے ہاتھ کٹنے سے زیادہ تکلیف دہ تھا۔

سوال: جنگ یمامہ کب ہوئی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: بعض مؤرخین کے نزدیک جنگ یمامہ ربیع الاول بارہ ہجری کو ہوئی جبکہ بعض کا قول ہے کہ یہ گیارہ ہجری کے آخر میں ہوئی۔ ان دونوں اقوال کی تطبیق اس طرح ہو سکتی ہے کہ اس جنگ کا آغاز گیارہ ہجری میں ہوا ہو اور اس کا اختتام بارہ ہجری میں ہوا ہو۔

سوال: جنگ یمامہ میں شہید ہونے والے کتنے حفاظ قرآن تھے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: اس جنگ میں شہید ہونے والوں میں سات سو سے زائد حفاظ قرآن تھے۔

سوال: جنگ یمامہ میں شہید ہونے والے بعض مشہور صحابہ کون تھے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: ان شہداء میں بعض مشہور صحابہ کے نام یہ تھے۔ حضرت زید بن خطابؓ، حضرت ابو حُذیفہ بن عتبہ بن ربیعہؓ، حضرت سالم مولیٰ ابوحُذیفہؓ، حضرت خالد بن اُسَیدؓ، حضرت حَکَم بن سعیدؓ، حضرت طفیل بن عَمرو دَوسیؓ، حضرت زبیر بن عوامؓ کے بھائی حضرت سائب بن عوامؓ، حضرت عبداللہ بن حارث بن قَیسؓ، حضرت عَبّاد بن حارثؓ، حضرت عَبّاد بن بشر، حضرت مالک بن اوسؓ، حضرت سُراقہ بن کعبؓ، حضرت مَعْن بن عدیؓ، خطیب رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ثابت بن قَیس بن شمّاسؓ، حضرت ابودجانہؓ، رئیس المنافقین عبد اللہ بن اُبَیّ بن سلول کے مومن صادق فرزند حضرت عبداللہ بن عبداللہؓ اور حضرت یزید بن ثابت خزرجیؓ۔

سوال: اباحت کسے کہتے ہیں؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: اباحت کسی چیز کا شریعت میں مباح یعنی جائز یا حلال ہونا ہے۔

......☆......☆......☆......

آج کا دن جماعت احمدیہ کی تاریخ میں یوم خلافت کے نام سے یاد کیا جاتا ہے

یہ دورِ خلافت آپ کی نسل در نسل اور بے شمار نسلوں تک چلتے جانا ہے، انشاء اللہ تعالیٰ، بشرطیکہ آپ میں نیکی اور تقویٰ قائم رہے

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 27 / مئی 2005 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال: حضور انور نے خطبہ کے شروع میں کون سی آیت کی تلاوت فرمائی؟

جواب: حضور انور نے خطبہ کے شروع میں سورۃ النور آیت نمبر 56 وَعَدَاللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡکُمۡ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسۡتَخۡلِفَنَّہُمۡ فِی الۡاَرۡضِ کَمَا اسۡتَخۡلَفَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِہِمۡ وَلَیُمَکِّنَنَّ لَہُمۡ دِیۡنَہُمُ الَّذِی ارۡتَضٰی لَہُمۡ وَلَیُبَدِّلَنَّہُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ خَوۡفِہِمۡ اَمۡنًا۔ یَعۡبُدُوۡنَنِیۡ لَا یُشۡرِکُوۡنَ بِیۡ شَیۡئًا وَمَنۡ کَفَرَ بَعۡدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ (ترجمہ: تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے ان سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اس نے ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا۔ اور ان کے لئے ان کے دین کو جو اس نے ان کے لئے پسند کیا ضرور تمکنت عطا کرے گا۔ اور ان کی خوف کی حالت کے بعد ضرور انہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے۔ میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے اور جو اس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں) کی تلاوت فرمائی۔

سوال: آج کا دن جماعت احمدیہ کی تاریخ میں کس نام سے یاد کیا جاتا ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: آج کا دن جماعت احمدیہ کی تاریخ میں یوم خلافت کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

سوال: حضور انور نے اس دن کی کیا حکمت بیان فرمائی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کی تاریخ کا وہ دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے محض اور محض اپنے فضل سے حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت میں شامل لوگوں کی، آپؑ کی وفات کے بعد، خوف کی حالت کو امن میں بدلا۔ اور اپنے وعدوں کے مطابق جماعت احمدیہ کو تمکنت عطا فرمائی یعنی اس شان اور مضبوطی کو قائم رکھا جو پہلے تھی۔ اور اللہ تعالیٰ نے اپنی فعلی شہادت سے یہ ثابت کر دیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کے فرستادہ اور نبی تھے۔ اور آپؑ وہی خلیفۃ اللہ تھے جس نے چودھویں صدی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اتری ہوئی شریعت کو دوبارہ دنیا میں قائم کرنا تھا اور آپؑ کے بعد پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق آپ کا سلسلۂ خلافت تا قیامت جاری رہنا تھا۔

سوال: آج 97 سال گزرنے کے بعد جماعت کا ہر فرد کس بات کی گواہی دے رہا ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: پس آج 97 سال گزرنے کے بعد جماعت احمدیہ کا ہر بچہ، جوان، بوڑھا، مرد اور عورت اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ میں نے اللہ تعالیٰ کی اس بارے میں فعلی شہادت گزشتہ 97 سال سے پوری ہوتی دیکھی ہے اور دیکھ رہا ہوں۔

سوال: خلافت خامسہ کے انتخاب پر مخالفین نے کیا اعتراف کیا؟

باقی صفحہ نمبر 15 پر ملاحظہ فرمائیں

وصــایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر بہشتی مقبرہ کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری مجلس کار پرداز قادیان)

مسل نمبر 10751: میں زاہدہ فردوس، زوجہ محمد اسماعیل صاحب ،قوم احمدی مسلمان، پیشہ خانہ داری، عمر43 سال، پیدائشی احمدی ساکن: سلامت باغ پیٹھا پور کٹک اڑیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28 ستمبر 2022ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: گلے کا ہار ایک عدد، چین ایک عدد، کان کی بالیاں چار جوڑی، کنگن دو عدد، انگوٹھیاں سات عدد کل وزن 9 تولہ 22 کیرٹ، زیور چاندی: پائل دو جوڑی وزن 10 تولہ، حق مہر مبلغ 25000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از گزارہ جیب خرچ ماہوار 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد اسماعیل　　الامۃ: زاہدہ فردوس　　گواہ: سید بشیر احمد

مسل نمبر 10752: میں نیاز احمد ولد مکرم خالد احمد صاحب احمدی، قوم احمدی مسلمان، عمر 32 سال، پیدائشی احمدی، ساکن سودیش ورساہی چرچ لائن کٹک صوبہ اڑیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28 ستمبر 2022ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ مبشر احمد　　العبد: نیاز احمد　　گواہ: سید بشیر احمد

مسل نمبر 10753: میں راحل احمد، ولد مکرم شیخ مبشر احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت، عمر 27 سال، پیدائشی احمدی، ساکن پلاٹ نمبر 1018 / 6F۔ سی۔ڈی اے کٹک، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28 ستمبر 2022ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 20000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ مبشر احمد　　العبد: راحل احمد　　گواہ: سید بشیر احمد

مسل نمبر 10754: میں شاہین پروین، زوجہ مکرم شیخ عبدالواحد صاحب، قوم احمدی مسلمان، پیشہ خانہ داری، عمر 22 سال، پیدائشی احمدی، ساکن: کوسمبی پوسٹ کوسمبی، ضلع کٹک، صوبہ اڑیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 29 ستمبر 2022ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: گلے کا ہار 2 عدد، کان کے کانٹے 2 جوڑی، چوڑیاں 4 عدد، انگوٹھیاں 3 عدد، مانگ ٹیکا 1 عدد ہار کے ناک کے لونگ تین عدد، کل وزن 5 تولہ 22 کیرٹ، زیور چاندی: پائل 3 جوڑی کمر پٹی 2 عدد، پیر کی انگوٹھیاں 2 عدد، کل وزن 400 گرام، حق مہر مبلغ 80000 روپے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از گزارہ جیب خرچ ماہوار 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ عبدالواحد　　الامۃ: شاہین پروین　　گواہ: شیخ عبدالواسع

مسل نمبر 10755: میں شیخ عبدالواحد، ولد مکرم شیخ عبدالواسع صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت، عمر 33 سال، پیدائشی احمدی، ساکن کوسمبی ضلع کٹک صوبہ اڑیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 29 ستمبر 2022ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار 9000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ عبدالواسع　　العبد: شیخ عبدالواحد　　گواہ: ہارون رشید

مسل نمبر 10756: میں ٹی صبیدہ، زوجہ مکرم یوسف پی صاحب، قوم احمدی مسلمان، پیشہ خانہ داری، عمر 58 سال، پیدائشی احمدی، ساکن: احمدیہ جماعت Edethanattukara مریا کنی ضلع پالاکاڈ، صوبہ کیرلہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 3 اکتوبر 2022ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 5 پاوان سونا 22 کیرٹ، حق مہر مبلغ 500 روپے وصول شد۔ میرا گزارہ آمد از گزارہ جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: پی نوشاد　　الامۃ: ٹی صبیدہ　　گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 10757: میں رقصانہ محی الدین، زوجہ نیاز الدین اے۔ پی صاحب، قوم احمدی مسلمان، پیشہ خانہ داری، تاریخ پیدائش 23 اپریل 1990، پیدائشی احمدی، ساکن: Edethanattukara احمدیہ مسلم جماعت موریا کنی ضلع پالاکاڈ صوبہ کیرلہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 3 اکتوبر 2022ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 12 پاوان سونا 22 کیرٹ بشمول حق مہر۔ میرا آمد از گزارہ جیب چرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: پی نوشاد　　الامۃ: رقصانہ محی الدین　　گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 10758: میں جمیلہ ٹی، زوجہ مکرم حمزہ ٹی صاحب، قوم احمدی مسلمان، پیشہ خانہ داری، تاریخ پیدائش 3 مئی 1971، پیدائشی احمدی، ساکن: احمدیہ مسلم جماعت Edethanattukara مریا کنی ضلع پالاکاڈ، صوبہ کیرلہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 3 اکتوبر 2022ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ڈیڑھ پاوان سونا 22 کیرٹ حق مہر 500 ادا شدہ۔ میرا گزارہ آمد از گزارہ جیب خرچ ماہوار 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: پی نوشاد　　الامۃ: جمیلہ ٹی　　گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 10759: میں شبینہ، زوجہ مکرم تنویر احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان، پیشہ ملازمت، تاریخ پیدائش 11 مارچ 1991، تاریخ بیعت 2004ء، ساکن: احمدیہ مسلم جماعت Edethanattukara ضلع کنور نور تھاوا کارا روڈ صوبہ کیرلہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 13 ستمبر 2022ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 4 پاوان 22 کیرٹ بشمول حق مہر۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 8000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: تنویر احمد　　الامۃ: شبینہ　　گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 10760: میں عقیلہ این، بنت مکرم رزاق محمد ناصر صاحب، قوم احمدی مسلمان، پیشہ طالب علم، عمر 20 سال، پیدائشی احمدی، ساکن: بیت العافیت karuvissari کرشنا نائر road ضلع کالیکٹ صوبہ کیرلہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1 ستمبر 2022ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از گزارہ جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی

Near Railway Gate, Soro, Balasore-45, ODISHA
Prop. : Sk. Ishaque, Con. No. 7873776617, 9778116653, 9937080096
طالب دعا: شیخ اسحٰق، جماعت احمدیہ سورو (صوبہ اڈیشہ)

Zaid Auto Repair
زید آٹو رِپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Ayenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین

آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ہارون پی الامۃ: عقیلہ این گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 10761: میں سی کے نجیب احمد، ولد مکرم سی کے. ایم. شریف صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت، تاریخ پیدائش 12 نومبر 1994، پیدائشی احمدی، ساکن احمدیہ مسلم مشن مہدی نصر ضلع مالا پرم پوسٹ آفس وانیا بلم صوبہ کیرلہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28 ستمبر 2022ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار 20000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: حسیب احمد ایم العبد: سی کے نجیب احمد گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 10762: میں ٹی صدیق، ولد رایو صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ زراعت، تاریخ پیدائش 1 اکتوبر 1955، پیدائشی احمدی، ساکن موریا کنّی ضلع پالاگاٹ صوبہ کیرلہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 3 اکتوبر 2022ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائیداد مندرجہ ذیل ہے 7 سینٹ زمین گھر کے ساتھ۔ میرا گزارہ آمد از زراعت 4000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: پی نوشاد العبد: ٹی صدیق گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 10763: میں امیر علی، ولد مکرم ٹی حمزہ صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت، تاریخ پیدائش 1 مارچ 1990ء پیدائشی احمدی، ساکن: Edethanattukara احمدیہ مسلم جماعت موریا کنی ضلع پالاکاڈ صوبہ کیرلہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 3 اکتوبر 2022ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 10000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: پی نوشاد العبد: ٹی امیر علی گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 10764: میں ممتاز اے، زوجہ مکرم ٹی صدیق صاحب، قوم احمدی مسلمان، پیشہ خانہ داری، تاریخ پیدائش 15 مئی 1968، پیدائشی احمدی، ساکن: Edethanattukara احمدیہ مسلم جماعت موریا کنی ضلع پالاکاڈ صوبہ کیرلہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 3 اکتوبر 2022ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 4 پاوان سونا 22 کیرٹ حق مہر 1000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ٹی صدیق الامۃ: ممتاز اے گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 10765: میں ٹی امتہ العلیم، بنت مکرم عبد الجلال صاحب، قوم احمدی مسلمان، پیشہ طالبہ علم، تاریخ پیدائش 17 اکتوبر 2003ء، پیدائشی احمدی، ساکن: Edethanattukara احمدیہ مسلم جماعت موریا کنی ضلع پالاکاڈ صوبہ کیرلہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 3 اکتوبر 2022ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 1 پاوان سونا 22 کیرٹ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: پی نوشاد الامۃ: ٹی امتہ العلیم گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 10766: میں فہیناوی پی، زوجہ مکرم ٹی طاہر احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان، پیشہ خانا داری، تاریخ پیدائش 17 مارچ 1996، پیدائشی احمدی، ساکن: Edethanattukara احمدیہ مسلم جماعت موریا کنی ضلع پالاکاڈ صوبہ کیرلہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 3 اکتوبر 2022ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 2 پاوان سونا 22 کیرٹ بشمول حق مہر۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ٹی طاہر احمد الامۃ: فہیناوی پی گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 10767: میں Havvaumma Ky، زوجہ مکرم ٹی نور الدین صاحب، قوم احمدی مسلمان، پیشہ خانا داری، تاریخ پیدائش 18 مئی 1984، پیدائشی احمدی، ساکن: موریانی ضلع پالاکاڈ صوبہ کیرلہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 3 اکتوبر 2022ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 1/2 پاوان سونا 22 کیرٹ حق مہر 24000 وصول شد۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ٹی نور الدین الامۃ: Havvaumma Ky گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 10768: میں سجنا نوشاد، زوجہ مکرم پی نوشاد صاحب، قوم احمدی مسلمان، پیشہ خانا داری، عمر 33 سال، پیدائشی احمدی، ساکن: Edethanattukara احمدیہ مسلم جماعت موریا کنی ضلع پالاکاڈ صوبہ کیرلہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 3 اکتوبر 2022ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 4 پاوان سونا 22 کیرٹ بشمول حق مہر۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: پی نوشاد الامۃ: سجنا نوشاد گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 10769: میں امتہ الصبوح کے، بنت مکرم کے عمر صاحب، قوم احمدی مسلمان، پیشہ طالبہ علم، تاریخ پیدائش 13 جولائی 2003، پیدائشی احمدی، ساکن: Edethanattukara احمدیہ مسلم جماعت موریا کنی ضلع پالاکاڈ صوبہ کیرلہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 3 اکتوبر 2022ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: پی نوشاد الامۃ: امتہ الصبوح کے گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 10770: میں نور جہاں پی، زوجہ مکرم بشیر احمد پی صاحب، قوم احمدی مسلمان، پیشہ خانا داری، تاریخ پیدائش 4 اکتوبر 1994، پیدائشی احمدی، ساکن: Edethanattukara احمدیہ مسلم جماعت موریا کنی ضلع پالاکاڈ صوبہ کیرلہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 3 اکتوبر 2022ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 91 گرام 22 کیرٹ بشمول حق مہر۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: پی نوشاد الامۃ: نور جہاں گواہ: ناصر احمد زاہد

COAT-PANT, SHERWANI, VASE COAT
SALWAR KAMEEZ, LADIES COAT
عمدہ کوالٹی کے کپڑے مناسب ریٹ پر دستیاب ہیں
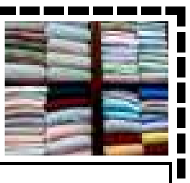
Gentelman Tailors
Civil Line Road, Near Four Story
Qadian - 143516 Dist. Gurdaspur, PUNJAB
Tayyab : 9779827028 Sadiq : 9041515164

رَبِّ كُلُّ شَيْءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحْفَظْنِي وَانْصُرْنِي وَارْحَمْنِي (الہامی دعا حضرت مسیح موعودؑ)
ترجمہ: اے میرے ربّ! ہر ایک چیز تیری خادم ہے، اے میرے رب! شریر کی شرارت سے مجھے پناہ میں رکھ اور میری مدد کر اور مجھ پر رحم کر

KOLKATA BAZAR MOBILE SHOP
Prop. : Minzarul Hassan
Contact No. 6239691816, 8116091155
Delhi Bazar, Qadian - 143516
Dist. Gurdaspur, PUNJAB

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان
Weekly **BADAR** Qadian
Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516
Postal Reg. No. GDP/001/2019-22 Vol. 71 Thursday 17 -Nov-2022 Issue. 46

MANAGER
SHAIKH MUJAHID AHMAD
Mobile : +91 99153 79255
e-mail: managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.850/- (Per Issue : Rs.16/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابوبکرؓ سے مجھے اتنی محبت ہے کہ اگر خدا کے سِوا کسی کو خلیل بنانا جائز ہوتا تو میں ابوبکرؓ کو بناتا

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 11 رنومبر 2022ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد (برطانیہ)

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِانور ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر ہو رہا تھا۔ آپؓ کی سیرت کا کچھ حصہ بیان ہوا تھا۔ اس بارے میں جو روایات ہیں اس میں یہ بھی ہے کہ آپ حسب ونسب کے ماہر تھے اور شعری ذوق بھی رکھنے والے تھے۔ آپؓ لوگوں میں سب سے زیادہ اہل عرب کے حسب ونسب کو جاننے والے تھے۔ خاص طور پر قریش کی اچھائیوں اور برائیوں کا سب سے زیادہ علم رکھنے والے تھے لیکن آپؓ اُن کی برائیوں کا تذکرہ نہیں کیا کرتے تھے۔ اسی وجہ سے آپؓ حضرت عقیلؓ بن ابو طالبؓ کی نسبت قریش میں زیادہ مقبول تھے۔ حضرت عقیلؓ حضرت ابوبکرؓ کے بعد قریش کے حسب ونسب اور اُن کے آباءواجداد اور اُن کی اچھائیوں اور برائیوں کے بارے میں سب سے زیادہ جاننے والے تھے مگر حضرت عقیلؓ قریش کو ناپسندیدہ تھے کیونکہ وہ اُن کی برائیوں کا بھی ذکر کر دیتے تھے۔

اہل مکہ کے نزدیک حضرت ابوبکرؓ اُن کے بہترین لوگوں میں سے تھے۔ چنانچہ جب بھی اُن کو کوئی مشکل پیش آتی تو وہ حضرت ابوبکرؓ سے مدد طلب کرتے تھے۔ جب قریش کے شعراء نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہجو میں اشعار کہے تو حسان بن ثابتؓ کو اُن کے اشعار کا جواب دینے کی ذمہ داری دی گئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسان بن ثابتؓ کو فرمایا کہ قریش کے حسب ونسب کے بارے میں حضرت ابوبکرؓ سے پوچھ لیا کرو۔ حضرت حسانؓ کے اشعار جب مکہ جاتے تو وہ کہتے کہ ان اشعار کے پیچھے حضرت ابوبکرؓ کی راہنمائی اور مشورہ شامل ہے۔

حضرت ابوبکرؓ کے سیرت نگاروں نے یہ بحث اُٹھائی ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے باقاعدہ طور پر اشعار کہے تھے یا نہیں۔ حضرت ابوبکرؓ کے پچیس قصائد پر مشتمل ایک مخطوط ترکی کے ایک کتب خانہ سے دستیاب ہوا ہے جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ حضرت ابوبکرؓ کے اشعار ہیں۔ اس میں کسی لکھنے والے نے یہاں تک لکھا ہے کہ مجھے ان اشعار کی حضرت ابوبکرؓ کی جانب نسب کی تصدیق الہامی طور پر ہوئی ہے۔ طبقات ابن سعد اور سیرت ابن ہشام نے یہی لکھا ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے کچھ اشعار کہے تھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر آپؐ کی تدفین کے بعد حضرت ابوبکرؓ کے اشعار یہ بیان کیے جاتے ہیں۔ ان اشعار کا ترجمہ یہ ہے کہ اے آنکھ تجھے سیّدِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم پر رونے کے حق کی قسم! تُو روتی رہے اور تیرے آنسو کبھی نہ تھمے۔ اے آنکھ! قبیلہ قریش کے بہترین فرزند پر آنسو بہا جو کہ شام کے وقت لحد میں چھپا دیے گئے ہیں۔ پس بادشاہوں کے بادشاہ، بندوں کے والی اور عبادت کرنے والوں کے ربّ کا آپؐ پر درود ہو۔ پس حبیبؐ کے بچھڑ جانے کے بعد اب کیسی زندگی ۔ دس جہانوں کو زینت بخشنے والی ہستی کی جدائی کے بعد کیسی آراستگی ۔ پس جس طرح ہم سب زندگی میں بھی ساتھ ہی تھے کاش موت بھی ایک ساتھ ہم سب کو گھیرے میں لے لیتی۔

حضرت ابوبکرؓ بہت صاحب فراست تھے۔

حضرت ابوسعید خدریؓ نے بیان کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک بندے کو اختیار دیا ہے دنیا کا یا اُس کا جو اللہ کے پاس ہے۔ تو اُس نے جو اللہ کے پاس ہے اُس کو پسند کیا ہے۔ اس پر حضرت ابوبکرؓ رو پڑے۔ تب میں نے اپنے دل میں کہا کہ اس بزرگ کو کیا بات رُلا رہی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابوبکرؓ مت رو۔ یقیناً تمام لوگوں میں اپنی رفاقت اور اپنے مال کے ذریعے مجھ سے نیکی کرنے والا سب سے بڑھ کر ابوبکرؓ ہی ہے۔ اگر میں اپنی امّت میں سے کسی کو خلیل بنانے والا ہوتا تو میں ابوبکرؓ کو بناتا۔ اسی ضمن میں حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے آخری ایام آئے تو ایک دن آپؐ تقریر کیلئے کھڑے ہوئے اور صحابہ سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ اے لوگو! اللہ تعالیٰ کا ایک بندہ ہے اُس کو اُس کے خدا نے مخاطب کیا اور کہا کہ اے میرے بندے میں تجھے اختیار دیتا ہوں کہ چاہے تو دنیا میں رہ اور چاہے تو میرے پاس آجا۔ اس پر اُس بندے نے خدا کے قرب کو پسند کیا۔ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تو حضرت ابوبکرؓ رو پڑے اور آپؓ کی ہچکیاں بندھ گئیں۔ آخر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابوبکرؓ سے مجھے اتنی محبت ہے کہ اگر خدا کے سِوا کسی کو خلیل بنانا جائز ہوتا تو میں ابوبکرؓ کو بناتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ پڑھی تو حضرت ابوبکرؓ رو پڑے اور کہا کہ مجھے اس آیت سے پیغمبر خدا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی بُو آتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام بطور حکام کے ہوتے ہیں جیسے بندوبست کا ملازم جب اپنا کام کر چکتا ہے تو وہاں سے چل دیتا ہے۔ اسی طرح انبیاء علیہم السلام جس کام کے واسطے دنیا میں آتے ہیں اور جب اس کو کر لیتے ہیں تو وہ اس دنیا سے رخصت ہو جاتے ہیں۔ پس جب اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ کی صدا پہنچی تو حضرت ابوبکرؓ نے سمجھ لیا کہ یہ آخری صدا ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت ابوبکرؓ کا فہم بہت بڑھا ہوا تھا۔ یہ جو احادیث میں آیا ہوا ہے کہ مسجد کی طرف سب کھڑکیاں بند کر دی جاویں مگر ابوبکرؓ کی کھڑکی مسجد کی طرف کھلی رہے گی اس میں یہی سِرّ ہے کہ مسجد کیونکہ مظہر اسرارِ الٰہی ہوتی ہے اس لیے حضرت ابوبکرؓ کی طرف یہ دروازہ بند نہیں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کے اسرار اور باتوں کی حکمت حضرت ابوبکرؓ پر ہمیشہ کھلی رہے گی اور بعد میں بھی کھلتی چلی جائے گی۔ مدعا یہی تھی کہ حضرت ابوبکرؓ کو فہم قرآن سب سے زیادہ دیا گیا تھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ مولویوں سے پوچھو کہ ابوبکرؓ دانش مند تھے کہ نہیں۔ کیا وہ ابوبکرؓ نہ تھے جو صدیق کہلایا۔ کیا یہی وہ شخص نہیں جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلے خلیفہ بنے جس نے اسلام کی بہت بڑی خدمت کی کہ خطرناک ارتداد کی وبا کو روک دیا۔ پھر تقویٰ سے بتاؤ کہ انہوں نے وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ پڑھا تو اس سے استدلال تام کرنا تھا یا ایسا ناقص کہ ایک بچہ بھی کہہ سکتا کہ عیسیٰ کو موتی سمجھنے والا کافر ہوتا ہے۔ یعنی یہ آیت پڑھنے کا مطلب ہی یہ تھا کہ ایک بڑی واضح اور ٹھوس دلیل دی جائے نہ کہ ناقص دلیل۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ کی آیت دو پہلو رکھتی ہے۔ ایک یہ کہ تمہاری تطہیر کر چکا۔ دوم کتاب مکمل کر چکا۔ یہ مقررشدہ بات ہے کہ جب کام ہو چکتا ہے تو اُس کا پورا ہونا ہی وفات پر دلالت کرتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ صاحب تجربہ اور صاحب فراست لوگوں میں سے تھے۔ آپؓ نے بہت سے پیچیدہ اُمور اور اُن کی سختیوں کو دیکھا اور کئی معرکوں میں شامل ہوئے اور اُن کی جنگی چالوں کا مشاہدہ کیا۔ کئی صحرا اور کوہسار روندے۔ کتنے ہی ہلاکت کے مقام تھے جن میں آپؓ بے دریغ گھس گئے۔ کتنی کج راہیں تھیں جن کو آپؓ نے سیدھا کیا۔ کئی جنگوں میں آپؓ نے پیش قدمی کی۔ کتنے ہی فتنے تھے جن کو آپؓ نے نیست و نابود کیا۔ بہت سے مراحل طے کیے یہاں تک کہ آپؓ صاحب تجربہ اور صاحب فراست بن گئے۔ آپؓ مصائب پر صبر کرنے والے اور صاحب ریاضت تھے۔ پس اللہ تعالیٰ نے آپؓ کو اپنی آیات کے مورد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت کیلئے چنا اور آپؓ کے صدق و ثبات کے باعث آپؓ کی تعریف کی۔ یہ اشارہ تھا اس بات کا کہ آپؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیاروں میں سے سب سے بڑھ کر ہیں۔ آپؓ حریت کے خمیر سے پیدا کیے گئے اور وفا آپؓ کی گھٹی میں تھی اس وجہ سے آپؓ کو خوفناک اہم اَمر اور ہوش رُبا خوف کے وقت منتخب کیا گیا۔ اللہ علیم و حکیم ہے۔ وہ تمام اُمور کو اُن کے موقع و محل پر رکھتا ہے۔ اُس نے ابن ابی قحافہ پر خاص التفات فرمایا اور اُسے یگانہ روزگار شخصیت بنا دیا۔

حضرت ابوبکرؓ کو تعبیر الرؤیا کا فن بھی بہت آتا تھا۔ لکھا ہے کہ علم تعبیر میں حضرت ابوبکر صدیقؓ بڑا ملکہ رکھتے تھے یہاں تک کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں آپؓ خوابوں کی تعبیر بتایا کرتے تھے۔ امام محمد بن سیرین فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ سب سے بڑے معبر تھے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عدم موجودگی میں جن چند احباب کو مسجد نبوی میں نماز پڑھانے کی سعادت نصیب ہوئی اُن میں حضرت ابوبکرؓ بھی شامل ہیں۔ حضرت ابوبکرؓ کی ایک خصوصی سعادت یہ بھی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے آخری ایام میں بالخصوص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ارشاد کے مطابق نمازیں پڑھانے کی سعادت میسر آئی۔ حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب ابوبکرؓ ہوں تو مناسب نہیں کہ کوئی اور امامت کروائے۔

حضور انور نے آخر میں فرمایا کہ یہ ذکر انشاءاللہ آئندہ بھی بیان ہوگا۔

......☆......☆......☆......

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad